اشاعت کا ۴۷ واں سال

روزنامہ

آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us at: www.dailyafaaq.com

3 انٹیگریٹڈ تھیٹر کمان ہندوستانی افواج کے لیے "ناقابلِ تبدیل "اصلاحی عمل

7 آئی پی ایل :2026 فل سالٹ انگلی کی انجری کے باعث وطن واپس روانہ

8 امریکہ فوجی مداخلت کے لیے بہانے تلاش کر رہا ہے

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

RNI NO: 43732/85 Tuesday 05 May 2026

ESTABLISHED IN 1985

05 مئی 2026، بمطابق 17 ذوالقعدہ 1447ھ منگوار، جلد نمبر 47، شمارہ نمبر 107، صفحات 8، قیمت 3 روپے

بنگال خوف سے آزاد اور ترقی کے اعتماد سے لبریز ہو: مودی

''آج جن سنگھ کے بانی شیاما پرساد مکھر کے خوابوں کی تکمیل کا دن ہے''

نئی دہلی/۴مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جیت کو ریاست کے کئی دہائیوں کے انتظار کی تکمیل قرار دیتے ہوئے کہا کہ "آج سے بنگال خوف سے آزاد ہوا "اور اب ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا ہے۔وزیر اعظم نے کہا کہ ریاست میں آیوشمان کارڈ اب تقسیم کیے جائیں گے اور دراندازی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے (بقیہ ۶ پر)

آپریشن سندور نے دنیا کے سامنے ہندوستانی فوج کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، راج ناتھ سنگھ

''کسی بھی ممکنہ قومی سلامتی کے چیلنج کے لیے 'پروایکٹو تیاریوں' پر زور''

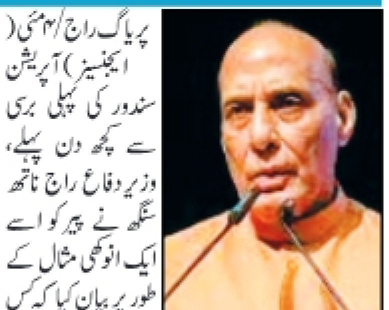

پریاگ راج/۴مئی (ایجنسیز) آپریشن سندور کی پہلی برسی سے کچھ دن پہلے، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کو اسے ایک انوکھی مثال کے طور پر بیان کیا کہ کس طرح ہندوستانی فوج نے دہشت گرد گروپوں اور ان کے "سرپرستوں " کو فیصلہ کن ضرب لگانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا۔اتر پردیش کے پریاگ راج میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے زور دے کر کہا کہ جب کہ مسلح افواج نے صبر کا مظاہرہ کیا، وہ دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرنے میں کلینکل تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس آپریشن نے ہندوستانی فوج کی صلاحیتوں کی عالمی یاد دہانی کا کام کیا۔بھارت نے 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں گزشتہ سال 7 مئی کو آپریشن سندور شروع کیا تھا۔آپریشن میں پاکستان کے زیر کنٹرول علاقوں میں دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔ان حملوں نے چار دن تک شدید (بقیہ ۶ پر)

کھلاڑی نشہ مکت جموں کشمیر ابھیان کے سفیر کے طور پر کام کریں، ایل جی

لیفٹیننٹ گورنر نے کشمیر یونیورسٹی میں آل انڈیا انٹر یونیورسٹی ووشو چیمپئن شپ کا افتتاح کیا

سری نگر/۴مئی / (ڈی آئی پی آر) لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کے روز کھلاڑیوں سے اپیل کی کہ وہ 'نشہ مکت جموں وکشمیر ابھیان' کے سفیر بنیں اور نوجوانوں کو منشیات سے دور رہنے اور کھیلوں کو اپنانے کی ترغیب دیں۔لیفٹیننٹ گورنر کشمیر یونیورسٹی میں آل انڈیا انٹر یونیورسٹی ووشو چیمپئن شپ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ کی قیادت میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں اگلے چھ ماہ کیلئے حکمرانی ایجنڈا طے

''عمل درآمد اور نتائج پر توجہ مرکوز، امرناتھ یاترا، سیاحت اور ترقیاتی کام اوّلین ترجیحات''

وزیر اعلیٰ کی ہم آہنگی، وسائل کے بہترین اِستعمال اور بجٹ وعدوں کی بروقت تکمیل پر زور دیا

سری نگر/۴مئی / (ڈی آئی پی آر) دربار موو کے تحت سری نگر میں سول سیکرٹریٹ کے دوبارہ کھلنے کے فوراً بعد، جو کئی برسوں میں پہلی بار گرمائی دارالخلافہ میں مکمل واپسی کی علامت ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج اگلے چھ ماہ کے حکمرانی روڈ میپ کا خاکہ پیش کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔سول سیکرٹریٹ میں منعقدہ میٹنگ میں نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری، وزراء سکینہ ایتو، جاوید رانا، جاوید ڈار اور ستیش شرما، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، چیف سیکرٹری اٹل ڈولو، اہم محکموں بشمول جل شکتی، وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ، پی ڈبلیو ڈی، خزانہ، سیاحت اور کان کنی کے ایڈیشنل چیف سیکرٹریز، تمام اِنتظامی سیکرٹریز، اِنسپکٹر جنرل آف پولیس کشمیر اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔وزیر اعلیٰ نے میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے اس موقعہ کو ایک اہم سنگ میل قرار دیتے ہوئے کہا کہ طویل وقفے کے بعد یہ سری نگر میں پہلا مکمل دربار موو ہے۔انہوں نے اس منتقلی میں درپیش اِنتظامی چیلنجوں کا اعتراف کرتے ہوئے محکموں کو کامیاب منتقلی پر سراہا۔انہوں نے کہا، ''یہ کئی برسوں بعد سری نگر میں پہلا مکمل دربار موو ہے۔محکموں نے مؤثر طریقے سے منتقلی کو نیویگیٹ کیا ہے۔اس بار ہم تیار تھے کیوں کہ ہم نے چھ ماہ قبل ہی اس کی منصوبہ بندی کی تھی۔'' وزیر اعلیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ آئندہ چھ ماہ سال کا سب سے زیادہ نتیجہ خیز دور ہے کیوں کہ سازگار موسمی حالات ترقیاتی کاموں کو زیادہ سے زیادہ انجام دینے کے قابل بناتے ہیں۔انہوں نے محکمہ خزانہ کی بروقت تیاریوں، فنڈز کے اجرا اور

منظوریوں کو سراہا۔انہوں نے کہا،''اب یہ (بقیہ ۶ پر)

سرینگر اور بانڈی پورہ میں پولیس کی بڑی کارروائیاں

بدنام زمانہ منشیات فروشوں کی جائیدادیں منہدم، سخت انتباہ جاری

ہندواڑہ میں 30 لاکھ روپے کی جائیداد ضبط

سرینگر/۴مئی (آفاق نیوز) نشہ مکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت چلائی جا رہی مہم میں سرینگر اور بانڈی پورہ میں منشیات فروشوں کی جائیدادوں کو منہدم کیا گیا۔سری نگر پولیس نے آج پال پورہ نور باغ میں ایک بدنام زمانہ منشیات فروش کی جانب سے تعمیر کیا گیا غیر قانونی رہائشی ڈھانچہ منہدم کر دیا۔ یہ کارروائی منشیات کی تجارت کے خلاف پولیس کی زیرو ٹالرینس پالیسی کا حصہ ہے۔پولیس کے مطابق منہدم کیا گیا ڈھانچہ محمد عرفان شیخ عرف 'اِف' ولد محمد اشرف شیخ ساکن پامپوش کالونی، پال پورہ نور باغ کا تھا، جو متعدد این ڈی پی ایس مقدمات میں ملوث ایک عادی منشیات فروش ہے۔اس کے خلاف درج اہم مقدمات میں شامل ہیں:ایف آئی آر نمبر 134/2024 زیر دفعات 8/ 2921 این ڈی پی ایس ایکٹ تھانہ صفاکدل، ایف آئی (بقیہ ۶ پر)

سری نگر میں دربار موو دوبارہ کھل گیا، وزیر اعلیٰ کا والہانہ اِستقبال اور گارڈ آف آنر پیش

وزیر اعلیٰ نے سیکرٹرٹ کا معائینہ کیا، ملازمین اور عوام کیلئے سہولیات کا جائزہ لیا

سری نگر/۴مئی / (ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا آج سول سیکرٹریٹ سری نگر میں والہانہ اِستقبال کیا گیا جب دفاتر نے گرمائی دارالخلافہ میں دوبارہ کام کاج شروع کیا۔اس موقعہ پر انہیں رسمی گارڈ آف آنر بھی پیش کیا گیا۔دربار موو جو گزشتہ برس جموں میں دوبارہ شروع کیا گیا تھا، جموں و کشمیر میں حکمرانی کی ایک اہم روایت کی بحالی کی علامت ہے۔سول سیکرٹریٹ کئی برسوں کے بعد مکمل طور پر گرمائی دارالخلافہ منتقل ہوگیا ہے۔ (بقیہ ۶ پر)

''این سی کے ساتھ اتحاد جاری رکھنا نقصان دہ ثابت ہوگا''

کانگریس لیڈران نے راہول گاندھی کو مطلع کیا

سری نگر/۴مئی (کے این ایس) جموں وکشمیر کے کئی کانگریسی لیڈروں نے پارٹی ہائی کمان پر زور دیا ہے کہ وہ جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے ساتھ اپنے اتحاد پر نظر ثانی کرے، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ یہ اتحاد "غیر متوازن" رہا ہے اور مرکز کے زیر انتظام علاقے میں پارٹی کے لیے سیاسی طور پر نقصان دہ ہے۔کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق ہماچل پردیش کے کانگڑا میں سنگھٹن سرجن ابھیان کے تحت منعقدہ 10 روزہ تربیتی کیمپ کے دوران جموں وکشمیر سے کانگریس پارٹی کے تمام ضلعی صدور نے ان خدشات کا اظہار کیا، جس میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی اور دیگر سینئر قائدین نے شرکت کی۔''ہم نے تحریری (بقیہ ۶ پر)

انجینئر رشید نے عبوری ضمانت میں ترمیم کیلئے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرلیا

سرینگر/۴مئی (یو پی آئی) بارہمولہ کے رکنِ پارلیمان شیخ عبدالرشید عرف انجینئر رشید نے پیر کے روز دہلی ہائی کورٹ سے درخواست کی کہ ان کی پہلے سے منظور شدہ ایک ہفتے کی عبوری ضمانت میں ترمیم کی جائے اور انہیں سرینگر کے بجائے دہلی میں موجود اپنے شدید علیل والد کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جائے، جنہیں ایمس دہلی منتقل کیا گیا ہے۔جسٹس (بقیہ ۶ پر)

لیفٹیننٹ گورنر نے جموں وکشمیر یوٹی وائلڈ لائف بورڈ کی ساتویں میٹنگ کی صدارت کی

ماحولیاتی استحکام کے ساتھ ترقیاتی ضروریات کو متوازن کرنے کی اہمیت پر زور

سرینگر/۴مئی / (ڈی آئی پی آر) لفٹیننٹ گورنر مسٹر منوج سنہا نے لوک بھون سرینگر میں مرکز کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے وائلڈ لائف بورڈ کی ساتویں میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں جل شکتی، جنگلات وماحولیات اور قبائلی امور کے وزیر مسٹر جاوید احمد رانا، ممبران قانون ساز اسمبلی ڈاکٹر دیویندر کمار منیال اور میاں مہر علی، چیف سیکرٹری، لفٹیننٹ گورنر کے پرنسپل سیکرٹری، کمشنر سیکرٹری جنگلات وماحولیات، جنگلات کے پرنسپل چیف کنزرویٹر اور فاریسٹ فورس کے سربراہ، پی سی سی ایف اور چیف وائلڈ لائف وارڈن، نامور کنزرویشنسٹ، ماہرین ماحولیات، فوج کے نمائندے، جنگلی حیات کے شعبے میں کام کرنے والی این جی اوز اور بورڈ کے دیگر اراکین نے شرکت کی۔بورڈ نے کلیدی تحفظ اور ترقی کے معاملات (بقیہ ۶ پر)

کئی پہاڑی علاقوں میں ہلکی برفباری، میدانی علاقوں میں بارشیں

منگل کو دوپہر تک بارشوں کا سلسلہ، تیز ہواؤں اور ژالہ باری کا امکان: موسمیاتی ماہرین

سرینگر/۴مئی (ایجنسیز) موسمیاتی ماہرین کی پیشگوئی کے عین مطابق پیر کو بعد دوپہر آسمان پر گہرے بادل چھا جانے کے بعد سہ پہر کے وقت سری نگر سمیت شمال وجنوب پورے کشمیر میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگیا، جس نے کچھ دیر بعد رفتار پکڑ کر موسلا دار بارشوں کا رُخ اختیار کیا۔پیر کی صبح دھوپ ہونے کی وجہ سے گھروں سے ہلکے کپڑے پہن کر گھروں سے نکلے طلباء وطالبات، ملازمین، تاجروں اور دوسرے لوگوں کو گھر لوٹتے وقت بارشوں کا سامنا کرنا پڑا۔اسے قبل (بقیہ ۶ پر)

اے سی بی نے غیر قانونی تعمیرات کیس میں ایس ایم سی اہلکاروں

سمیت 11 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کردی

سرینگر/۴مئی (آفاق نیوز) جموں وکشمیر کے انسدادِ رشوت ستانی بیورو (اے سی بی) نے سرینگر میں غیر قانونی تعمیرات سے متعلق ایک اہم کیس میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے سرینگر میونسپل کارپوریشن (ایس ایم سی) کے اہلکاروں اور نجی استفادہ کنندگان سمیت 11 ملزمان کے خلاف باقاعدہ چارج شیٹ عدالت میں پیش کردی ہے۔اے سی بی کے ترجمان کے مطابق یہ چارج شیٹ اینٹی کرپشن سرینگر کی عدالت، یعنی عدالت اضافی خصوصی جج انسدادِ رشوت ستانی میں ایف آئی آر نمبر 24/2020 کے تحت داخل کی گئی ہے۔کیس میں جموں وکشمیر انسدادِ بدعنوانی ایکٹ اور ریاستی ضابطہ فوجداری کی دفعات شامل کی گئی ہیں۔کیس کا تعلق سرینگر کے متعدد علاقوں، جن میں جہانگیر چوک، گونی کھن، ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ اور وزیر باغ شامل ہیں، میں ہونے والی چھ غیر قانونی تعمیرات سے ہے۔تحقیقات کے مطابق یہ تعمیرات بغیر کسی باضابطہ منظوری کے کی گئیں، اور اس عمل میں متعلقہ ایس ایم سی اہلکاروں کی ملی بھگت بھی ابتدائی تفتیش میں سامنے آئی تھی۔اے سی بی کے مطابق تحقیقات کے دوران زبانی اور دستاویزی شواہد کی بنیاد پر الزامات ثابت ہوئے ہیں اور چار سرکاری اہلکاروں کے ساتھ سات نجی افراد کو بھی اس غیر قانونی سرگرمی (بقیہ ۶ پر)

تاریخی تبدیلی: مغربی بنگال میں پہلی بار بی جے پی حکومت، ترنمول کے 15 سالہ اقتدار کا خاتمہ

یو ڈی ایف کیرالہ میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت کے ساتھ کامیاب

آسام میں بھاجپا، تامل ناڈو میں معلق اسمبلی کے آثار، پڈوچیری میں این ڈی اے کو برتری

کولکاتا/۴مئی (ایجنسیز) مغربی بنگال کی سیاست میں ایک نئے عہد کا آغاز ہوا ہے۔ ریاست کی انتخابی تاریخ میں یہ پہلی بار ہے جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی مکمل اکثریت کی حکومت بننے جا رہی ہے۔اس شاندار جیت کے ساتھ ہی بنگال کے اقتدار پر ترنمول کے 15 سالہ دور حکومت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔بی جے پی نے 294 نشستوں والی ریاستی اسمبلی میں اب تک 191 نشستوں پر جیت حاصل کر لی ہے اور 16 نشستوں پر برتری بنائے ہوئے ہے۔اس طرح اس کی جیت کا اعداد وشمار 207 تک پہنچتا دکھائی (بقیہ ۶ پر)

چیف سیکریٹری نے 13,000 سے زائد ایس ایم ایز کا جائزہ لیا

رابطوں کو مزید بڑھانے اور آرٹیفیشل انٹلی جنس پرمبنی اقدامات تیز کرنے کی ہدایت دِی

سرینگر/۴مئی / (ڈی آئی پی آر) چیف سیکرٹری مسٹر اٹل ڈولو نے آج جموں وکشمیر ایم ایس ایم ای ہیلتھ کلینک (جے کے ایم ایچ سی) کے کام کاج اور پیش رفت کا جائزہ لینے کیلئے ایک جامع جائزہ میٹنگ کی صدارت کی جو کہ ایک ڈیجیٹل اقدام ہے جس کا مقصد پورے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی تشخیص، بحالی اور مضبوطی ہے۔میٹنگ میں کمشنر سیکرٹری صنعت وتجارت اور ڈائریکٹر آئی (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلی کی جانب سے الفاظ کا استعمال ناقابل قبول

پانچ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کے جاری

نتائج عوام کے مینڈیٹ کی عکاسی ، سنیل شرما

سرینگر/۴مئی/سی این آئی/سینئر بھارتیہ جنتا پارٹی لیڈر اور قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی جانب سے مبینہ طور پر کی گئی ایک سوشل میڈیا پوسٹ پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایسی زبان آئینی اتھارٹی کیلئے نامناسب ہے اور معافی کا مطالبہ کرتی ہے۔سی این آئی کے مطابق میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے بی جے پی کے سینئر لیڈر سنیل شرما نے وزیر اعلیٰ کے ''وٹ دی ہیل'' ریمارکس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ لیڈروں کو انتخابی نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے جمہوری وقار کو برقرار رکھنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ پانچ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات (بقیہ ۶ پر)

ترال میں سی آر پی اہلکار کی اور اوڑی میں خاتون کی مبینہ خودکشی

سری نگر/۴مئی (ایجنسیز) جنوبی کشمیر کے ترال علاقے میں پیر کے روز سینٹرل ریزرو پولیس فورس سے وابستہ ایک اہلکار کی مبینہ طور پر خودکشی سے موت واقع ہوگئی۔ذرائع نے تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ یہ واقعہ لاریار، ترال علاقے میں پیر کی سہ (بقیہ ۶ پر)

پولیس کا اننت ناگ اور سوپور میں کریک ڈاؤن تیز

اچھ بل میں 3 اور سوپور میں ایک ادویات کی دکان سربمہر

سری نگر/۴مئی ((آفاق نیوز) دواسازی کی دوائیوں کے غلط استعمال اور غیر قانونی فروخت کے خلاف اپنی مہم کو جاری رکھتے ہوئے، اننت ناگ اور سوپور میں پولیس نے ڈرگ کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مشترکہ آپریشن میں ضلع کے اچھ بل اور سوپور علاقے میں میڈیکل اسٹوروں کا اچانک معائنہ کیا۔سوپور میں چیکنگ کے دوران تین میڈیکل شاپس اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائی گئیں کیونکہ ان کا سیل پرچیز ریکارڈ درست (بقیہ ۶ پر)

بینک آف بروڈہ کے وفد نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی

جموں وکشمیر میں توسیعی منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا

سری نگر/۴مئی/(ڈی آئی پی آر)بینک آف بروڈہ کا ایک وفد نے آج ایگزیکٹیو ڈائریکٹر بینا وحید کی قیادت میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی اور جموں وکشمیر میں بینک کی سرگرمیوں کو وسعت دینے کے منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا۔ دوران ملاقات وفد نے سری نگر سمیت مختلف علاقوں میں اپنی موجودگی کو مضبوط بنانے کی حکمت عملی پیش کی جس کا مقصد بینکاری خدمات کے دائرہ کار کو بڑھانا اور جموں وکشمیر کی اقتصادی ترقی میں فعال کردار ادا کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کی۔ اُنہوں نے کہا کہ انتظامیہ خطے میں بینک کی توسیعی سرگرمیوں کو سہولیت فراہم کرنے کے لئے ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ اُنہوں نے اُمید ظاہر کی کہ یہ مجوزہ توسیع جموں وکشمیر کی معیشت کی (بقیہ ۶ پر)

نائب وزیر اعلیٰ نے شوپیاں میں تیز رفتار اور معیاری ترقی پر زور دیا

زین پورہ میں ترقیاتی کاموں کا جائیزہ لیا، معیار اور کام کی بروقت تکمیل پر زور دیا

شوپیاں/۴مئی/(ڈی آئی پی آر)نائب وزیر اعلیٰ مسٹر سریندر چودھری نے آج ضلع شوپیاں کے زین پورہ حلقہ کا ایک وسیع دورہ کیا تا کہ چتر گام، زینا پورہ اور ملحقہ علاقوں میں جاری ترقیاتی پروجیکٹوں کی پیش رفت کا جائیزہ لیا جاسکے۔ دورے کے دوران نائب وزیر اعلیٰ نے سوگن۔ چترا گام۔ زینا پورہ روڈ پر 45 میٹر طویل ایک اہم پُل کی جاری تعمیر کا معائنہ کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ کے ساتھ چیف انجینئر پی ایم جی ایس وائی، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر، ایس ڈی ایم زینا پورہ، تحصیلدار، ڈی ایم او اور پی ڈبلیو ڈی، پی ایم جی ایس وائی اور میکینکل انجینئرنگ محکموں کے سینئر افسران بھی تھے۔ کام کے معیارات پر سختی سے عمل پیرا ہونے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ پُل کی بروقت تکمیل کو یقینی بنایا جائے تا کہ کنیکٹیویٹی کو بڑھایا جا سکے اور مقامی آبادی کو آسانی سے نقل وحرکت میں آسانی ہو۔ انہوں نے کہا کہ سیمنٹ اور لوہے سمیت معیاری مواد کے استعمال کو یقینی بنائیں اور پُل کو جلد از جلد عوام کیلئے وقف کریں۔ (بقیہ ۶ پر)

مغل روڈ تازہ برفباری کے باعث بند

عوام کو سفر سے گریز کی ہدایت

سرینگر/۴مئی (یو پی آئی) بالائی علاقوں میں تازہ برفباری کے بعد مغل روڈ کو حفاظتی نقطہ نظر سے عارضی طور پر آمدورفت کے لیے بند کر دیا گیا ہے، خصوصاً پیر کی گلی کے مقام پر شدید برفباری اور پھسلن کے باعث سفر کو نا محفوظ قرار دیا گیا ہے۔ ٹریفک کے نگراں افسر منظور احمد کوہلی نے بتایا کہ شوپیاں کو راجوری اور پونچھ سے ملانے والی یہ اہم شاہراہ اچانک برفباری کے بعد پھسلن کا شکار ہو گئی ہے، جس کے سبب گاڑیوں کی نقل وحمل روک دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راستہ اس وقت مکمل طور پر برف سے ڈھکا ہوا ہے اور کسی بھی حادثے کے اندیشے کے پیش نظر لوگوں سے پرزور گزارش ہے کہ وہ مغل روڈ پر ہر طرح کے سفر سے پرہیز کریں، جب تک راستہ صاف اور محفوظ قرار نہ دیا جائے۔ محکمے کی مشینری کو برف ہٹانے کے لیے تعینات کر دیا گیا ہے اور انتظامیہ مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ راستہ بحال کرنے کا فیصلہ موسم اور سڑک کی حالت دیکھ کر ہی کیا جائے گا۔ عوام کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ غیر ضروری سفر نہ کریں اور حکام کی جانب سے جاری ہونے والی تازہ رہنمائی پر عمل کریں۔

متعدد اراکین اسمبلی نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی اور اَپنے حلقوں کے مسائل پیش کئے

وزیر اعلیٰ نے بروقت ازالے کی یقینی دہانی کی اور عوام پر مرکوز حکمرانی کے عزم کا اعادہ کیا

سری نگر/۴مئی/(ڈی آئی پی آر) وادیٔ کشمیر کے متعدد اراکین اسمبلی نے آج وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے سول سیکرٹریٹ میں ملاقات کی اور اپنے اپنے حلقوں سے متعلق مختلف مسائل گوش گزار کیے۔ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرنے والوں میں رُکن اسمبلی چاڈورہ علی محمد ڈار، ممبر اسمبلی بیروہ ڈاکٹر شفیع احمد وانی، ممبر قانون ساز اسمبلی خانصاحب بڈگام سیف الدین بٹ، رُکن قانون ساز اسمبلی چٹن جاوید ریاض بیدار اور ایم ایل اے پانپور جسٹس (ریٹائرڈ) حسنین مسعودی شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے حلقہ انتخاب سے متعلق مختلف مسائل کو اُجاگر کیا۔ ارکان اسمبلی نے بڈگام، پٹن اور پلوامہ کے مختلف حلقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کو اپنے علاقوں میں ترقیاتی کاموں، شہری سہولیات اور عوامی خدمات کی فراہمی سے متعلق مقامی مسائل اور مطالبات سے آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اراکین اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کو بغور سُنا اور انہیں یقین دلایا کہ دوران ملاقات اٹھائے گئے تمام جائز مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ اُنہوں نے حکومت کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ جوابدہ اور عوام پر مبنی طرزِ حکمرانی کے لئے پُرعزم ہے اور اس بات پر زور دیا کہ منتخب نمائندوں کے ساتھ ہم آہنگی عوامی شکایات کے موثر اور بروقت ازالے کے لئے انتہائی اہم ہے۔

جموں سیکریٹریٹ میں مئی 2026 کے لیے

انتظامی سیکریٹریوں کی ڈیوٹی روسٹر جاری

سرینگر/۴مئی (یو پی آئی) حکومتِ جموں وکشمیر نے سول سیکریٹریٹ جموں میں مئی 2026 کے دوران انتظامی امور کی بلا تعطل انجام دہی کو یقینی بنانے کے لئے انتظامی سیکریٹریوں کا جامع ڈیوٹی روسٹر جاری کر دیا ہے۔ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری حکومتی حکم نامہ نمبر 859 مورخہ 3 مئی 2026 کے مطابق، مختلف محکموں کے سینئر آئی اے ایس افسران موسم گرما کے جموں سیشن میں مقررہ تاریخوں کے دوران سیکریٹریٹ میں موجود رہیں گے تا کہ عوامی خدمات اور سرکاری فائلوں کے نپٹارے میں کوئی خلل پیدا نہ ہو۔ حکم نامے کے تحت 4 مئی سے 8 مئی تک اشونی کمار، فائنل کمشنر (ایڈیشنل چیف سیکرٹری) پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، اور محمد اعجاز، سیکریٹری دیہی ترقی وپنچایتی راج، سول سیکریٹریٹ میں دستیاب رہیں گے۔ اس کے بعد 11 مئی سے 15 مئی تک شالین کبرہ، فائنل کمشنر (ایڈیشنل چیف سیکرٹری) جل شکتی محکمہ، کے ہمراہ ڈاکٹر پیوش سنگلا، سیکریٹری محکمہ اطلاعاتِ ٹیکنالوجی، اپنی خدمات انجام دیں گے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے 18 مئی سے 22 مئی تک ڈاکٹر آشش چندرورما، فائنل کمشنر (ایڈیشنل چیف سیکرٹری) محکمہ سیاحت، اور توین ایس ایل، سیکریٹری سول ایوی ایشن ڈیپارٹمنٹ، جموں سیکریٹریٹ میں (بقیہ ۶ پر)

'ہمارے نوجوانوں کے بہتر مستقبل کے لیے سماجی تبدیلی ناگزیر ہے': ڈاکٹر درخشاں

''ہمیں اجتماعی طور پر اپنے معاشرے سے منشیاتی دہشت گردی کو ختم کرنا ہوگا''

سرینگر/۴مئی/ایک بیان کے مطابق جموں وکشمیر وقف بورڈ کی چیئرپرسن ڈاکٹر سید درخشاں اندرابی نے آج سری نگر میں الرحیم ٹرسٹ کے زیر اہتمام گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری اسکول سونوار میں سماجی بیداری کے پروگرام میں شرکت کی۔ اس پروگرام کا مقصد سماجی ہم آہنگی، سودیشی جذبات کو بیدار کرنا، شہری فرائض، خاندانی استحقاق، ماحولیاتی بیداری اور نئی نسل کے درمیان اخلاقی اقدار کو مضبوط کرنا تھا۔ ڈاکٹر اندرابی نے کہا کہ "اس پروگرام کا مقصد منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور (بقیہ ۶ پر)

جموں فلم فیسٹیول کا پانچواں ایڈیشن 29-28 ستمبر کو ہوگا: منتظمین

جموں/۴مئی (یواین آئی) وومیدھ کی جانب سے دی اوانتی فاؤنڈیشن کے اشتراک سے پیش کیا جانے والا جموں فلم فیسٹیول (جے ایف ایف) کا پانچواں ایڈیشن 28 اور 29 ستمبر کو یہاں منعقد ہوگا۔ پیر کے روز اس کے پانچویں ایڈیشن کا باضابطہ اعلان کیا گیا، جو خطے کے ثقافتی اور سینما کے سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ پریس کانفرنس میں آئندہ ایڈیشن کا اعلان کرتے ہوئے فیسٹیول ڈائریکٹر راکیش روشن بھٹ نے تمام شراکت داروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ "یہ سفر یقین، ثابت قدمی اور بے شمار افراد وتنظیموں کی حمایت سے ممکن ہوا ہے۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے جے ایف ایف کو ایک بامعنی پلیٹ فارم بنانے میں تعاون دیا۔ یہ سنگ میل پوری تخلیقی برادری کا ہے۔ "انہوں نے مزید کہا کہ اس ایڈیشن کی ایک خاص جھلک بہترین مقامی پروڈکشن کے لیے ایک لاکھ روپے کا انعام ہوگا، جس کا مقصد علاقائی ٹیلنٹ کو فروغ دینا اور بین الاقوامی معیار کو برقرار رکھنا ہے۔ فیسٹیول ڈائریکٹر روہت بھٹ نے بتایا کہ "پانچویں ایڈیشن کے ساتھ ہم علاقائی کہانیوں کو فروغ دینے کی سمت ایک اہم قدم اٹھا رہے ہیں۔ بہترین مقامی پروڈکشن کے لیے ایک لاکھ روپے کا انعام رکھا گیا ہے تا کہ جموں وکشمیر کے فلم سازوں کو مضبوط پلیٹ فارم مل سکے۔" فیسٹیول کے مشیر ڈاکٹر امیت وانچو نے کہا کہ جموں فلم فیسٹیول ایک معتبر پلیٹ فارم بن چکا ہے جو بامعنی سینما کو فروغ دیتا ہے اور اس کی مسلسل ترقی منتظمین کی محنت اور معیاری کہانیوں میں بڑھتی دلچسپی کو (بقیہ ۶ پر)

ڈی آئی جی شمالی کشمیر کا سوپور کا دورہ، سیکیورٹی صورتحال کا لیا جائزہ

بہتر تال میل، نگرانی میں اضافہ اور زمینی سطح پر متحرک حکمتِ عملی پر زور

سرینگر/۴مئی (آفاق نیوز) شمالی کشمیر رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، ڈاکٹر وینود کمار (آئی پی ایس) نے آج پولیس ضلع سوپور کا اہم دورہ کیا اور وہاں سیکیورٹی گرڈ، جرائم کی صورتحال اور جاری کارروائیوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ شمالی کشمیر رینج کا چارج سنبھالنے کے بعد یہ اُن کا پہلا میدانی دورہ تھا۔ اس جائزہ میٹنگ میں ایس ایس پی سوپور افتخار طالب (جے کے پی ایس)، ایڈیشنل (بقیہ ۶ پر)

جموں میں ہوٹل کے بیسمنٹ سے

مشتبہ حالات میں نوجوان لڑکی کی لاش برآمد

جموں/۴مئی (یواین آئی) جموں کے ستواری علاقے میں واقع ایک ہوٹل کے بیسمنٹ میں پیر کے روز 21 سالہ نوجوان لڑکی کی لاش مشتبہ حالات میں برآمد ہوئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق اصل میں گجرات کی رہنے والی ایک لڑکی آج صبح ستواری علاقے کے ایک نجی ہوٹل کے بیسمنٹ میں مردہ پائی گئی۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے تا کہ موت کی اصل وجہ کا پتہ چل سکے۔ پولیس نے متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے اور واقعے کی تفصیلی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

یو پی اور ایم پی کے چار نوجوانوں کی 9 ماہ طویل

'دنداوت یاترا'، امرناتھ گپھا کی جانب غیر معمولی سفر جاری

سرینگر/۴مئی (یو پی آئی) اترپردیش اور مدھیہ پردیش سے تعلق رکھنے والے چار نوجوان گزشتہ نو ماہ سے زائد عرصے سے سخت گرمی، پیچیدہ راستوں اور کٹھن پہاڑی علاقوں کو عبور کرتے ہوئے 'دنداوت پرنام یاترا' کے ذریعے مقدس امرناتھ گپھا کی طرف رواں دواں ہیں۔ یہ روحانی سفر نہ صرف ان کی عقیدت کا مظہر ہے بلکہ ''سناتن دھرم کے پیغام'' اور ''فرقہ وارانہ ہم آہنگی'' کو فروغ دینے کی ایک علامتی کوشش بھی ہے۔ ان نوجوان یاتریوں کی پہاڑوں کے درمیان جموں۔ سری نگر قومی شاہراہ پر جاری پیش قدمی پوری طرح دنداوت پرنام پر مبنی ہے، جس میں ہر قدم کے ساتھ زمین پر مکمل سجدہ کیا جاتا ہے۔ ان کا مقصد جنوب کشمیر کے برف پوش ہمالیائی سلسلے میں واقع تقریباً 3880 میٹر کی بلندی پر موجود امرناتھ گپھا تک پہنچ کر بابا برفانی کے درشن کرنا ہے۔ یاترا پر نکلنے والوں میں مدھیہ پردیش کے جتندر راجپوت، روہت رائے اور نین جین شامل ہیں، جبکہ اترپردیش سے امیت راجپوت اس سفر کا حصہ ہے۔ ایم پی کے تین نوجوانوں نے 3 ستمبر 2025 کو سفر شروع کیا، جبکہ امیت راجپوت نے اس سے بھی پہلے 23 جولائی 2025 کو اپنی یاترا کا آغاز کیا۔ امیت راجپوت کے مطابق، "ہم دنداوت پرنام یاترا پر بابا برفانی کے آشیرواد کے لئے نکلے ہیں۔ (بقیہ ۶ پر)

ایم ایل اے اوڑی ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی کا نامبلہ میں عوامی دربار

گورنمنٹ آن ڈور سٹیپ اقدام کے تحت عوام تک رسائی

مکینوں نے عوامی دربار میں اہم ترقیاتی مطالبات پیش کئے

اوڑی/۴مئی/(نامہ نگار) نامبلہ کے مختلف وارڈز کے رہائشیوں نے ایم ایل اے اوڑی ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی کی جانب سے منعقدہ عوامی دربار میں اپنے اہم مسائل اور ترقیاتی مطالبات پیش کیے۔ اس موقع پر مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور اپنی روزمرہ زندگی سے جڑے مسائل کو اجاگر کیا۔ اہم مطالبات میں سڑکوں کی بہتری، پینے کے پانی کی فراہمی میں اضافہ، بہتر طبی سہولیات اور تعلیمی اداروں کی اپ گریڈیشن شامل تھیں۔ عوام نے خاص طور پر سڑکوں کی اپ گریڈیشن، ہائر سیکنڈری اسکول نامبلہ میں عملے کی کمی، ایل پی جی گیس کی قلت، جبکہ بینک برانچ (بقیہ ۶ پر)

شوپیاں اور کولگام میں پوست کی غیر قانونی کاشت تباہ

سرینگر/۴مئی/(آفاق نیوز) منشیات کی لعنت کے خلاف اپنی تیز مہم کو جاری رکھتے ہوئے، پولیس نے برتھی پورہ شوپیاں اور کولگام کے دیہات شورت اور نیلو میں بڑے پیمانے پر باغات کی اراضی پر پھیلی ہوئی پوست کی غیر قانونی کاشت کا کامیابی سے سراغ لگایا اور اسے تباہ کر دیا۔ اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے پولیس چوکی برتھی پورہ کی ایک پولیس ٹیم ریونیو اور محکمہ زراعت کے ساتھ موقع پر پہنچی اور محمد اشرف کمار ولد عبدالغنی کمار ساکنہ برتھی پورہ کی زمین پر پوست کی غیر قانونی کاشت کا پتہ چلا۔ ناجائز فصل کو فوری طور پر موقع پر تلف کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ (بقیہ ۶ پر)

سوپور اور بارہمولہ میں پولیس کی بڑی کارروائی

4 منشیات اسمگلر گرفتار، ممنوعہ مادہ ضبط

سرینگر/۴مئی (آفاق نیوز) نقلی ادویات اور منشیات کے خلاف جاری 100 روزہ نشہ مُکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت پولیس نے آج سوپور اور بارہمولہ میں الگ الگ کارروائیوں کے دوران چار منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے ممنوعہ اور نشہ آور مواد برآمد کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس مہم کے تحت وادی بھر میں کارروائیاں مزید تیز کی جارہی ہیں۔ پولیس اسٹیشن بومئی کی ایک ٹیم نے چنکاک روڈ، تجر شریف پر ناکہ چیکنگ کے دوران موٹر سائیکل رجسٹریشن نمبر JK05M-4132 کو روک کر تلاشی لی۔ اس دوران سواری کے پاس موجود ایک بیگ سے اسپاسمو-پراکسی وان پلس کیپشول پر مشتمل نفسیاتی اثرات رکھنے والی ادویات برآمد ہوئیں۔ گرفتار شخص کی شناخت دانش اکبر بھٹ ولد محمد اکبر ساکن ہروان کے طور پر ہوئی ہے۔ اسی طرح ہادی پورہ ناکہ چیکنگ کے دوران پولیس نے JK05C-7422 نمبر کی گاڑی کو روکا، جس میں دو افراد سوار تھے۔ تلاشی کے دوران ان کے قبضے سے چرس جیسا مادہ برآمد کیا گیا۔ دونوں ملزمان کی شناخت اقبال مجید ولد عبدالمجید میر اور عبدالقیوم ڈار ولد عبدالجبار ڈار، دونوں ساکنان ہادی پورہ، کے طور پر ہوئی ہے۔ بارہمولہ میں (بقیہ ۶ پر)

کھریو میں رہائشی مکان کی کنکریٹ سلیب اچانک گر گئی

26 سالہ مزدور لقمہ اجل، دوسرا زخمی

سری نگر اور مٹن سڑک حادثات میں زخمی 2 افراد چل بسے

سری نگر/۴مئی/ایجنسیز/جنوبی کشمیر کے شارشالی کھریو علاقے میں پیر کو ایک رہائشی مکان کا کنکریٹ سلیب گرنے سے ایک مزدور ہلاک اور دوسرا زخمی ہوگیا۔ سرکاری ذرائع نے خبررساں ایجنسی جے کے این ایس کو بتایا کہ یہ واقعہ دوپہر کے قریب پیش آیا جب دو مزدور ایک ڈھانچے کو گراتے ہوئے کنکریٹ کے سلیب کے نیچے آگئے۔ زخمیوں کی شناخت 26 سالہ محمد یونس بٹ ولد غلام نبی بٹ اور 32 سالہ طارق احمد لون ولد غلام محمد لون ساکنان شارشالی کھریو کے طور پر ہوئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ دونوں زخمیوں کو فوری طور پر سب ڈسٹرکٹ ہسپتال پانپور میں علاج کے لیے منتقل کیا گیا، جہاں 26 سالہ محمد یونس بٹ، جو کہ شدید زخمی تھے، دم توڑ گئے۔ دوسرے زخمی مزدور طارق احمد لون کو معمولی چوٹیں آئی ہیں اور اس کا علاج جاری ہے۔ اس دوران نیو بائی پاس ٹرک حادثے میں زخمی ہونے والا شخص زندگی کی جنگ ہار گیا۔ حکام نے پیر کو بتایا کہ سری نگر کے نیو بائی پاس نجن علاقے میں الٹنے والے ٹرک سے گر کر شدید زخمی ہونے والا ایک شخص اسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک ٹرک (بقیہ ۶ پر)

جے ڈی اے کی کارروائی، جموں میں رنگ روڈ

کے قریب 15 سے زیادہ غیر قانونی ڈھانچے مسمار

جموں/۴مئی (ایجنسیز) جموں ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے رنگ روڈ کوریڈور کے ساتھ 15 سے زائد غیر قانونی ڈھانچوں کو مسمار کر دیا ہے۔ سرکاری ترجمان نے آج بتایا کہ جموں ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے غیر مجاز تعمیرات کو روکنے اور منظم شہری ترقی کو یقینی بنانے کے لیے رنگ روڈ کوریڈور پر مسماری کی ایک بڑی مہم چلائی۔ اس مہم کے دوران، 15 سے زائد ایسی غیر قانونی تعمیرات کو گرا دیا گیا جو متعلقہ حکام سے ضروری بلڈنگ پرمیشن حاصل (بقیہ ۶ پر)

"قرانِ شریف میں موجود ریاضیاتی حقائق" کی رسم رونمائی

حقانی میموریل ٹرسٹ کا ہدیہ تبریک و تہنیت

سرینگر/۴مئی/ایک بیان کے مطابق حقانی میموریل ٹرسٹ جموں وکشمیر نے نامور مصنف اور دانشور شہباز ہاکباری کو انکے ترجمے "قرانِ شریف میں موجود ریاضیاتی حقائق" کی رسم رونمائی اور پذیرائی پر ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کیا ہے۔ ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری بشیر احمد ڈار نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ علوم قرآن کے شعبہ میں یہ تصنیف گرانقدر اضافہ ہے۔ یہ کتاب اصل میں انگریزی میں حکیم طاہر نے تصنیف کی ہے۔ رسم رونمائی کی تقریب ویلکم ہوٹل بلیوارڈ میں منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت نبی سے ہوا۔ اس تقریب میں جید عالم دین مولانا شوکت حسین کینگ مہمان خصوصی تھے جب کہ پروفیسر کلیم اللہ خان، ڈاکٹر جوہر قدوسی، جی ایچ کانگو، ڈاکٹر مجتبیٰ فاروق، ڈاکٹر مدثر، حکیم غلام جیلانی ایوان صدارت میں جلوہ افروز ہوئے۔ ڈاکٹر معروف شاہ اور ڈاکٹر مجتبیٰ فاروق نے کتاب اور ترجمے پر تنقیدی مقالے پیش کیے۔ دیگر شخصیات میں نامور ماہر اقبالیات پروفیسر مشتاق احمد گنائی، ای ایم آر سی کے سابق سربراہ ناصر مرزا، ناظم نذیر ایڈیٹر تعمیل ارشاد، نامور براڈ کاسٹر شامل تھے

مختلف اضلاع میں بیداری پروگراموں کا انعقاد کیا

سرینگر/۴مئی/(آفاق نیوز) نشا مکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، اونتی پورہ اور شوپیاں میں پولیس نے عوام کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات سے آگاہ کرنے اور منشیات سے پاک معاشرے کو فروغ دینے کے لیے بیداری پروگراموں کا انعقاد کیا۔ اونتی پورہ میں، سیر پبلک ہائی اسکول، کھریو میں منشیات سے متعلق آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جہاں طلباء اور عملے کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات اور صحت مند، منشیات سے پاک زندگی گزارنے کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ دریں اثنا، پولیس اسٹیشن ترال نے منشیات کے استعمال کے خلاف بیداری پھیلانے کے لیے ایک بائیک ریلی کا انعقاد کیا۔ ریلی گورنمنٹ ڈگری کالج (GDC) ترال سے شروع ہوئی اور بس اسٹینڈ ترال پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی میں پولیس اہلکاروں اور مقامی نوجوانوں کی پرجوش شرکت دیکھنے میں آئی، جنہوں نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے اور منشیات سے پاک معاشرے کو فروغ (بقیہ ۶ پر)

سرینگر میں 2 سالہ بچہ دریائے جہلم میں گر گیا

نوجوان نے بچا لیا، اسپتال میں حالت تشویشناک

شوپیاں میں 3 سالہ بچی ندی میں ڈوب گئی

سری نگر/۴مئی/: جے کے این ایس/ حکام نے بتایا کہ پیر کو سری نگر کے پارم پورہ علاقے کے قریب دریائے جہلم میں ڈوبنے کے واقعے کے بعد ایک 2 سالہ بچے کو بچا لیا گیا اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ جے کے این ایس کو ملی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ 2 سالہ بچہ جو فروٹ منڈی پارم پورہ کا رہنے والا ہے، حادثاتی طور پر فٹ برج کے قریب دریا جہلم میں گر گیا جسے بعد میں ایک مقامی نوجوان نے جہلم میں چھلانگ لگا کر بچا لیا۔ حکام نے بتایا کہ بچے کو زندہ بچا لیا گیا اور فوری طور پر چلڈرن اسپتال بمنہ منتقل کیا گیا، جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ اس واقعے کی مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ ادھر جنوبی کشمیر کے شوپیاں ضلع کے زینا پورہ علاقے میں پیر کو ایک 3 سالہ بچی غلطی سے ندی میں پھسلنے کے بعد ڈوب گئی۔ رپورٹ کے مطابق نابالغ، جس کی شناخت راجوری کی رہنے والے کے طور پر کی گئی ہے، جو اس وقت چڈی پورہ زینا پورہ میں مقیم ہے، ریشی لاڈی نالے میں گر گیا۔ واقعے کے فوراً بعد، مقامی حکام نے رضا کاروں کی مدد سے لاش کا سراغ لگانے کے لیے تلاش اور بچاؤ آپریشن شروع کیا۔ حکام نے بتایا کہ اس رپورٹ کو درج کرنے کے وقت کوششیں جاری تھیں۔

اسپتالوں میں آگ سے تحفظ کا باقاعدہ انتظام، چوکسی پر زور:

فائر سیفٹی ویک 4-10 مئی

نئی دہلی، 4 مئی (ایجنسیز) اسپتالوں میں آگ سے بچاؤ کو یقینی بنانے اور اس کے تئیں بیداری بڑھانے کے لیے مرکزی وزارت صحت اور خاندانی بہبود نے 4 مئی سے 10 مئی تک ملک گیر 'فائر سیفٹی ویک' (ہفتہ برائے تحفظ آتش زدگی) پروگرام شروع کیا ہے اور آگ سے تحفظ کے باقاعدہ نظام کے ساتھ ساتھ تربیت اور چوکسی پر زور دیا ہے۔ 'فائر سیفٹی ویک' کی افتتاحی تقریبات کے ضمن میں صحت کی سہولیات میں آگ سے تحفظ" کے موضوع پر مبنی ایک ملک گیر حلف برداری کی تقریب منعقد کی گئی، جس کی قیادت مرکزی سکریٹری صحت پنیہ سلیلا شریواستو نے کی۔ اس موقع پر انہوں نے آگ کی روک تھام، تیاری اور جوابی نظام کو مستحکم کرنے کی سمت میں صحت کے اداروں اور اسٹیک ہولڈرز کے اجتماعی عزم کا اعادہ کیا۔ اس سال کے فائر سیفٹی ویک کے موضوع۔ محفوظ اسکول، محفوظ اسپتال اور آگ سے تحفظ کے تئیں بیدار معاشرہ: آگ کی روک تھام کے لیے متحد۔" کی نشاندہی کرتے ہوئے محترمہ شریواستو نے کہا کہ ہمارے اداروں کے اندر تحفظ کو یقینی بنانا ایک مشترکہ اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ فائر سیفٹی ویک کا یہ موقع موجودہ بنیادی ڈھانچے کی دوبارہ جانچ، آڈٹ، خامیوں اور بے ضابطگیوں کی نشاندہی کرنے اور ان خامیوں کو دور کرکے نظام کو مضبوط بنانے کی جانب بڑھنے کا ایک اہم موقع ہے۔ سکریٹری صحت نے اس موقع پر تمام ریاستوں اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں سے اپیل کی کہ وہ مربوط ہیلتھ انفارمیشن پلیٹ فارم (آئی ایچ آئی پی) پورٹل پر باقاعدگی سے فائر سیفٹی آڈٹ کی تفصیلات اپ لوڈ کریں۔ اس طرح کے اقدامات سے قوانین کی پاسداری کو ادارہ جاتی شکل ملے گی اور حفاظتی معیارات کو برقرار رکھنے کے لیے ایک مستقل یاددہانی کے طور پر کام کریں گے۔ مرکزی سکریٹری صحت نے اس بات پر بھی اطمینان کا اظہار کیا کہ 50,000 سے زائد شرکاء پہلے ہی آئی گوٹ 'فائر سیفٹی' کورس مکمل کر چکے ہیں، جن میں کئی سرکاری ادارے بھی شامل ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے ممبر اور سربراہ کرشنا ایس وتس نے صحت کی سہولیات میں آگ سے تحفظ کے لیے ایک فعال اور نظام پر مبنی نقطہ نظر کی ضرورت پر زور دیا۔

کیلاش مانسرور پر نیپال کا دعویٰ غیر مناسب،

ہندستان مسائل کے حل کے لیے تعمیری بات چیت کے لیے تیار

نئی دہلی، 4 مئی (یو این آئی) ہندستان نے لیپو لیکھ درے سے کیلاش مانسرور یاترا کے بارے میں نیپال کے دعووں کو غیر مناسب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ تمام مسائل کے حل کے لیے تعمیری بات چیت کے لیے تیار ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے اس سلسلے میں میڈیا کے سوالوں کے جواب میں اتوار کی دیر رات کہا کہ لیپو لیکھ درے سے کیلاش مانسرور یاترا پر ہندستان کا موقف مستقل اور واضح رہا ہے۔ اس میں کوئی نئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ یہ 1954 سے یاترا کا ایک قائم شدہ راستہ رہا ہے۔ مسٹر جیسوال نے کہا: جہاں تک علاقائی دعووں کا تعلق ہے، ہندستان مسلسل یہ کہتا رہا ہے کہ ایسے دعوے نہ تو مناسب ہیں اور نہ ہی تاریخی حقائق اور شواہد پر مبنی ہیں۔ علاقائی دعووں کی اس طرح کی یکطرفہ مصنوعی توسیع ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندستان دوطرفہ تعلقات کے تمام امور پر، بشمول باہمی اتفاق رائے سے زیر التوا سرحدی مسائل کا حل مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے تلاش کرنے کے لیے نیپال کے ساتھ تعمیری بات چیت کے لیے تیار ہے۔ قابل ذکر ہے کہ نیپال نے لیپو لیکھ درے سے کیلاش مانسرور یاترا کے حوالے سے سوال اٹھایا ہے۔

فلموں سے سیاست تک، وجے کی دھماکہ خیز انٹری

دراوڑی قلعہ میں دراڑ، ٹی وی کے کو پہلی ہی بار بڑی کامیابی

چنئی، 4 مئی (یو این آئی) اپنی بلاک بسٹر فلموں کی طرح، جن میں ایکشن اور ہیروزم کی کوئی کمی نہیں ہوتی، اداکار سے سیاستدان بننے والے اور تملگا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) کے بانی وجے نے تمل ناڈو کی سیاست میں زبردست انداز میں قدم رکھا ہے۔ اپنی فلموں کی طرح بھرپور ایکشن کے ساتھ وجے نے اپنے پہلے ہی انتخابی میدان میں دراوڑی سیاست کے مضبوط قلعے کو توڑ دیا، ایک ایسا کارنامہ جس کی کسی کو توقع نہیں تھی۔ اور خود کو ایک متبادل کے طور پر ثابت کیا جس کا طویل عرصے سے انتظار تھا۔ انہوں نے تن تنہا اپنی پارٹی کو شاندار کامیابی دلائی، نہ صرف حکمراں ڈی ایم کے کو شکست دی بلکہ اے آئی اے ڈی ایم کے کو تیسرے نمبر پر دھکیل دیا۔ وجے کی زبردست عوامی مقبولیت نے نصف صدی سے زائد عرصے سے قائم دراوڑی دو قطبی سیاست کو توڑ دیا۔ اس انتخاب میں وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے صدر ایم کے اسٹالن کو کولاتھور حلقے میں شکست کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ ان کے کئی کابینہ ساتھی بھی اپنی نشستیں ہار گئے، جس سے یہ واضح ہو گیا کہ وجے تمل ناڈو کی سیاست میں ایک طاقتور قوت بن کر ابھرے ہیں۔ اسٹالن کو ان کے قریبی حریف اور سابق ڈی ایم کے ایم ایل اے وی ایس بابو (ٹی وی کے) نے 9 ہزار سے زائد ووٹوں سے شکست دی، جو ان کی چار انتخابات میں پہلی شکست ہے۔ اس سے پہلے وہ 2011، 2016 اور 2021 میں مسلسل کامیاب ہوتے آئے تھے۔ اپنی پہلی ہی انتخابی کامیابی میں ٹی وی کے سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری، تاہم سادہ اکثریت کے لیے درکار 118 نشستوں سے کچھ پیچھے رہ گئی۔ چونکہ ٹی وی کے کی بنیاد صرف 2024 میں رکھی گئی تھی، اس کامیابی کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ وجے نے چنئی کے پرمبور اور ترچی ایسٹ دونوں حلقوں سے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ تمل ناڈو نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ یہاں فلم اور سیاست کا گہرا تعلق ہے۔ وجے نے اپنی مقبولیت کو ایک مضبوط سیاسی طاقت میں بدل دیا ہے۔

مودی نے مغربی بنگال کی جیت کو یادگار قرار دیا

آسام، پڈوچیری، تمل ناڈو اور کیرالہ کے کارکنوں کو مبارکباد دی

نئی دہلی، 04 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یادگار قرار دیتے ہوئے ریاست کے عوام کا شکریہ ادا کیا ہے اور ان کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ مسٹر مودی نے پیر کو ووٹوں کی گنتی میں آسام اور پڈوچیری اسمبلی کے انتخابات میں بی جے پی۔قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی جیت کا سہرا بی جے پی کی گڈ گورننس اور کارکنوں کی محنت کو دیا اور ان ریاستوں کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کیرالہ اور تمل ناڈو کے لوگوں کو ان کے مسائل پر کام کرنے کا بھروسہ دلایا ہے اور انتخاب میں انتھک محنت کے لیے پارٹی کارکنوں اور پارٹی کی حمایت کرنے والے ووٹروں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ وزیر اعظم نے تمل ناڈو میں اداکار وجے کی پارٹی ٹی وی کے اور کیرالہ میں متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) کو جیت پر مبارکباد دی ہے وزیر اعظم نے سوشل میڈیا پر ایک کے بعد ایک کئی پوسٹس میں اسمبلی انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے مغربی بنگال کے بارے میں لکھا، "مغربی بنگال میں کمل کھل اٹھا ہے!" وزیر اعظم نے کہا کہ مغربی بنگال اسمبلی کے 2026 کے انتخابات ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ عوام کی طاقت کی جیت ہوئی ہے اور بی جے پی کی گڈ گورننس کی سیاست کامیاب ہوئی ہے۔ میں مغربی بنگال کے ہر شہری کو سلام کرتا ہوں۔ انہوں نے لکھا کہ مغربی بنگال کے عوام نے بی جے پی کو شاندار عوامی مینڈیٹ دیا ہے۔ مینڈیٹ پر پورا اترنے کا یقین دلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں انہیں (مغربی بنگال کے عوام کو) یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پارٹی مغربی بنگال کے لوگوں کے خوابوں اور امنگوں کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ ہم ایسی حکومت فراہم کریں گے جو معاشرے کے تمام طبقات کے لیے مواقع اور وقار کو یقینی بنائے۔" وزیر اعظم نے کہا کہ مغربی بنگال میں بی جے پی کی ریکارڈ توڑ جیت نسلوں سے ان گنت کارکنوں کی کوششوں اور جدوجہد کے بغیر ممکن نہیں تھی۔

مغربی ایشیا بحران کے باوجود ملک میں کھاد وافر مقدار میں دستیاب: حکومت

گھریلو صارفین کو ایل پی جی کی فراہمی کو ترجیح دی گئی ہے

نئی دہلی 04 مئی (ایجنسیز) حکومت نے کہا ہے کہ مغربی ایشیا کے بحران کے باوجود ملک میں کھاد کی دستیابی مستحکم ہے اور سپلائی مسلسل ضرورت سے زیادہ بنی ہوئی ہے۔ ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز کے پاس کسی قسم کی کمی کی اطلاع نہیں ہے اور اتوار کو آن لائن ایل پی جی سلنڈر بکنگ بڑھ کر 99 فیصد تک پہنچ گئی۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت، بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت اور وزارت خارجہ کے حکام نے پریس کانفرنس میں مغربی ایشیا کے بحران کے پیش نظر ملک میں ایندھن کی دستیابی، بحری آپریشنز، مغربی ایشیا کے خطے میں ہندوستانی شہریوں کو دی جانے والی امداد اور اہم شعبوں میں استحکام برقرار رکھنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کی تفصیلات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ایشیا کے بحران کی صورتحال کے بعد ضرورت پوری کرنے کے لیے تقریباً 84 لاکھ ٹن کھاد ملک میں دستیاب کرائی گئی ہے۔ خریف 2026 کے لیے کھادوں کی ضرورت کا تخمینہ زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے محکمے نے 390.54 لاکھ ٹن لگایا ہے۔ اس کے مقابلے میں آج کی تاریخ میں تقریباً 195.71 لاکھ ٹن کا اسٹاک دستیاب ہے، جو حکومت کی بہتر منصوبہ بندی، پیشگی ذخیرہ اور موثر لاجسٹکس مینجمنٹ کی عکاسی کرتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق یوریا کی دستیابی 62.28 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 2.66 لاکھ ٹن ہے، ڈی اے پی کی دستیابی 20.32 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 0.85 لاکھ میٹرک ٹن ہے، ایم او پی کی دستیابی 7.60 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 0.22 لاکھ ٹن ہے، این پی کے کی دستیابی 49.71 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 1.16 لاکھ ٹن ہے اور ایس ایس پی کی دستیابی 24.60 لاکھ ٹن ہے جبکہ ضرورت 0.55 لاکھ ٹن ہے۔ رسوئی گیس کے معاملے میں موجودہ جغرافیائی سیاسی صورتحال کی وجہ سے ایل پی جی کی سپلائی متاثر رہی ہے۔ تاہم گھریلو صارفین کو ایل پی جی کی فراہمی کو ترجیح دی گئی ہے اور ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز پر کسی قسم کی قلت کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اپریل 2026 سے اب تک 5 کلوگرام ایف ٹی ایل سلنڈروں کی 23.58 لاکھ سے زیادہ فروخت ہوئی ہے۔ مارچ 2026 سے اب تک تقریباً 6.12 لاکھ پی این جی کنکشن فعال کیے گئے اور اضافی 2.67 لاکھ کنکشنوں کے لیے بنیادی ڈھانچہ تیار کیا گیا۔

ملک میں انڈیا اتحاد کا اب کوئی مستقبل نہیں ہے: پونا والا

نئی دہلی، 04 مئی (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی ترجمان شہزاد پونا والا نے کئی ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کی ووٹوں کی گنتی کے رجحانات کے تعلق سے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر حملہ بولا ہے اور کہا کہ وہ (مسٹر گاندھی) انڈیا اتحاد کو سنبھالنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے اس اتحاد کا اب کوئی مستقبل نہیں ہے۔ مسٹر پونا والا نے پیر کو سوشل میڈیا ایکس' پر لکھا کہ ملک میں لگاتار 12 سالوں تک اقتدار میں رہنے کے باوجود نئی ریاستوں میں بی جے پی کی حکومتیں بن رہی ہیں۔ بی جے پی کا ووٹ شیئر بڑھ رہا ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کی وجہ سے لوگوں کا بی جے پی پر بھروسہ اور بھی مضبوط ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس انتخاب کا سب سے بڑا نتیجہ یہ ہے کہ انڈیا اتحاد پوری طرح سے ٹوٹ گیا ہے اور ختم ہو گیا ہے۔ مسٹر گاندھی انڈیا اتحاد کی قیادت کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ پورے انتخاب کے دوران یہ صاف دکھا کہ وہ انڈیا اتحاد کو سنبھالنے میں ناکام رہے۔ انہوں نے کہا کہ آج انتخاب کے نتائج آ رہے ہیں، اور مسٹر گاندھی چھٹیاں منانے کے لیے پھر سے بیرون ملک چلے گئے ہیں۔ اتحاد کے ساتھیوں کے درمیان کوئی تال میل نہیں تھا۔ اب ملک میں انڈیا اتحاد جیسی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے۔ بی جے پی ترجمان نے کہا کہ انڈیا اتحاد کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ الوداع انڈیا اتحاد۔"

انٹیگریٹڈ تھیٹر کمان ہندوستانی افواج کے لیے ناقابل تبدیل "اصلاحی عمل: جنرل چوہان

مئی کے آخر تک ایک مشترکہ آپریشن سینٹر فعال ہو جائے گا

نئی دہلی، 04 مئی (ایجنسیز) چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انل چوہان نے انٹیگریٹڈ تھیٹر کمان (مربوط تھیٹر کمان) کو ہندوستانی افواج کے لیے ایک ناقابل تبدیل "اصلاحی عمل قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ افواج کو بدلتے ہوئے خطرات کے مطابق خود کو تیزی سے ڈھالنا ہوگا اور فوج، بحریہ اور فضائیہ کے درمیان اشتراک، انضمام اور ڈیجیٹلائزیشن کے عمل کو مضبوط بنانا ہوگا۔ جنرل چوہان نے پیر کو یہاں یونائیٹڈ سروس انسٹی ٹیوٹ (یو ایس آئی) میں میجر جنرل سمیر سنہا میموریل لیکچر کے دوران جوائنٹ نیس اور تھیٹرائزیشن: اہم چیلنجز اور پیش رفت' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انٹیگریٹڈ تھیٹر کمانڈ کا قیام انہیں چیف آف ڈیفنس اسٹاف اور محکمہ عسکری امور (ڈی ایم اے) کے سکریٹری کے طور پر سونپی گئی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشترکہ یا مربوط تھیٹر کمانڈ کا قیام میرے کام کا حصہ ہے، بطور سی ڈی ایس اور ڈی ایم اے سکریٹری۔ فوجی تنظیم نو کے روڈ میپ کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ عمل تین مراحل میں آگے بڑھ رہا ہے۔ "جوائنٹ نیس (اشتراک) سے انضمام اور پھر تھیٹر کمانڈ تک۔ جنرل چوہان نے اس تبدیلی کو ایک مشکل، بے کیف اور وقت طلب عمل" قرار دیا اور کہا کہ گزشتہ ڈھائی برسوں سے مسلح افواج ایسی ساختی اصلاحات پر کام کر رہی ہیں جو عوامی طور پر نظر نہیں آتیں، لیکن طویل مدتی فوجی تبدیلی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ انہوں نے اشتراک کو تینوں افواج کے درمیان جذبہ اور ہم آہنگی" پیدا کرنے والا قرار دیا اور کہا کہ اس کے لیے اعتماد پیدا کرنا اور طویل عرصے سے موجود ادارہ جاتی دیواروں کو توڑنا ضروری ہے۔ سی ڈی ایس نے کہا کہ جوائنٹ نیس جذبے اور ہم آہنگی کی بات ہے۔ یہ ایسا ماحول بناتی ہے جس میں افواج ایک دوسرے کے سامنے اپنی بات بلا کسی غلط فہمی کے رکھ سکیں۔" انہوں نے بتایا کہ انضمام کی کوششیں آٹھ شعبوں میں کی جا رہی ہیں، جن میں آپریشنز اور انٹیلی جنس، لاجسٹکس، مواصلات، تربیت، صلاحیت سازی، انسانی وسائل، قانونی نظام اور انتظامیہ شامل ہیں۔ عسکری ڈیجیٹلائزیشن میں پیش رفت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تینوں افواج کے درمیان تال میل یقینی بنانے کے لیے مشترکہ مواصلاتی نظام تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تھیٹر کمانڈز ایک دوسرے سے بات ہی نہ کر سکیں، تو ان کا کوئی مقصد نہیں۔

مودی کے 15 مئی کو نیدرلینڈز، سویڈن،

ناروے اور اٹلی کے دورے پر جانے کا امکان

نئی دہلی، 04 مئی (ایجنسیز) مغربی ایشیا کے بحران کے طویل ہونے کے پیش نظر توانائی کی سکیورٹی کو مستحکم کرنے کے مقصد سے وزیر اعظم نریندر مودی کے آئندہ 15 سے 20 مئی تک چار یورپی ممالک نیدرلینڈز، سویڈن، ناروے اور اٹلی کے دورے پر جانے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق مسٹر مودی کے چار ممالک کے دورے کے پہلے مرحلے میں 15 سے 17 مئی کو نیدرلینڈز، 17 مئی کو سویڈن، 17 سے 19 مئی تک ناروے اور 19 سے 20 مئی تک اٹلی جانے کا امکان ہے۔ ابھی وزارت خارجہ کی جانب سے مسٹر مودی کے دورے کے بارے میں باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے لیکن ذرائع کے مطابق اس دورے سے متعلق تمام تیاریوں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ یہ بھی امکان ہے کہ مسٹر مودی اس دوران کچھ دیر کے لیے متحدہ عرب امارات میں بھی رک سکتے ہیں۔ یورپی یونین کے ساتھ گزشتہ جنوری میں آزاد تجارتی معاہدے کے بعد مسٹر مودی کا یورپی ممالک کی یہ پہلا دورہ ہے۔

دہلی کرائم برانچ نے کیا نیٹ دھوکہ دہی

ریکیٹ کا پردہ فاش، چار گرفتار

نئی دہلی، 04 مئی (ایجنسیز) دہلی پولیس کی کرائم برانچ نے میڈیکل کالج میں داخلے کے نام پر ٹھگی کرنے والے ایک منظم گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے نیٹ امتحان دینے والے 18 طلبہ کو بچا لیا ہے، جبکہ اس معاملے میں چار ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ گروہ امیدواروں اور ان کے سرپرستوں کو ایم بی بی ایس میں داخلے کا جھانسہ دے کر بڑی رقم اور تعلیمی دستاویزات اینٹھ رہا تھا۔ بچائے گئے طلبہ میں کئی نابالغ بھی شامل ہیں، جنہیں مبینہ طور پر داخلہ دلانے کے نام پر پھنسایا گیا تھا۔ کرائم برانچ کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس سنجیو کمار یادو نے بتایا کہ یہ گروہ خود کو میڈیکل سیٹ دلانے والا ایجنٹ بتا کر طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کر رہا تھا۔ تکنیکی نگرانی اور مربوط کارروائی کے ذریعے اس نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا گیا اور مزید ٹھگی کو روکا گیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت سنتوش کمار جیسوال، ڈاکٹر اخلاق عالم عرف گولڈن عالم، سنت پرتاپ سنگھ اور ونود بھائی بھیکھا بھائی پٹیل کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق یہ تمام ایک منظم نیٹ ورک کے طور پر کام کر رہے تھے اور فرضی وعدوں کے ذریعے طلبہ سے موٹی رقم، اصل سرٹیفکیٹ اور خالی دستخط شدہ چیک لے رہے تھے۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ گروہ طلبہ کو امتحان سے متعلق رہنمائی" اور خفیہ مواد دینے کے بہانے ان کے خاندان سے الگ رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ مختلف مقامات پر چھاپہ ماری کے دوران پولیس نے فرضی مطالعاتی مواد، خالی دستخط شدہ چیک اور دیگر قابل اعتراض دستاویزات برآمد کی ہیں۔ بچائے گئے تمام طلبہ کی کونسلنگ کرائی گئی ہے اور انہیں امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ پولیس نے معاملے میں مزید تفتیش جاری رکھتے ہوئے گروہ کے دیگر ارکان کی تلاش شروع کر دی ہے۔

انڈیگو کے عالمی سیلز کے سربراہ ونئے ملہوترا کا استعفیٰ

نئی دہلی، 4 مئی (ایجنسیز) نجی فضائی کمپنی انڈیگو کے عالمی سیلز کے سربراہ ونئے ملہوترا نے پیر کے روز اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ ایئرلائن نے اسٹاک ایکسچینج کو دی گئی اطلاع میں کہا ہے کہ انہیں 3 جولائی کی شام ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ اپنے استعفے میں ملہوترا نے کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر راہل بھاٹیا کو بتایا کہ وہ ہوابازی کی صنعت سے باہر مشاورتی کردار میں اپنے کیریئر کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ چار برس کے دوران انڈیگو کے ساتھ کام کرنے کے موقع پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ 3 جولائی تک نوٹس پیریڈ کے دوران اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہیں گے۔ گزشتہ سال دسمبر کے اوائل میں انڈیگو کی پروازوں میں بڑے پیمانے پر خلل کے بعد کمپنی کی اعلیٰ انتظامیہ میں یہ دوسرا بڑا استعفیٰ ہے۔

ہندوستان کی رئیل اسٹیٹ کی سرمایہ کاری

37% بڑھ کر 1.7 بلین ڈالر ہو گئی

ممبئی۔ 4 مئی (ایم این این) رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ مینجمنٹ میں عالمی پیشہ ورانہ خدمات کی فرم جے ایل ایل کے مطابق، ملک میں رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ مارکیٹ نے 2026 میں اپنی مضبوط رفتار کو جاری رکھا، جنوری تا مارچ سہ ماہی میں لین دین کا حجم سال بہ سال 37 فیصد بڑھ کر 1.7 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس نے روشنی ڈالی کہ عالمی میکرو اکنامک غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے فیصلہ سازی کی مدت میں توسیع کے باوجود ترقی ہوئی، جو ہندوستان کے رئیل اسٹیٹ سیکٹر کی لچک اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں سے اس کی مسلسل اپیل کی عکاسی کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے، "ہندوستان کی رئیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ مارکیٹ نے 2026 میں اپنی غیر معمولی رفتار کو برقرار رکھا ہے، پہلی سہ ماہی (جنوری۔ مارچ) کے لین دین کا حجم 1.7 بلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ سہ ماہی کے دوران مشاہدہ کیا گیا ایک اہم رجحان بنیادی اثاثوں کی طرف سرمایہ کاروں کی ترجیح میں تیز تبدیلی تھی۔ بنیادی اثاثوں میں سرمایہ کاری 178 فیصد بڑھ کر 1.03 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جو مستحکم، آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ رجحان دوسری سہ ماہی تک جاری رہا، بنیادی اثاثہ جات کے سودے پہلے ہی 1.48 بلین ڈالر تک پہنچ چکے ہیں، جو سرمایہ کاروں کے مستقل اعتماد کا اشارہ ہے۔ جے ایل ایل انڈیا میں کیپٹل مارکیٹس کی سینئر مینیجنگ ڈائریکٹر اور سربراہ لتا پلئی نے کہا کہ یہ شعبہ عالمی چیلنجوں کے باوجود مضبوط لچک دکھا رہا ہے۔ ہندوستان کی سرمایہ کاری کی منڈی عالمی سطح پر آنے والے حالات کے درمیان غیر معمولی لچک کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ بنیادی اثاثہ جات کے حصول میں 178 فیصد اضافہ مستحکم، آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی طرف بنیادی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

بھارت کا روس کے ساتھ 1.2 ارب ڈالر کا میزائل معاہدہ

فضائی طاقت میں نمایاں اضافہ متوقع

نئی دہلی۔ 4 مئی (ایم این این) بھارت نے روس کے ساتھ تقریباً 1.2 ارب امریکی ڈالر کا ایک بڑا دفاعی معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت طویل فاصلے تک مار کرنے والے R-37M میزائل حاصل کیے جائیں گے، جو ملک کی فضائی دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ رپورٹس کے مطابق اس معاہدے میں تقریباً 300 میزائل شامل ہیں، جن کی ترسیل اگلے 12 سے 18 ماہ کے اندر شروع ہونے کی توقع ہے۔ یہ میزائل روسی ساختہ R-37M ہیں، جو دنیا کے طویل ترین فاصلے تک مار کرنے والے ہوا سے ہوا میں مار کرنے والے ہتھیاروں میں شمار کیے جاتے ہیں، اور 300 کلومیٹر سے زائد فاصلے پر اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دفاعی ماہرین کے مطابق، ان میزائلوں کی خاص بات یہ ہے کہ یہ براہ راست لڑاکا طیاروں کے بجائے دشمن کے اہم معاون فضائی پلیٹ فارمز، جیسے ایئر بورن وارننگ سسٹمز، ری فیولنگ ٹینکرز اور کمانڈ طیاروں کو نشانہ بنانے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، جو جدید فضائی جنگ میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ میزائل بھارتی فضائیہ کے Su-30MKI طیاروں پر نصب کیے جائیں گے، جو ملک کے فضائی بیڑے کا اہم حصہ ہیں۔ یہ معاہدہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بھارت اپنی فوجی صلاحیتوں کو تیزی سے جدید بنانے پر کام کر رہا ہے، خاص طور پر خطے میں چین اور پاکستان کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے نہ صرف بھارت کی فضائی برتری میں اضافہ ہوگا بلکہ مستقبل کی جنگی حکمت عملی میں بھی تبدیلی آئے گی، جہاں توجہ براہ راست لڑائی کے بجائے دشمن کے کمانڈ اور نگرانی کے نظام کو کمزور کرنے پر مرکوز ہوگی۔ یہ پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ بھارت اپنی دفاعی حکمت عملی کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھال رہا ہے اور فوری طور پر اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے عالمی شراکت داریوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

ہندوستان نے چین کو پیچھے چھوڑ دیا

مضبوط عالمی رقوم کو اپنی طرف کھینچا۔ رپورٹ

نئی دہلی، 4 مئی (ایم این این) بھارت نے مضبوط عالمی سرمائے کے بہاؤ کو راغب کرنے میں چین کو پیچھے چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ مارچ میں گراوٹ کے بعد اپریل میں عالمی ایکویٹی مارکیٹوں میں تیزی آئی۔ کوانٹ میوچل فنڈ کے تجزیے کے مطابق، عالمی منڈیوں میں بحالی جغرافیائی سیاسی تناؤ کو کم کرنے اور سرمایہ کاروں کے جذبات میں بہتری کی وجہ سے ہوئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی برائے نام جی ڈی پی ترقی چین سے آگے بڑھ رہی ہے اور اسے عالمی سرمایہ کاروں کے لیے ایک ترجیحی منزل کے طور پر پوزیشن میں لے رہی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ ہندوستانی ایکویٹیز میں حالیہ تصحیح، خاص طور پر چھوٹے کیپ طبقہ میں، ایسا لگتا ہے کہ بڑے پیمانے پر اپنا راستہ چلا رہا ہے، جس میں کارپوریٹ آمدنی میں بہتری آنے سے مزید ترقی کی توقع ہے۔ ہندوستان کا مستحکم مالیاتی اور مانیٹری ماحول، معاون لیکویڈیٹی حالات کے ساتھ، کریڈٹ کی توسیع میں مدد کرنے کا امکان ہے اور مالیاتی خدمات کے نقطہ نظر کو مضبوط بنائیں۔ موجودہ مرحلہ سرمایہ کاروں کے لیے ایک سازگار انٹری پوائنٹ پیش کر سکتا ہے، جس میں پورے فولیوز کا جھکاؤ لارج کیپ اسٹاکس اور مڈ اور سمال کیپ سیگمنٹس کے لیے انتخابی نمائش ہے۔ ترجیحی شعبوں میں توانائی، بنیادی ڈھانچہ، مالیات، ٹیلی کام، دواسازی، اور ڈیٹا سینٹرز شامل ہیں، جبکہ پیداواری لاگت اور سپلائی چین کے خدشات کی وجہ سے مینوفیکچرنگ کا وزن کم ہے۔

شدید گرمی کے دوران بھارت میں بجلی کی ریکارڈ طلب

سولر توانائی نے نظام کو سہارا دیا

نئی دہلی۔ 4 مئی (ایم این این) بھارت میں شدید گرمی کی لہر کے دوران بجلی کی طلب تاریخی سطح تک پہنچ گئی، تاہم سولر توانائی کے بڑھتے کردار نے اس دباؤ کے باوجود بجلی کی فراہمی کو مستحکم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ رپورٹس کے مطابق اپریل 2026 میں ملک کی بجلی کی طلب 256 گیگاواٹ کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی، جو اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ غیر معمولی اضافہ شدید گرمی کے باعث ہوا، جہاں ملک کے کئی حصوں میں درجہ حرارت 40 سے 47 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان ریکارڈ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ایئر کنڈیشنرز، کولرز اور دیگر آلات کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود، ماہرین کے مطابق بجلی کے نظام نے اس دباؤ کو کامیابی سے برداشت کیا، جس میں سولر توانائی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ دن کے اوقات میں شمسی توانائی کی پیداوار نمایاں رہی اور اس نے مجموعی بجلی کی سپلائی کا بڑا حصہ فراہم کیا۔ اعداد و شمار کے مطابق، ریکارڈ طلب کے دن سولر توانائی نے تقریباً 50 سے 60 گیگاواٹ بجلی فراہم کی، جبکہ دوپہر کے وقت اس کی پیداوار 80 گیگاواٹ سے بھی تجاوز کر گئی، جو مجموعی پیداوار کا بڑا حصہ تھی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سولر توانائی نے نہ صرف طلب کو پورا کرنے میں مدد دی بلکہ بجلی کی قلت کو بھی روکنے میں اہم کردار ادا کیا، جس سے لوڈ شیڈنگ کی صورتحال پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم، تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ اگرچہ دن کے وقت سولر توانائی موثر ثابت ہو رہی ہے، لیکن رات کے اوقات میں اس کی عدم دستیابی کے باعث نظام کو دیگر ذرائع، خصوصاً کوئلے اور گیس پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جو مستقبل میں ایک چیلنج بن سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، بھارت میں سولر توانائی کی مجموعی صلاحیت 150 گیگاواٹ سے تجاوز کر چکی ہے۔

ہندوستان۔جاپان شراکت داری کو اگلے درجے تک لے جا سکتے ہیں۔ ہرش شرنگلا

نئی دہلی۔ 4 مئی (ایم این این) راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ہرش وردھن شرنگلا نے اتوار کے روز کہا کہ ہندوستان اور جاپان اپنی دوطرفہ شراکت داری کو اگلی سطح تک لے جا سکتے ہیں"، جس میں دفاع، سرمایہ کاری، توانائی اور عوام سے عوام کے تعلقات میں گہرے تعاون کے مواقع کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، شرنگلا نے کہا کہ اس نے جاپان کی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (ایل ڈی پی) کی پالیسی ریسرچ کونسل کے چیئرپرسن تاکایوکی کوبایشی سے دو دیگر سینئر جاپانی قانون سازوں کے ساتھ ملاقات کی۔ شرنگلا نے کہا، "مجھے لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی پالیسی ریسرچ کونسل کے چیئرپرسن تاکایوکی کوبایشی سان، جاپان کی ایل ڈی پی کے دو دیگر سینئر ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ مل کر خوشی ہوئی۔ میٹنگ میں بی جے پی ممبران پارلیمنٹ ارون سنگھ، تیجسوی سوریا اور آلوک شرما بھی موجود تھے۔ شرنگلا نے بات چیت میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اونو کیچی کا شکریہ ادا کیا۔ میں ہندوستان میں جاپان کے سفیر اونو کیچی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس انتہائی مفید بات چیت کا اہتمام کیا۔ بات چیت کے دوران شرنگلا نے ہندوستان۔جاپان تعلقات کی مضبوطی اور تعاون کو بڑھانے کے لیے بڑھتی ہوئی سیاسی رفتار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "بات چیت کے دوران، میں نے جاپان کے ساتھ اپنے قریبی تعلقات اور اس شراکت داری کو اگلی سطح تک لے جانے کی صلاحیت کے بارے میں بات کی، اس مضبوط سیاسی عزم کو دیکھتے ہوئے جو آج موجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک خاص طور پر سرمایہ کاری، دفاع، توانائی، عوام سے عوام کے روابط بشمول انسانی وسائل کے موثر استعمال اور تیسرے ممالک میں مشترکہ تعاون جیسے شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔

کروز شپ پر ہنٹا وائرس" پھیل گیا، 3 افراد ہلاک

جنیوا، 4 مئی (یو این آئی) عالمی ادارہ صحت کے مطابق، بحر اوقیانوس میں ایک کروز شپ پر تین افراد ہلاک ہو گئے ہیں، جن میں سے ایک کیس کی لیبارٹری رپورٹ میں ہنٹا وائرس' کی تصدیق ہوئی ہے یہ ایک ایسی بیماری ہے جو عام طور پر چوہوں کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ وبا ایم وی ہونڈیس نامی جہاز پر پھیلی، جو ارجنٹائن کے شہر اوشوایا (Ushuaia) سے کیپ وردی (Cape Verde) کی طرف سفر کر رہا تھا۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ اب تک ہنٹا وائرس کے ایک کیس کی لیبارٹری سے تصدیق ہو چکی ہے جبکہ مزید پانچ مشتبہ کیسز سامنے آئے ہیں۔ "یہ وائرس کے اس خاندان سے تعلق رکھتا ہے جو ہیمرجک بخار اور سانس کی شدید بیماری کا باعث بن سکتا ہے۔ اگرچہ یہ انفیکشن عام طور پر متاثرہ چوہوں کے پیشاب یا فضلے سے ماحولیاتی رابطے کے نتیجے میں پھیلتا ہے تاہم، عالمی ادارہ صحت نے بتایا ہے کہ اگرچہ یہ بہت نادر ہے البتہ ہنٹا وائرس انسان سے انسان میں بھی منتقل ہو سکتا ہے اور سانس کی شدید بیماری کا سبب بن سکتا ہے۔ ایم وی ہونڈیس جسے نیدرلینڈز کی کمپنی اوشین وائیڈ ایکسپیڈیشنز' چلاتی ہے اس میں تقریباً 170 مسافروں اور عملے کے 70 ارکان کی گنجائش موجود ہے۔

امریکی قبضے میں لیے گئے ایرانی جہاز اور عملے کو پاکستان کے حوالے کر دیا گیا: امریکی میڈیا

واشنگٹن، 4 مئی (یو این آئی) امریکی میڈیا کا کہنا ہے کہ امریکہ کی طرف سے قبضے میں لیے گئے ایرانی جہاز اور عملے کو پاکستان کے حوالے کر دیا گیا۔ امریکی میڈیا کے مطابق جہاز کی پاکستان کو حوالگی ایران کو واپسی کے لیے کی گئی ہے، امریکی حکام نے ایم وی توسکا کے عملے کے 22 افراد کو پاکستان حوالے کیا۔ امریکی حکام کے مطابق پچھلے ہفتے عملے کے 6 افراد کو پہلے ہی واپسی کے لیے خطے کے ایک ملک کے حوالے کیا گیا تھا، توسکا کو امریکی ناکابندی کی خلاف ورزی پر امریکی حکام کی طرف سے تحویل میں لیا گیا تھا۔

سعودی عرب میں پیتل پر کندہ قرآن مجید کے نایاب نسخے کی نمائش

مکہ مکرمہ، 4 مئی (یو این آئی) سعودی عرب مکہ مکرمہ میں حرا کلچرل ڈسٹرکٹ کی جانب سے قرآن میوزیم 'نمائش دیکھنے کے لیے آنے والوں کو ایک بہترین ثقافتی اور تعلیمی تجربہ پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد زائرین کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ قرآن مجید کی تاریخ کے بارے میں اچھی طرح معلومات حاصل کر سکیں۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق قرآن میوزیم میں زائرین کے لیے قرآن کریم کے نایاب نسخے بھی رکھے گئے ہیں اور ایسے نوادرات بھی جن میں مختلف ادوار میں قرآن مجید کے تراجم کے سفر کا دستاویزی اندراج موجود ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس مشکل کام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تاریخ کے اُفق پر اسلام کی روشنی کی پہلی کرن پھوٹنے سے لے کر اب تک، مسلمان، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کو کتنا عزیز رکھتے ہیں اور اس کی کتنی حفاظت کرتے ہیں۔ قرآن میوزیم میں نمائش عام کے لیے رکھا گیا قرآن حکیم کا وہ نسخہ بھی ہے جس میں پیتل کی تختیوں پر آیات ربانی کو کندہ کیا گیا تھا۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں مکمل ہونے والا یہ عمل، انتہائی وقت طلبی سے تیار کیے گئے فن پاروں کے ذریعے یہ احساس دلاتا ہے کہ اس زمانے میں اسلامی فن اپنے کمال پر تھا۔ حرا کلچرل ڈسٹرکٹ میں جاری نمائش میں رکھا گیا یہ فن پارہ، اسلامی خطاطی اور فنی تزئین و آرائش کی تجسیم کی گہری روایت کا تسلسل ہے، جس میں طرح طرح کے مواد کو استعمال میں لایا جاتا رہا ہے جن میں کھالوں سے بنائے گئے پارچے، کاغذ اور دھاتیں بھی زیر استعمال رہی ہیں۔

ٹرمپ نے اپنی اے آئی سے تیار کردہ عجیب تصویر سوشل میڈیا پر شیئر کر دی

واشنگٹن، 4 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی اے آئی (مصنوعی ذہانت) سے تیار کردہ تصویر سوشل میڈیا پر شیئر کر دی، جس نے صارفین کو حیران کر دیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ تصویر اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر یکم مئی کو بغیر کسی وضاحت کے پوسٹ کی۔ تصویر میں انہیں لنکن میموریل ریفلیکٹنگ پول میں شرٹ کے بغیر آرام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اے آئی سے تیار کردہ اس تصویر میں ٹرمپ سنہری رنگ کی انفلیٹیبل کرسی پر لیٹے نظر آتے ہیں جبکہ ان کے ساتھ جے ڈی وینس، مارکو روبیو اور ڈگ برگم بھی موجود ہیں، تصویر میں ایک خاتون بھی ہیں اور تمام افراد مسکراتے ہوئے پوز دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ تصویر ان کئی ڈیجیٹل تصاویر میں سے ایک ہے جو ٹرمپ نے اس تاریخی مقام کی مجوزہ تزئین و آرائش کے حوالے سے اپنے وژن کو اجاگر کرنے کے لیے شیئر کی ہیں، ان تصاویر میں پانی کو گہرے نیلے رنگ میں دکھایا گیا ہے جسے انہوں نے امریکن فلیگ کا بلیو رنگ قرار دیا ہے۔ ٹرمپ نے ایک تقابلی تصویر بھی شیئر کی ہے جس میں باراک اوباما کے دورِ صدارت کا حوالہ دیتے ہوئے تالاب میں الجی (کائی) کی موجودگی دکھائی گئی ہے۔ انہوں نے اس پوسٹ کے ساتھ لکھا ہے کہ کمنگ سون اور مزید کہا ہے کہ یہ وہی ملک ہے جو پہلے تھا اور اب ٹرمپ' کے بعد ہوگا۔ یہ اے آئی تصاویر ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب ڈونلڈ ٹرمپ حال ہی میں اس ریفلیکٹنگ پول کی تزئین و آرائش کے منصوبے کی تصدیق کر چکے ہیں، جو لنکن میموریل اور واشنگٹن مونومنٹ کے درمیان واقع ہے۔

غزہ میں جنگ و تباہی کے درمیان مہنگے ریستوران نے نئی طبقاتی خلیج پیدا کر دی

غزہ، 4 مئی (ایجنسیز) غزہ میں جاری تباہی اور انسانی بحران کے درمیان نئے اور مہنگے کیفے اور ریستوران کا قیام ایک متضاد حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر ان خوبصورت مقامات کی تصاویر کو بعض حلقے معمول کی زندگی کی جانب واپسی کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں تاہم زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق حالیہ مشاہدات میں سامنے آیا ہے کہ غزہ سٹی کے ملبے اور تباہ شدہ عمارتوں کے درمیان جدید طرز کے کیفے قائم کیے گئے ہیں جو مہنگے ساز و سامان اور آرائش سے مزین ہیں۔ یہ مناظر ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب علاقے کی اکثریت شدید غربت، بے گھر اور بنیادی سہولتوں کی کمی کا شکار ہے۔ الجزیرہ کے مطابق جنگ کے دوران ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں سے فائدہ اٹھانے والے محدود افراد نے دولت کمائی ہے جس کے نتیجے میں ایک نیا مراعات یافتہ طبقہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اس کے برعکس عام شہری خوراک، پانی اور روزگار جیسی بنیادی ضروریات کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عام ریستوران میں بھی قیمتیں کئی گنا بڑھ چکی ہیں جو پہلے ہی معاشی دباؤ کا شکار عوام کے لیے ناقابل برداشت ہیں۔ یہ صورتحال غزہ میں بڑھتی ہوئی معاشرتی ناہمواری اور جنگ کے طویل المدتی اثرات کی عکاسی کر رہی ہے۔

صدر ٹرمپ کے اعلان کے بعد خام تیل کی قیمتیں کم ہو گئیں

سنگاپور، 4 مئی (ایجنسیز) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اعلان کے بعد خام تیل کی قیمتوں میں کمی آ گئی ہے، ڈبلیو ٹی آئی کروڈ آئل کی قیمت 101.40 ڈالر فی بیرل ہو گئی، جب کہ برینٹ کروڈ آئل 107.70 ڈالر فی بیرل کا ہو گیا۔ رائٹرز کے مطابق تیل کی قیمتوں میں پیر کے روز کمی دیکھی گئی جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ آبنائے ہرمز میں پھنسے جہازوں کو نکالنے کے لیے اقدامات شروع کرے گا۔ تاہم امریکہ اور ایران کے درمیان امن معاہدے کی عدم موجودگی کے باعث قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے اوپر برقرار رہیں۔ برینٹ کروڈ فیوچرز 64 سینٹ یا 0.59 فی صد کمی کے بعد 107.53 ڈالر فی بیرل پر آئے، جب کہ جمعہ کو یہ 2.23 ڈالر کم ہو کر بند ہوئے تھے۔ امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلیو ٹی آئی) کروڈ آئل 84 سینٹ یا 0.82 فی صد کمی کے ساتھ 101.10 ڈالر فی بیرل پر پہنچا، جو جمعہ کو 3.13 ڈالر کی کمی کے بعد مزید نیچے آیا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کھولنے کا اعلان کر دیا صدر ٹرمپ نے اتوار کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر لکھا "ایران، مشرق وسطیٰ اور امریکہ کے مفاد میں ہم نے ان ممالک کو بتایا ہے کہ ہم ان کے جہازوں کو ان محدود آبی راستوں سے محفوظ طریقے سے نکالنے میں رہنمائی کریں گے۔

PUBLIC NOTICE

I ZAITOON BANOO W/O: GHULAM QADIR KHAN R/o: Khiram, Tehsil Srigufwara, District Anantnag, UT of Jammu & Kashmir, hereby notify for the information of the general public that my name has been wrongly recorded in the bank records as "ZAITOON BANOO W/O: GHULAM QADIR KHATANA " in respect of my Account No.0885040150001833 Branch Khiram.That my correct and actual name is "ZAITOON BANOO W/O: GHULAM QADIR KHAN" and the above mentioned incorrect name is due to clerical/record error. I have applied to the concerned bank authorities for correction of my name in their records. If any person has any objection regarding the above correction, he/she may file the same with the undersigned within 07 days from the date of publication of this notice, failing which it shall be presumed that no one has any objection and the correction shall be effected accordingly.

ZAITOON BANOO
W/O: GHULAM QADIR KHAN

PUBLIC NOTICE

It is notified for the information of the General Public that my Date of Birth in my Driving License Bearing Registration No.JK1820120002980 has been wrongly entered as 04-10-1980 while my correct Date of Birth as per School record is 04-10-1988. Now I want the same to be corrected if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the ARTO Anantnag, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Parvaiz Ahmad Teeli
S/O Ghulam Hassan Teeli
R/O KhiramBijbeharaAnantnag JNA7780878931

THE JAMMU AND KASHMIR STATE BOARD OF SCHOOL EDUCATION , NEW CAMPUS BEMINA SRINAGR

ATTENTION PLEASE

I have passed/appeared in SSE/HSE -I/HSE -II Class 10th under Roll No.608430 Session: May-June (Bi-Annual) Year:2013 through The Jammu Kashmir Board of School Education. The error committed by the Parent against my Caste as Ahanger instead of Lohar.Now I have applied for correction/rectification of error in the Jammu & Kashmir Board of School Education, New Campus Bemina, Srinagar. If any person has any objection in this regard may file the same in the office of the Assistant Secretary, Certificates-KD within seven days from the date of publication of this notice, after the expiry of said period, no objection will be entertained. This is published for the information of the general public. The correct particulars be recorded as under:-

Name: Shabnam Jan
Father's Name:- Habib Ulh Lohar
Mother's Name:- Raja Banoo
Date of Birth:-21-02-1998
Residence:- Manzgam
Phone No:6006532043

PUBLIC NOTICE

I want to correct my and my parents name and also Date of birth from Gulam Qadir Sofi S/o Ghulam Ahmad Sofi, date of birth 08-04-1952 to Gh.Qadir Sofi S/o Gh. Ahmad Sofi, Date of birth 14-03-1957. Any one having objection may submit the same to the office of passport Office srinagar within seven days after the publication of this notice. No objection will be entertained after the said date.

Gh.Qadri Sofi
S/o Gh. Ahmad Sofi
R/o Rangrat Bagh,Kralpora Bagh Mehrab Srinagar Kashmir

Noor International Public School
Wani Mohalla, Tenga Pora, Srinagar -190017, J&K

Managing Committee

S.No	Name	S/D/W/O	Address	Designation
01	Ashiq Mohiuddin Wani	Ghulam Mohiuddin Wani	Tengpora Srinagar	Chairman
2.	Ajaz Ahmad Dar	Ghulam Rasool Dar	Tengpora Srinagar	Principal
3.	Mushtaq Ahmad Dar	Mohammad Akbar Dar	Tengpora Srinagar	Secretary
4.	Fayaz Ahmad Bhat	Abdul Khaliq Bhat	Tengpora Srinagar	Parent member
05	Ravies Ahmad Raja	Ghulam Rasool Raja	Tengpora Srinagar	Parent member
06.	Aqib Ahmad Dar	Abdul Majeed Dar	Tengpora Srinagar	Teacher member
07	Dila! Ahmad Sheikh	Farooq Ahmad sheikh	Tengpora Srinagar	Member
08	Mohd Shall Rather	Gh Rasool Rather	Tengpora Srinagar	Parent Member
09	Jawhar Ahmad Dar	Abdul Rehulan Dar	Tengpora Srinagar	Member
10	Younus ahmad dar	Mohd Maqbool Dar	Tengpora Srinagar	member

PUBLIC NOTICE

It is notified for the information of the General Public that I want to change the name on Electricity Bill Bearing Consumer ID No.0207010004477 from Haleema Begum W/O Late AbGaniBhat R/O Anantnag to Parveez Ahmad Bhat R/O Mir PoraMonghallAnantnag, if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the PDD Sub Division Anantnag, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Parveez Ahmad Bhat R/O Mir PoraMonghallAnantnag

Government of Jammu and Kashmir

Office of the Child Development Project officer Poshan Project Bandipora.

Subject: -Tentative Selection list of Sahakayas (Anganwadi Helper) in AnganwadiCenters and Merit Cum Provisional List thereof.

This office has advertised (5) posts of Sahakayas (AWH) vide this office advertisement notice No, (1) of 2025 dated: - 07 04.2025, under endorsement No: - 19-30.vid dip No.168/25 dated: 09.04.2025.

This office has also advertised three (3) posts of Sahakayas (AWHs) vide this office advertisement notice no. (02) Of 2025 dated:-25.07.2025, under endorsement No. CDPO/Poshan/Bpr/Estt/2025/338-40 dated 25.07.2025.The advertisement was published in the Kashmir Image newspaper on 29.07.2025, vide DIP NO: - 174946 date; -29.07.2025 Copies of the advertisement and News Paper are placed in the file at Annexure E & F respectively.

This office has also advertised three (3) posts of Sahakayas (AWHs) vide this office advertisement notice no. (05) Of 2025 dated:-09.10.2025, under endorsement No. CDPO/Poshan/Bpr/Estt/2023/700-11, dated 09.10.2025.The advertisement was published in the Kashmir Image newspaper on 22.10.2025, vide DIP NO: - 146967 date; -09.10.2025 Copies of the advertisement and News Paper are placed in the file at Annexure E & F respectively.

This office has also advertised (15) fifteen posts of Sahakayas (AWW) vide advertisement notice No.11 of 2025 Dated:-07.01.2026, Under endorsement No:- CDPO/Poshan/Bpr/2025/ 34-38 dated 07.01.2026.The advertisement was published in the daily paper Aftab on 09.01.2026 vide No: No.K5716 and DIPK No 7061/25dated;-09.01.2026 and the copies of the advertisement and Newspapers cutting are placed in the file at Annexure G, H, and I, respectively."

To ensure widespread awareness and publicity, the advertisement notices were strategically displayed in prominent public locations, uploaded to the Deputy Commissioner Bandipora official website, and disseminated through Panchayati Raj Institutions (PRIs) and Local Urban Bodies. This multi-channel approach guaranteed maximum visibility and outreach. Additionally, copies of the notices were filed at the office location for record-keeping purposes and placed at Annexure-J

After publishing the advertisement, applicants submitted their applications with proper receipts, and our office maintained the necessary protocols for receiving them. The detail of applications received for each ward/post are detailed below.

We cross-checked above received application forms and documents as per the advertisement, then prepared a merit list based on 10th and 8th -grade performance, for the Post of Sahakayas (AWH).

The comprehensive academic merit panel, comprising all necessary documents from candidates across specified locations, has been diligently compiled and filed at Annexure- L for the perusal of the designated Selection Committee. In accordance with Government Order No. 222-JK (SWD) dated 30.11.2022 followed by Government Order 103-JK (SWD) of 2023 dated: 28.04.2023 which outlines the eligibility criteria and selection process for Sahakayas (Anganwadi Helper), the merit list cum provisional selection will be strictly finalized based on this order's terms and conditions. As Member Secretary, I have ensured meticulous adherence to these guidelines.

Following rigorous verification, the details are now presented before the Selection Committee for their approval to conclude the selection process of Sahakayas (AWH) of Poshan Project Bandipora.

The tentative Merit list of Candidates mentioned at Annexure –A and Tentative Selection Provisional list of Sahakayas (AWHs) mentioned at Annexure – (B).

Annexure-A

S.No	Name of Candidates	Parentage/W/o	Name of Municipal Ward /Panchayat	Location of Halqa AWC/ Ward No	Qualif- -ication	Date of Birth	Marks Obtained	Percentage
1	AabrooMajeed	D/o.AbdulMajeedGanai	Kaloosa EWard No 11.M.C	GanieMohalla	10th	20.02.2004	203/500	40.60
2	ModobarMajeed	D/o Ab MajeedBeighW/o.Mushtaq Ahmad Khan	Mader Ward No.10.M.C	Mader-A	10th	07.09.1989	203/500	40.60
3	NusratNazir	D/o.Nazir Ahmad Sheikh	Musliumabad Ward No.13.M.C	Musliumabad	10th	05.03.1989	181/500	36.20
4	MehakReyaz	D/o. Reyaz Ahmad Mir W/o Mohd Imran Bhat	Dachigam Ward No. 15 M.C	Dachigam	10th	15.12.2003	211/500	42.2
5	Abiroo Bashir	D/o Bashir Ahmad Mir	Dachigam Ward No.15.M.C.	Dachigam	10th	05.04.2003	205/500	41
6	Farhan Farooq	D/o Farooq Ahmad Dar	AloosaGhat Ward No 4	AloosaGhat	10th	17.04.2006	289/500	57.80
7	Parveena Bashir	D/o Bashir Ahmad Matahanji	AloosaGhat Ward No 4	AloosaGhat	10th	24.02.1999	244/500	48.80
8	Nusrat Bashir	D/o.Bashir Ahmad Lowerhanji W/o.Aijaz Ahmad Khandey	AloosaGhat Ward No 4	AloosaGhat	10th	02.12.1991	190/500	38.00
9	AaminaFayaz	D/o Fayaz Ahmad Fafoo W/o Showket Ahmad Dar	AloosaGhat Ward No 4	AloosaGhat	10th	10.06.1996	178/500	35.60
10	SaimahRasool	D/o.GhRasool Mir W/o Kaiser Ud-Din Bhat	Watapora Ward No 4	Watapora	10th	01.12.1993	196/500	39.20
11	AnisaNazir	D/o Nazir Ahmad Pendith	Karalpora Ward No. 7	Kralpora	10th	25.10.2000	209/500	41.8
12	IshratNazir	D/o Nazir Ahmad Pendith	Karalpora Ward No. 7	Kralpora	10th	10.02.2005	197/500	39.4
13	NusratBano	D/o.Ghulam Mohammad Najar	Karalpora Ward No. 7	Kralpora	10th	15.12.1999	192/500	38.4
14	Shafiqa Ali	D/o.Ali Mohammad Bhat W/o Abdul Rashid Sheikh	Authwatoo Ward No.7	Weaven	8th	03.02.2000	380/600	63.33
15	MuneeraBano	D/o.Abdul Aziz Bhat W/o MohdMaqbool Bhat	Authwatoo Ward No.7	Weaven	8th	06.02.1999	296/600	49.33
16	Ishrat Jan	D/o Ghulam Muhammad Chopan	Pazalpora –A Ward No.3	Pazalpora	10th	03.03.1999	245/500	49.00
17	Ishrat Gull	D/o. Ghulam Mohammad Mir	Khayar Ward No.7	Lawaypora	10th	10.11.2001	283/500	56.6
18	Sumaira Rashid	D/o Abdul Rashid Malik	Khayar Ward No.7	Lawaypora	10th	22.06.1998	198/500	39.6
19	TahiraBano	D/o Ghulam Rasool Raina W/o Gulzar Ahmad Mir	Khayar Ward No.7	Lawaypora	10th	15.03.1991	183/500	36.6
20	Sabreena Lateef	D/o Ab Lateef Gojar W/o Imtiyaz Ahmad Gojar	Sumlar G.P Ward No.(1)	Sumlar G.P	10th	19.11.2001	253/500	50.6
21	ShaheenaLatief	D/o Mohammad Latief Khan W/o Mohammad NaseemGojar	Sumlar G.P Ward No.(1)	Sumlar G.P	10th	08.10.1995	212/500	42.4
22	AabidaIrshad	D/o. IrshadHussian Mir W/o Waseem Ahmad Gojar	Sumlar G.PWard No.(1)	Sumlar G.P	10th	05.06.1996	190/500	38
23	Mehak Malik	D/o Bakhtawar Malik	Balhama Ward No,(3)	Mir Mohalla Arin	10th	15.09.2004	401/500	80.2
24	AabidaBano	D/o Mohammad Subhan Mir W/o MohdArif Bhat	Balhama Ward No,(3)	Mir Mohalla Arin	10th	16.09.1998	227/500	45.4
25	Aabida Amin	D/o. Mohammad Amin Wani W/o Bashir Ahmad Mir	Balhama Ward No,(3)	Mir Mohalla Arin	10th	08.03.1995	211/500	42.2
26	NageenaBano	D/o Ab Majeed khan W/o.Tanveer Ahmad Khan	Chatibandy-C-Ward No 5	Chatibandy-C	10th	16.02.1998	220/500	44.00
27	Zeenat Bashir	D/o Bashir Ahmad Lone	Putoshay- Ward No,5	Putoshay	10th	08.04.2002	319/500	63.8
28	TabiyaManzoor	D/o.Manzoor Ahmad Parrey W/o ZakirHussian Mir	Putoshay Ward No. 5	Putoshay	10th	14.03.2004	285/500	57
29	Shabnum Manzoor	D/o Mohammad Manzoor Haji	Putoshay Ward No 5	Putoshay	10th	04.04.2005	240/500	48
30	Nusrat Bashir	D/o Bashir Ahmad Lowerhanji W/o Aijaz Ahmad Khanday	Putoshay Ward No 5	Putoshay	10th	2.12.1991	190/500	38
31	NasreenaBano	D/o.late Mohammad YounisChachyGojar	Turkpora Ward No 01	Doban-A Ward No (1)	8th Pass	25.11.2000	352/600	58.86
32	RubeenaBano	D/o Mohammad ShafiJungli W/o.Maqsood Ahmad Gujjar Doie	Benlipora-B Ward No 01	Ketson GP	8th pass	03.03.2003	255/600	42.5
33	ShanazaBano	D/o.Faqir Mohammad W/o.Fayaz Ahmad Gojar	Benlipora- B Ward No 01	Ketson GP	8th pass	01.02.2000	201/600	33.5
34	Rubia Islam	D/o. Mohammad Yousaf Khan W/o.Sajad Ahmad Malik	Onagam-B Ward No 01	Onagam	1oth	15.10.1989	220/500	44
35	Nasirah Sultan	D/o. Mohammad Sultan Wani W/o.Sajad Ahmad Malik	Lowdara Ward No. 01	Vijahara	1oth	27.06.1989	182/500	36.4
36	AseefaBano	D/o.Nisar Ahmad Gojjar Turk W/o Shazam Mukhtar Gujar Turk	Muqam-A Ward No 01	Haptnaar Ward No.01	10th	17.10.2000	215/500	43
38	SumeeraMuzafar	D/o. Muzaffer Ahmad Malik W/o.MohdRamzanWani	Lowdara Ward No. 02	Lowdara-A Ward No.02	10th	07.08.1992	193/500	38.6
39	Aarizoo Hamid	D/o.Ab.Hamid Bhat	Aragam-A WardNo,02	Aragam-A	10th	03.11.2003	335/500	67.00
40	AfshanaFayaz	D/o Fayaz Ahmad Wani W/o Bilal Ahmad Khan	Laweypora	Ward No 04	10th	04.06.2005	256/500	51.2
41	Fizakat Rashid	D/o Abdul Rashid Malik	Laweypora	Ward No 04	10th	10.02.2003	208/500	41.6
42	SumeeraMuzafar	D/o Muzaffer Ahmad Malik W/o MohdRamzanWani	Lowdara	Lowdara-A Ward No.02	10th	07.08.1992	193/500	38.6

Annexure-B

Tentative selection /Provisional list of Sahakayas (AWHs) of Poshan Project Bandipora.

S.No	Name of Candidate	Parentage D/o./W/o	Name of Municipal Ward /Panchayat	Location of Halqa AWC/ Ward No	Qualification	Date of Birth	Marks Obtained	Percentage %
1	AabrooMajeed	D/o.AbdulMajeedGanai	Kaloosa Ward No 11.M.C	GanieMohalla	10th	20.02.2004	203/500	40.60
2	ModobarMajeed	D/o Ab MajeedBeigh W/o.Mushtaq Ahmad Khan	Mader Ward 10.M.C	Mader-A	10th	07.09.1989	203/500	40.60
3	NusratNazir	D/o.Nazir Ahmad Sheikh	Musliumabad Ward No. 13.M.C	Musliumabad	10th	05.03.1989	181/500	36.20
4	MehakReyaz	D/o. Reyaz Ahmad Mir W/o Mohd Imran Bhat	Dachigam Ward 15.MC	Dachigam	10th	15.12.2003	211/500	42.2
5	AabidaBano	D/o.MohammadSubhan Mir W/o MohdArif Bhat	Balhama ward No. 3 (Rural)	Mir Mohalla Arin	10th	16.09.1998	227/500	45.4
6	Sabreena Lateef	D/o Ab Latif Gojar W/o.Imtiyaz Ahmad Gojar	Sumlar-B Ward 01	Sumlar G.P	10th	19.11.2001	253/500	50.6
7	Aarizoo Hamid	D/o Ab. Hamid Bhat	Aragam-A Ward No. 01	Aragam-A	10TH	03.11.2003	335/500	67.00
8	NageenaBano	D/o Abdul Majeed Khan W/o Tanveer Ahmad Khan	Chattibandy-C Ward No. 5	Chattibandy-C	10th	16.02.1998	220/500	44.00
9	Nasirah Sultan	D/o.Mohammad Sultan Wani	Lowdara Ward No.05	Vijahara	10th	27.06.1989	182/500	36.4
10	Saimah Begum	D/o.GhRasool Mir W/o.KaisarUd Din Bhat	Watapora Ward No. 04	Watapora	10th	01.12.1993	196/500	39.2
11	Nusrat Bashir	D/o.Bashir Ahmad Lowerhanji W/o Aijaz Ahmad Khanday	AloosaGhat Ward No. 04	AloosaGhat	10th	02.12.1991	190/500	38.00
12	Shafiqa Ali	D/o.Ali Mohammad Bhat W/o. Ab Rashid Sheikh Sheikh	Authwatoo Ward No. 7	Weaven	8th	03.02.2000	380/600	63.33
13	AnisaNazir	D/o.Nazir Ahmad Pendith	Karalpora Ward No.7	Kralpora	10th	25.10.2000	209/500	41.8
14	Ishrat Jan	D/o Ghulam Muhammad Chopan	Pazalpora Ward No.3	Pazalpora-A	10th	03.03.1999	245/500	49
15	TabiyaManzoor	D/o.Manzoor Ahmad Parrey W/o ZakirHussian Mir	Putoshay Ward No.5	Putoshay	10th	14.03.2004	319/500	63.8
16	NasreenaBano	D/o.MohammadYounisChachynGojar	Turkpora Ward 01	TurkporaDoban G.P	8th	25.11.2000	352/600	58.66
17	AseefaBano	D/o.Nisar Ahmad Gojjar Turk W/o Shazam Mukhtar Gujjar Turk	Muqam-A Ward No. 01	Haptnaar	10th	17.10.2000	215/500	43.00
18	Rubiah-Islam	D/o.MohammadYousaf Khan W/o Mohd Irfan Mir	Onagam-B 01	Onagam-B	10th	16.10.1989	220/500	44
19	RubeenaBano	D/o. Mohammad ShafiJungli W/o. Maqsood Ahmad Gujjar Doie	Benlipora Ward No. 01	G.P Ketson	10th	03.03.2003	255/600	42.50
20	TahiraBano	D/o Ghulam Rasool Raina W/o.Gulazar Ahmad Mir	Khayar Ward No 07	KhayarLaweypora	10th	15.03.1991	183/500	36.6
21	AfshanaFayaz	D/o Fayaz Ahmad Wani W/o Bilal Ahmad Khan	Laweypora	Ward No 04	10th	04.06.2005	256/500	51.2
22	SumeeraMuzafar	D/o Muzaffer Ahmad Malik W/o MohdRamzanWani	Lowdara	Lowdara-A Ward No.02	10th	07.08.1992	193/500	38.6

Sd/-
Child Development Project officer
ICDS Bandipora
(Member Secretary BLSC))

No:-CDPO/Poshan/Bpr/Selection/2026/ **Dated:-**
DIPK-1025-26 **Dated 4-5-2026**

بیاد گارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب
روزنامہ آفاق سرینگر
Daily AFAAQ Srinagar
منگلوار ۵ مئی ۲۰۲۶ء بمطابق ۱۷ ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ

(اقوال زریں)

مطالعہ عقل کو روشنی دیتا ہے، اور ذکر دل کو نور دیتا ہے، امام فخر الدین رازی

سماجی بیداری اور ریاستی عزم کا مضبوط امتزاج

وادی کشمیر میں منشیات کا بڑھتا ہوا پھیلاؤ گزشتہ چند برسوں سے سب سے سنگین سماجی مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ نہ صرف نوجوانوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کو تباہ کر رہا ہے بلکہ خاندانوں، معیشت اور اجتماعی امن کو بھی گہرا نقصان پہنچا رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں نشہ مُکت ابھیان کی حالیہ کامیابیوں نے امید کی نئی کرن پیدا کی ہے، اور واضح طور پر یہ احساس اب پروان چڑھ رہا ہے کہ منشیات کے خلاف جنگ صرف حکومتی مہم نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر عوامی تحریک بنتی جا رہی ہے۔

گزشتہ چند ہفتوں میں جس طرح پولیس نے منشیات فروشوں اور ان کے نیٹ ورک پر کاری ضرب لگائی ہے، اس نے انتظامیہ کے عزم کو عملی شکل دے دی ہے۔ سرینگر اور شوپیاں میں آج جن املاک کو منہدم کیا گیا، وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ منشیات کے کاروبار کی جڑیں جہاں بھی ہوں، انہیں اکھاڑ پھینکنے میں کوئی تامل نہیں کیا جائے گا۔ نہ صرف غیر قانونی املاک کو منہدم کیا جا رہا ہے بلکہ ضبطگی، گرفتاریوں اور مال کی قرقی نے اس گھناؤنے کاروبار کے لیے زمین تنگ کر دی ہے۔ یہ اقدامات صرف پولیس کارروائی نہیں بلکہ ایک سماجی اعلان ہیں کہ منشیات کا دھندہ اب ناقابلِ برداشت جرم ہے۔

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کی قیادت میں مختلف اضلاع میں جو یاترائیں، آگاہی مہمات، اور عوامی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں، انہوں نے منشیات کی لعنت کے خلاف سماجی سطح پر ایک طاقتور یکجہتی پیدا کی ہے۔ ان پروگراموں میں کمیونٹی رہنما، اساتذہ، طلبہ، والدین، مذہبی اسکالرز، اور سماجی کارکنوں کی بھرپور شرکت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اب معاشرہ اس مسئلے کو صرف پولیس کی ذمہ داری سمجھنے کے بجائے اجتماعی چیلنج تصور کرنے لگا ہے۔

جب سرکاری عزم اور عوامی تعاون ایک دوسرے کے ساتھ ہم قدم چلیں تو معاشرتی تبدیلی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج وادی بھر میں منشیات مخالفت ایک مہم کے بجائے ایک تحریک میں تبدیل ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

یہ حقیقت بھی ہمیں فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ نشہ کے شکار نوجوان مجرم نہیں بلکہ متاثرہ انسان ہیں۔ وہ ہماری ہی اولاد ہیں، ہمارے گھر، ہمارے محلے، ہمارے اسکولوں کے بچے۔ اگر وہ منشیات میں پھنس گئے ہیں تو انہیں تنہا چھوڑ دینا یا سماجی دھتکاری کا نشانہ بنانا مسئلہ حل نہیں کرے گا، بلکہ اسے مزید پیچیدہ بنا دے گا۔ ان کیلئے بحالی مراکز کو مضبوط کیا جائے، جدید کونسلنگ اور تھراپی سروسز فراہم کی جائیں، خاندانوں کو تربیت دی جائے کہ وہ متاثرین سے کیسے پیش آئیں، ان کی خود اعتمادی بحال کی جائے اور انہیں معاشرے کا حصہ بنایا جائے۔ منشیات سے نجات صرف جسمانی بحالی کا نام نہیں، بلکہ جذباتی، ذہنی اور سماجی بحالی کا پورا عمل ہے۔

آج جب ریاست اور سماج دونوں ایک سمت میں بڑھ رہے ہیں تو امید کی جاتی ہے کہ یہ لعنت اپنے انجام کو پہنچے گی۔ لیکن اس کے لیے مستقل مزاجی ضروری ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ پولیس کی سخت کارروائی، انتظامیہ کی واضح پالیسی، عوام کی فعال شرکت، سماجی و مذہبی رہنماؤں کی رہنمائی، تعلیمی اداروں کا کردار اور متاثرہ نوجوانوں کے لئے ہمدردی، ان سب کا امتزاج ہی ایک محفوظ، صحت مند معاشرے کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

آنے والی نسلوں کا مستقبل ہمارے آج کے فیصلوں پر منحصر ہے۔ اگر ہم اسی جذبے اور یکجہتی کے ساتھ آگے بڑھتے رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وادی منشیات کی لعنت سے پاک نہ ہو جائے۔ نشہ مُکت ابھیان اسی سمت ایک مضبوط قدم ہے اور اسی میں ہمارا اجتماعی مستقبل پوشیدہ ہے۔

گرم سمندری پانی اور انٹارکٹیکا

ایک خاموش بحران کی مکمل کہانی

خصوصی مضمون: ظفر اقبال

دنیا کے سب سے سرد، ویران اور پُراسرار براعظم انٹارکٹیکا کے بارے میں طویل عرصے تک یہ سمجھا جاتا رہا کہ یہاں کی برفانی چادریں صرف فضا کے درجہ حرارت میں اضافے سے متاثر ہوتی ہیں۔ مگر جدید سائنسی تحقیق نے اس تصور کو یکسر بدل دیا ہے۔ اب یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ سمندر کی گہرائیوں میں موجود گرم پانی خاموشی سے انٹارکٹیکا کی برف کو نیچے سے پگھلا رہا ہے-ایک ایسا عمل جو بظاہر نظر نہیں آتا، مگر اس کے اثرات نہایت دوررس اور خطرناک ہو سکتے ہیں۔

زمین کا برفانی قلعہ انٹارٹیکا (Antarctica) نہ صرف زمین کا سب سے سرد براعظم ہے بلکہ یہاں دنیا کی تقریباً 90 فیصد برف اور 70 فیصد تازہ پانی موجود ہے۔ یہ براعظم زمین کے موسمیاتی نظام میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی سفید برف سورج کی روشنی کو واپس خلا میں منعکس کرتی ہے، جس سے زمین کا درجہ حرارت متوازن رہتا ہے۔

انٹارکٹیکا کے گرد واقع Southern Ocean دنیا کے سمندری نظام کا ایک کلیدی جزو ہے۔ یہ سمندر نہ صرف حرارت کو جذب کرتا ہے بلکہ دنیا بھر میں سمندری دھاراؤں کے ذریعے اسے تقسیم بھی کرتا ہے۔ برف کی شیلفیں جو ایک خاموش محافظ کا کام کرتی ہیں انٹارکٹیکا کے ساحلوں کے ساتھ بڑی بڑی برفانی چادریں موجود ہیں جنہیں آئس شیلف (Ice Shelves) کہا جاتا ہے۔ یہ دراصل زمینی برف کا وہ حصہ ہوتی ہیں جو سمندر پر تیر رہا ہوتا ہے۔ یہ شیلف ایک مضبوط دیوار کی طرح کام کرتی ہیں جو اندرونی برف کو سمندر میں بہنے سے روکتی ہیں۔ اگر یہ شیلف کمزور ہو جائیں یا ٹوٹ جائیں تو ان کے پیچھے موجود برف تیزی سے سمندر میں شامل ہو سکتی ہے، جس سے عالمی سطح پر سمندر کی سطح میں خطرناک حد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔

نیا خطرہ گرم سمندری پانی: ماضی میں سائنس دانوں کی توجہ زیادہ تر فضا کے درجہ حرارت پر مرکوز تھی۔ مگر اب تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اصل خطرہ سمندر کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ گہرے سمندر میں ایک خاص قسم کا پانی پایا جاتا ہے جسے "گرم گہرا پانی (Warm Deep Water)" کہا جاتا ہے۔ یہ پانی نسبتاً زیادہ گرم ہوتا ہے اور عام حالات میں سطح سے نیچے رہتا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں یہ پانی انٹارکٹیکا کے قریب آ رہا ہے اور برف کی شیلف کے نیچے داخل ہو رہا ہے۔ University of Cambridge کی قیادت میں ہونے والی تحقیق نے اس عمل کے واضح شواہد فراہم کیے ہیں۔ اس تحقیق میں Southern Ocean کے گزشتہ 20 سال کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا گیا۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ گرم گہرا پانی آہستہ آہستہ انٹارکٹیکا کے قریب منتقل ہو رہا ہے۔ یہ کوئی نظریاتی امکان نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے جو اب ڈیٹا میں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ پانی نیچے سے کیوں پگھلاتا ہے؟ جب گرم پانی برف کی شیلف کے نیچے پہنچتا ہے تو وہ نیچے سے برف کو پگھلانا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل کو "basal melting" کہا جاتا ہے۔ یہ عمل اس لیے خطرناک ہے کیونکہ یہ نظر نہیں آتا۔ یہ مسلسل جاری رہتا ہے اور یہ برف کی بنیاد کو کمزور کرتا ہے۔ نتیجتاً، برف کی شیلف اوپر سے ٹھیک دکھائی دے سکتی ہے مگر اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہوتی ہے۔ 2002 میں Larsen B Ice Shelf کا اچانک ٹوٹ جانا اس بات کی واضح مثال ہے کہ برف کی شیلف کتنی جلدی ختم ہو سکتی ہے۔ چند ہفتوں میں ہزاروں سال پرانی برف ٹوٹ کر سمندر میں بہہ گئی۔ اس واقعے نے سائنس دانوں کو خبردار کر دیا کہ برف کے نظام میں تبدیلیاں بہت تیزی سے ہو سکتی ہیں۔ گرم پانی کیوں بڑھ رہا ہے؟ یہ سوال نہایت اہم ہے۔ اس کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں:

(اول) عالمی حدت (Global Warming) انسانی سرگرمیوں کے باعث فضا اور سمندر دونوں کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ (دوم) ہواؤں کے نظام میں تبدیلی: انٹارکٹیکا کے گرد چلنے والی ہوائیں سمندری پانی کو اوپر یا نیچے لے جا سکتی ہیں۔ اگر یہ ہوائیں بدل جائیں تو گرم پانی اوپر آ سکتا ہے۔ (سوم) سمندری دھارائیں: سمندری دھارائیں دنیا بھر میں حرارت کو منتقل کرتی ہیں۔ ان میں تبدیلی گرم پانی کو انٹارکٹیکا کی طرف لے جا سکتی ہے۔ اگر برف پگھل گئی تو کیا ہوگا؟ یہ سوال اس مسئلے کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ (چہارم) سمندر کی سطح میں اضافہ: اگر انٹارکٹیکا کی برف پگھلتی ہے تو سمندر کی سطح کئی میٹر تک بڑھ سکتی ہے۔ (پنجم) ساحلی علاقوں کا ڈوب جانا: دنیا کے بڑے شہر جیسے ممبئی، کراچی، لندن، اور نیویارک خطرے میں آ سکتے ہیں۔ (ششم) ماحولیاتی نظام میں تبدیلی: سمندری حیات، موسم، اور بارشوں کا نظام متاثر ہو سکتا ہے۔ (ہفتم) عالمی معیشت پر اثرات: یہ مسئلہ صرف ماحول تک محدود نہیں بلکہ معیشت پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے: زرعی زمینوں کا نقصان، پانی کی قلت، نقل مکانی (Migration) میں اضافہ اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان[؟] (ہشتم) سائنس دانوں کی پریشانی: سائنس دان اس لیے پریشان ہیں کیونکہ: یہ عمل پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ اس کی رفتار بڑھ سکتی ہے۔ اسے روکنا مشکل ہے۔ اس کے اثرات عالمی ہوں گے۔ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ یہ تبدیلیاں آہستہ آہستہ ہو رہی ہیں، جس سے لوگوں کو فوری خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ (نہم) مستقبل کی پیش گوئیاں: سائنس دان مختلف ماڈلز کے ذریعے مستقبل کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ اگر موجودہ رجحان جاری رہا تو برف کے بڑے حصے ختم ہو سکتے ہیں، سمندر کی سطح تیزی سے بڑھے گی اور موسمیاتی نظام غیر مستحکم ہو جائے گا۔ اگرچہ صورتحال تشویشناک ہے، مگر مکمل طور پر ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہمیں اس ناگہانی آفت سے بچنا ہے تو کاربن اخراج میں کمی اور فوسل فیول کے استعمال کو کم کرنا ضروری ہے۔ قابل تجدید توانائی، شمسی، ہوائی، اور دیگر صاف توانائی کے ذرائع اپنانے ہوں گے۔ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے جس کا حل بھی عالمی سطح پر ہی ممکن ہے۔

جدید ٹیکنالوجی اس مسئلے کو سمجھنے میں مدد دے رہی ہے: سیٹلائٹس زیرِ آب روبوٹس، ڈیٹا ماڈلنگ وغیرہ۔ یہ سب ہمیں بہتر فیصلے کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف سائنس دانوں کا نہیں بلکہ پوری انسانیت کا ہے۔ ہر فرد، ہر ملک، اور ہر ادارے کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ Antarctica میں گرم سمندری پانی کا داخل ہونا ایک خاموش مگر خطرناک تبدیلی ہے۔ University of Cambridge کی تحقیق نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ کوئی دور کا خطرہ نہیں بلکہ ایک جاری حقیقت ہے۔ اگر ہم نے بروقت اقدامات نہ کیے تو اس کے اثرات پوری دنیا کو متاثر کریں گے۔ مگر اگر ہم سنجیدگی سے کام کریں تو اس بحران کو کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ صرف انٹارکٹیکا کی کہانی نہیں، یہ پوری انسانیت کے مستقبل کی کہانی ہے۔ (یو این آئی)

غریبی: خاموش چیخوں کی کہانی

کالم نگار

محمد حفیظ میر

غریبی صرف ایک لفظ نہیں، یہ ایک آہ ہے، ایک ایسی خاموش چیخ جو ہر روز ہزاروں گھروں سے بلند ہوتی ہے مگر سننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یہ وہ درد ہے جو چولہے کی ٹھنڈی راکھ میں چھپا ہوتا ہے، وہ آنسو ہیں جو ماں اپنے بچوں کے سوتے وقت پونچھ لیتی ہے، اور وہ حسرت ہے جو ایک باپ کی آنکھوں میں اس وقت جھلکتی ہے جب وہ اپنے بچوں کی چھوٹی سی خواہش بھی پوری نہیں کر پاتا۔ حالات کے لاچاری کبھی کبھار ناامیدی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں ایسے بے شمار لوگ ہیں جو دن بھر محنت کرنے کے باوجود رات کو بھوکے سونے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایک معصوم بچہ جب اسکول جانے کے بجائے مزدوری کرتا ہے تو یہ صرف اس کی مجبوری نہیں بلکہ ہمارے نظام پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ غریبی انسان سے اس کے خواب چھین لیتی ہے، اس کی مسکراہٹ کو غایب کر دیتی ہے، اور اسے حالات کے سامنے بے بس کر دیتی ہے۔

یہ کتنا افسوسناک ہے کہ ایک طرف محلات کی چمک دمک ہے اور دوسری طرف کچی جھونپڑیوں میں زندگی سسک رہی ہے۔ ایک طرف فضول خرچی کی انتہا ہے چاروں اطراف دکھاوا ہے اور دوسری طرف ایک روٹی کے لیے ترستی ہوئی نظریں۔ یہ تضاد صرف معاشی نہیں بلکہ اخلاقی بھی ہے، جو ہمیں بحیثیت معاشرہ آئینہ دکھاتا ہے۔ غرض یہ کہ ہم اپنے آپ کو ہر وقت خدا پرست اور عبادت گزار ثابت کرنے میں لگے رہتے ہیں مگر کسی غریب کی لاچاری اور بے بسی ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑ نہیں پاتی۔

غریبی صرف جسم کو نہیں بلکہ روح کو بھی تھکا دیتی ہے۔ یہ انسان کی خود اعتمادی کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور اسے احساسِ کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایک ماں جب اپنے بیمار بچے کے لیے دوا خریدنے سے قاصر ہو تو اس کا دل جس درد سے گزرتا ہے، اسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ وہ لمحے ہوتے ہیں جب انسان اپنی بے بسی پر آنسو بہانے کے سوا کچھ نہیں کر پاتا۔

مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم صرف تماشائی بنے رہیں؟ کیا ہم ان آنسوؤں کو یونہی بہنے دیں؟ نہیں، یہ وقت ہے جاگنے کا، احساس کرنے کا، اور عمل کرنے کا۔ اگر ہر صاحب حیثیت فرد اپنے اردگرد ایک ضرورت مند کا ہاتھ تھام لے تو شاید کئی زندگیاں بدل سکتی ہیں۔ اگر ہم اپنی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں دوسروں کو شامل کر لیں تو شاید کسی کے گھر کا چولہا جل سکتا ہے۔

غریبی کا خاتمہ صرف نعروں سے

نہیں بلکہ احساس اور عمل سے ممکن ہے۔ ہمیں اپنے دلوں میں انسانیت اور درد دلی کو زندہ کرنا ہوگا، کیونکہ جب تک ہم دوسروں کے درد کو اپنا درد نہیں سمجھیں گے، تب تک یہ خاموش چیخیں یونہی ہماری فضاؤں میں گونجتی رہیں گی۔

یہ سوچ کر بعض اوقات میرا دل پسیج جاتا ہے کہ کیا غریب ہونا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسے عزت کی روٹی بھی میسر نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اک غریب کو معاشرے پر بوجھ سمجھا جاتا ہے۔

ہمارے صاحب مسند حضرات اس مفلسی کا استعمال اپنے سیاسی مقاصد کیلئے کرتے ہیں اور غریب کے جزبات کا کھلے عام سودا کیا جاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم روز محشر اپنا چہرہ اس خالق حقیقی کو دکھا پائیں گے؟ اور کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے دنیا میں آنے کا حق ادا کیا ہے؟ سوال ذرا تلخ ہیں مگر غور طلب بھی ہیں۔

Contact No: 7006756956

افسانچہ: کوتاہ بین

منظور کنٹھ

بزنس کے سلسلے میں ممبئی گیا ہوٹل میں کمرہ لیا۔ میرے ہوٹل کے کمرے کے سامنے ایک اور کمرہ تھا جس میں 8 آٹھ 10 دس لڑکیاں تھیں جن کی عمر 16 سے 30 سال کے درمیان تھیں اور ساتھ میں ایک ادھیڑ عمر کی عورت بھی تھی کسی کو بھی سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی یہ سب رنڈیاں ہیں اور یہ بڑھیا دھندا چلا رہی ہے۔۔۔

ایک دن میں اپنے کمرے سے نکل رہا تھا ان کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا میں نے دیکھا سب نماز پڑھ رہی تھی میں ہکا بکا رہ گیا اتنی دیر میں آخری رکعات بھی مکمل کی۔۔ میں نے طنزیہ طور تھوڑی اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔ رات کے اندھیرے میں رنگ رلیاں اور دن کے اجالے میں نماز۔۔۔واہ۔۔واہ۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔

یہ سن کر سب لڑکیوں نے اپنا سر نیچے جھکایا۔ اور میری طرف دیکھنے کی بھی جرأت نہیں کی۔ اس دوران ایک لڑکی ہمت کر کے کھڑی ہوئی اور دروازہ پر آ کر مجھ سے کہنے لگی۔۔۔ بھائی صاحب کیا پتہ وہ کب کس کو معاف کر دیں۔۔۔وہ غفور و رحیم بھی ہے نا۔۔۔؟
یہ کہتے کہتے اس نے دروازے بند کیا
۔۔شاید اس نے نہیں دیکھا اب کی بار میری گردن جھک گئی تھی۔

بنگال خوف سے آزاد

گی۔ مسٹر مودی پانچ اسمبلی انتخابات کی ووٹوں کی گنتی میں تین ریاستوں مغربی بنگال، آسام اور پڈوچیری میں بی جے پی۔ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی تاریخی کامیابی پر شام کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ وجے یتو سماروہ خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر پارٹی کے صدر نتن نبین، سابق صدر راج ناتھ سنگھ اور وزیر داخلہ امت شاہ بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں موجود خوشی اور جوش وخروش سے بھرپور کارکنوں اور حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے، مسٹر مودی نے مغربی بنگال کی جیت کو حب الوطنی کے گیت وندے ماترم کے مصنف رشی کوی بنکم چندر چٹوپادھیائے کو وقف کرتے ہوئے کہا کہ آج جن سنگھ کے بانی شیاما پرساد مکھرجی کے خوابوں کی تکمیل کا دن ہے۔ ڈاکٹر مکھرجی کو یاد کرتے ہوئے، مسٹر مودی نے کہا، "انہوں نے (ڈاکٹر مکھرجی) جس مضبوط اور خوشحال بنگال کا خواب دیکھا تھا، وہ کئی دہائیوں سے پورا ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ آج 4 مئی 2026 کو بنگال کے لوگوں نے ہم بی جے پی کارکنوں کو وہ موقع دیا ہے۔" مسٹر مودی نے اعلان کیا، "بنگال کی تقدیر میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔ آج سے بنگال خوف سے آزاد اور ترقی کے اعتماد سے لیس ہوا ہے۔" ریاست کے آگے بڑھنے کے سفر میں تعاون کے جذبے کے ساتھ تمام جماعتوں سے مل کر کام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا، "آج جب بنگال تبدیلی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے، میں بنگال کی ہر سیاسی پارٹی سے بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں، بنگال میں پچھلی دہائیوں میں سیاسی تشدد کی وجہ سے نہ جانے کتنی زندگیاں برباد ہو گئیں۔ میرا واضح ماننا ہے کہ آج سے بنگال کی ان انتقامی عادات میں تبدیلی آنی چاہیے۔" مسٹر مودی نے کہا، "آج جب بی جے پی جیت گئی ہے، تو بدلہ نہیں، تبدیلی کی بات ہونی چاہیے۔ خوف نہیں، مستقبل کی بات ہونی چاہیے۔" مسٹر مودی نے مغربی بنگال میں اس بار کے انتخابات کو اس لیے بھی بہت خاص قرار دیا کہ وہاں اس بار انتخابات پرامن رہا اور پہلی بار ریاست میں خوف نہیں، جمہوریت جیتی ہے۔ انہوں نے کہا، "آپ یاد کیجیے بنگال انتخابات کے دوران کیسی خبریں آتی تھیں؟ تشدد، خوف اور بے گناہ لوگوں کی موت۔ لیکن اس بار، پورے ملک نے ایک نئی خبر سنی کہ مغربی بنگال میں پرامن ووٹنگ ہوئی، پہلی بار انتخابی تشدد میں ایک بھی معصوم شہری کی جان نہیں گئی۔ جمہوریت کے اس عظیم تہوار میں، بندوق کی نہیں، عوام کی آواز گونجی۔" وزیر اعظم نے کہا کہ مغربی بنگال میں، "اب خوف کی نہیں، مستقبل کے بارے میں بات ہونی چاہیے۔" مسٹر مودی نے کہا، "اس جیت کے ساتھ ساتھ وندے ماترم کے 150 ویں سال پر بھارت ماتا اور رشی بنکم جی کو بنگال کے لوگوں نے اپنی قابل احترام خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ یوگ راج شری اروندو کو بھی ووٹروں نے تاریخی خراج عقیدت پیش کیا ہے۔" وزیر اعظم نے کہا کہ ایک بی جے پی کارکن کی حیثیت سے ان کے ذہن میں یہ خیال آ رہا ہے کہ ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی آتما کو آج کتنا سکون ملا ہوگا۔ انہوں نے 1951 میں جن سنگھ کی بنیاد رکھی اور ہر کارکن کو پیغام دیا تھا کہ ملک کے لیے جینا ہے اور ملک کے لیے مرنا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی سے یہ بات خود ثابت بھی کی کہ قوم سب سے پہلے کا منتر لے کر چلنے والے اپنی زندگی قربان کرنے میں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں ہچکچاتے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پارٹی کارکنوں کی محنت اور عوام کے اعتماد کی بدولت آج ملک کے 20 سے زیادہ ریاستوں میں بی جے پی۔ این ڈی اے کی حکومتیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد نے آسام میں مسلسل تیسری بار جیت کی ہیٹ ٹرک لگائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2021 میں اتحاد نے پڈوچیری کے لوگوں کے سامنے ایک بہتر پڈوچیری کا خواب پیش کیا اور وہاں کے لوگوں نے اس پر یقین کیا اور ہمیں اپنا آشیرواد دیا۔ مسٹر مودی نے کہا، "پچھلے پانچ سالوں میں، ہماری این ڈی اے حکومت نے اس ویژن کو تیز کرنے کے لیے پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ کام کیا ہے اور آج ایک بار پھر پڈوچیری کے لوگوں نے این ڈی اے میں اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔"

آپریشن سندور

جھڑپیں شروع کیں جو 10 مئی کو فوجی کارروائیوں کو روکنے کے بارے میں مفاہمت کے ساتھ ختم ہوئیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا، "ہمارے سپاہیوں نے دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو جو فیصلہ کن جواب دیا اس نے پوری قوم کو فخر سے بلند کیا۔ یہ ایک اچھی بات تھی کہ ہم نے صبر کا مظاہرہ کیا اور صرف دہشت گردوں کو ہی تباہ کیا؛ ورنہ پوری دنیا جانتی ہے کہ ہماری مسلح افواج کیا صلاحیت رکھتی ہیں۔" وزیر دفاع نے اس آپریشن کو ٹیکنالوجی کے استعمال کی منفرد مثال قرار دیا۔ راجناتھ سنگھ نے کہا، "اس آپریشن میں جدید ترین آلات کے ساتھ آکاش اور برہموس جیسے جدید میزائل سسٹم کا استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ ہماری افواج دونوں تبدیلیوں کو سمجھتی ہیں اور انہیں اعتماد کے ساتھ استعمال کرتی ہیں۔ موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر دفاع نے فوج کو چوکنا رہنے اور بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت پر زور دیا۔ "آج کے پیچیدہ اور تیزی سے بدلتے ہوئے ماحول میں، آگے بڑھنے کا ایک ہی منتر ہے: موافقت۔ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق خود کو بدلنا ہماری ترجیح ہونی چاہیے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے، انہوں نے کسی بھی ممکنہ قومی سلامتی کے چیلنج کے لیے "پروایکٹو تیاریوں" پر زور دیا۔ "جب میں فعال تیاری کے بارے میں بات کر رہا ہوں تو اس کا ایک اور اہم پہلو ہے - حیرت کا عنصر۔ ہمیں بھی ایسی صلاحیتوں کو تیار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ہم ایسا اقدام کر سکیں جس کے بارے میں مخالف نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔ انہیں حیران ہونے دو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جنگ میں فیصلہ کن کنارہ ہمیشہ اسی کے ساتھ رہا ہے جس کے پاس حیرت کا عنصر ہوتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری مسلح افواج اس سمت میں کام کر رہی ہیں۔" انہوں نے کہا کہ "لیکن ہمیں اس سے بھی زیادہ متحرک رہنے اور اس سمت میں کام جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔"

کھلاڑی نشہ مکت

تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ انتظامیہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مضبوط کھیل کلچر کو فروغ دینے کے لئے پرعزم ہے اور ہر طالب علم کو فعال اور صحت مند طرز زندگی گزارنے کے لئے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔ منوج سنہا نے کہا کہ آل انڈیا انٹر یونیورسٹی ووشو چیمپئن شپ صرف ایک کھیلوں کا مقابلہ نہیں بلکہ "ایک بھارت شریشٹھ بھارت" کے جذبے کا ایک شاندار مظہر ہے جو کثرت میں وحدت، نظم وضبط، عمدگی اور قومی یکجہتی کو فروغ دیتا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ چیمپئن شپ اپنے ساتھ کھیل کے اس بنیادی جذبے کو برقرار رکھنے اور اس کی تجدید کرنے کی ذمہ داری رکھتی ہے جو مقابلے سے بالاتر ہو کر ہمیں انسانی عظمت کی بلند ترین منزلوں سے جوڑتا ہے۔ کشمیر یونیورسٹی میں انٹر یونیورسٹی ووشو چیمپئن شپ نہ صرف شاندار مقابلوں بلکہ دوستانہ رشتوں کے فروغ، رکاوٹوں کے خاتمے اور ایک متحد، پرعزم اور ہمدرد ہندوستانی فیملی کے احساس کو مضبوط کرنے کے لئے بھی یاد رکھا جائے۔ ہر کھلاڑی آنے والی نسلوں کے لئے آگے کی راہ روشن کرتا رہے۔" لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ ووشو کی سخت تربیت نوجوانوں کی مضبوطی اور استقامت کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ چیمپئن شپ ثقافتی تبادلے کا ایک بہترین پلیٹ فارم ہے جہاں حریف دوست بن جاتے ہیں اور کوچ 'ہندوستان کی آنے والی نسل' کو سنوارتے ہیں۔ انہوں نے ہر کھلاڑی کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنے موبائل فون پر مختصر ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر اشتراک کریں تاکہ منشیات کے خلاف بیداری پھیلائی جا سکے اور دوسروں کو مثبت طرز زندگی کے لئے کھیلوں اور تخلیقی سرگرمیوں کو اپنانے کی ترغیب دی جا سکے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے مزید کہا، "آپ ہندوستان کی نئی نسل کے لئے رول ماڈل ہیں۔ آپ کی اپیل نوجوانوں کو صحیح راستے پر چلنے کی ترغیب دے گی۔" چیمپئن شپ میں ملک بھر کی 150 سے زیادہ یونیورسٹیوں اور 1000 سے زیادہ کھلاڑیوں کی شرکت ہوئی ہے جس نے ملک بھر سے ووشو کے بہترین کھلاڑیوں کو اکٹھا کیا ہے۔ اس ایونٹ میں مردوں اور خواتین دونوں کے مقابلے شامل ہیں جو یونیورسٹی سطح پر اس کھیل کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور شمولیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ چیمپئن شپ ایسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز کے زیر اہتمام منعقد کی جا رہی ہے اور 6 دن تک جاری رہے گی جس میں ووشو میں متعدد مقابلے اور زمرے ہیں۔ ووشو ایک ایسا مارشل آرٹ ہے جو چستی، طاقت اور درستگی کا امتزاج ہے۔ افتتاحی تقریب میں وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی پروفیسر نیلوفر خان، کمشنر سیکرٹری امور نوجوان و کھیل ڈاکٹر شاہد اقبال چودھری، کمشنر سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن رام نواس شرما، ضلع ترقیاتی کمشنر سری نگر اکشے لابرو، رجسٹرار کشمیر یونیورسٹی پروفیسر نصیر اقبال، یونیورسٹی کے سینئر افسران، کھیلوں کی شخصیات، کوچوں اور کھیلوں کے شائقین نے شرکت کی۔

وزیر اعلیٰ کی قیادت

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس پر عمل درآمد کریں۔ چاہے محکمے میرے پاس ہوں یا میرے ساتھیوں کے پاس، نتائج تب ہی حاصل ہوں گے جب ہم سب مل کر کام کریں گے۔ ہم سب عوام کی توقعات پر پورا اترنے کے مشترکہ عزم کے ساتھ یہاں موجود ہیں۔" وزیر اعلیٰ نے منتخب نمائندوں اور انتظامی مشینری کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیا کہ وہ ہم آہنگی کو ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا، "وسائل کی کمی کے باوجود ہمارے پاس فنڈنگ کے نئے ذرائع موجود ہیں اور مرکزی حکومت کی معاونت نے ہماری کارکردگی کو بڑھانے میں مدد دی ہے۔ اس میٹنگ کا بنیادی مقصد مشترکہ حکمت عملی اپنانا اور اجتماعی طور پر اہداف حاصل کرنا ہونا چاہیے۔" وزیر اعلیٰ نے آئندہ مہینوں کی اہم ترجیحات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ سری نگر میں دربار کا دور اہم تقریبات کے ساتھ ہم آہنگ ہے جن میں سالانہ شری امرناتھ جی یاترا اور سیاحت کا عروج شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں کے لئے صرف سیکورٹی ہی نہیں بلکہ مضبوط سول انتظامیہ کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ صرف کام کا موسم نہیں بلکہ ہماری حکمرانی کے نتائج کا تعین کرنے والا دور بھی ہے۔ سیاحت سے لے کر یاترا کے انتظام تک ہمیں اپنی بہترین کارکردگی دکھانی ہوگی۔" وزیر اعلیٰ نے حال ہی میں منعقدہ بجٹ سیشن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کے پاس اب اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے واضح لائحہ عمل موجود ہے۔ انہوں نے وسائل کے موثر استعمال، بروقت منصوبہ بندی اور فنڈز کے استعمال میں ہونے والی کوتاہیوں کو کم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "اگر ہم توجہ اور ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تو ہم ان چھ ماہ کے اختتام پر زیادہ اطمینان اور امید کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔" دوران میٹنگ نائب وزیر اعلیٰ، وزرا اور وزیر اعلیٰ کے مشیر نے بھی قیمتی آرا اور تجاویز پیش کیں اور توجہ طلب اہم مسائل کی نشاندہی کی۔ اس سے قبل چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے وزیر اعلیٰ، وزرا اور سینئر افسران کا سری نگر میں خیر مقدم کیا اور انتظامی تیاریوں کے بارے میں میٹنگ کو آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ زیادہ تر افسران سری نگر میں تعینات رہیں گے جبکہ ایک روسٹر سسٹم کے تحت جموں میں بھی ضرورت کے مطابق دستیابی کو یقینی بنائے گا۔ انہوں نے دربار موو کے ملازمین کے لئے رہائش، کھانے پینے کی اشیا اور ضروری خدمات کی فراہمی کو ترجیح دینے پر زور دیا۔ چیف سیکرٹری نے مون سون سیزن کے پیش نظر سیلاب سے نمٹنے کی تیاریوں پر بھی روشنی ڈالی اور ضلع انتظامیہ آبپاشی و فلڈ کنٹرول محکمہ کو الرٹ رہنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے بالخصوص لینڈ سلائیڈ سے متاثرہ علاقوں میں حفاظتی اقدامات پر زور دیا۔ انہوں نے بنیادی ڈھانچے اور خدمات کے بارے میں کہا کہ بحالی کے کاموں کو تیز کیا جائے اور کشمیر و جموں دونوں خطوں میں بجلی اور پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے گزشتہ ڈیڑھ برس میں وزرا کونسل کے فیصلوں پر تیزی سے عمل درآمد کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے محکموں کو ہدایت دی کہ بجٹ اعلانات پر سختی سے عمل کریں اور کسی بھی ضرورت کی بروقت نشاندہی کریں۔ انہوں نے بتایا کہ مردم شماری کا عمل 17 مئی سے 30 مئی تک خود اندراج (سیلف اینومریشن) کے ساتھ شروع ہوگا جس کے بعد دیگر مراحل ہوں گے اور ضلع ترقیاتی کمشنروں اور محکمہ پلاننگ کو اس میں اہم کردار ادا کرنے کی ہدایت دی۔ مزید برآں، انہوں نے اراضی ریکارڈ کی ڈیجیٹائزیشن کو ایک اہم اصلاحاتی قدم قرار دیا۔ چیف سیکرٹری نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی قیادت میں انتظامیہ سری نگر میں چھ ماہ کے اہم دربار کی مدت کے دوران موثر حکمرانی، مربوط رابطہ کاری اور بہترین خدمات کی فراہمی کو یقینی بنائے گی۔

سرینگر اور بانڈی پورہ

آر نمبر 48/2025 زیر دفعہ 8/21 این ڈی پی ایس ایکٹ تھانہ سنگم تحقیقات اور تصدیق سے انکشاف ہوا کہ مذکورہ شخص نے ڈھانچہ منشیات فروشی سے حاصل کی گئی رقم سے خریدی؟؟ گئی زمین پر غیر قانونی طور پر تعمیر کیا تھا۔ یہ تعمیرات بغیر کسی قانونی اجازت واختیار کے کی گئیں، جو ریونیو قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ مزید یہ بھی سامنے آیا ہے کہ ملزم کے قریبی ساتھی اور بعض قریبی رشتہ دار بھی وادی کے مختلف حصوں میں متعدد این ڈی پی ایس کیسوں میں نامزد ہیں، جس سے ایک وسیع تر منشیات نیٹ ورک کا سراغ ملتا ہے۔ قابل اعتماد اطلاعات اور تمام قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد متعلقہ محکموں کی مدد سے یہ ڈھانچہ منہدم کیا گیا۔ پولیس نے واضح کیا کہ قانون کے تحت تمام ضابطے پورے کرنے کے بعد ہی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ پولیس نے ایک سخت پیغام دیتے ہوئے کہا کہ منشیات کے پیسوں سے تیار کی گئی جائیدادوں کو ہرگز نہیں بخشا جائے گا اور اس گھناؤنی تجارت میں ملوث افراد کو سخت اور نمایاں نتائج بھگتنے ہوں گے۔ سری نگر پولیس نے منشیات کے خلاف اپنی زیرو ٹالرنس پالیسی کو دہراتے ہوئے کہا کہ وہ منشیات کے پورے نیٹ ورک — سپلائی اور مددگار عناصر — کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس اجتماعی جنگ میں تعاون کریں تاکہ نوجوانوں اور معاشرے کو منشیات کے خطرے سے محفوظ رکھا جا سکے۔ ادھر بانڈی پورہ میں پولیس نے ضلع بھر میں منشیات سے متعلق آگاہی پروگراموں کا ایک سلسلہ منعقد کیا، جس کے بعد منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف ایک بڑا کریک ڈاؤن شروع کیا گیا جس کے ذریعے مبینہ طور پر منشیات کی غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی جائیدادوں کو مسمار کیا گیا۔ پولیس کی مدد سے ریونیو اور دیگر محکموں کی مشترکہ ٹیموں نے سمبل اور حاجن میں دو بدنام زمانہ منشیات فروشوں کی دکانوں کو مسمار کیا۔ ان جائیدادوں کو اس غیر قانونی تجارت میں ملوث افراد کے خلاف سخت پیغام دینے کے لیے مسمار کیا گیا۔ ادھر منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی کے اپنے غیر متزلزل عزم کو تقویت دیتے ہوئے، ہندواڑہ میں پولیس نے راج پورہ، تحصیل زچلڈارہ کے رہائشی علی محمد میر کے ایک دو منزلہ رہائشی مکان کو منسلک کر کے منشیات کے نیٹ ورک کو ایک اہم دھچکا پہنچایا ہے۔ یہ کارروائی جاری نشہ مکت جموں و کشمیر ابھیان کے تحت کی گئی ہے، ایک تیز کریک ڈاؤن کے ایک حصے کے طور پر، جس کا مقصد نہ صرف مجرموں کو گرفتار کرنا ہے بلکہ منشیات کے کاروبار کو سپورٹ کرنے والے مالیاتی ڈھانچے کو بھی ختم کرنا ہے۔ غیر قانونی طور پر حاصل کیے گئے اثاثوں کو نشانہ بنانے کے لیے ایک فیصلہ کن قدم کے طور پر، منسلک جائیداد کی نشاندہی نشہ آور ادویات کی غیر قانونی اسمگلنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ذریعے بنائی گئی تھی۔ جائیداد کی مالیت 30 لاکھ روپے ہے۔ ملزم ایف آئی آر نمبر 14/2023 میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8/20 کے تحت پولیس اسٹیشن ہندواڑہ میں درج ہے۔ پولیس اس بات کا اعادہ کرتی ہے کہ منشیات سے متعلقہ سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی کسی بھی جائیداد کو سخت قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا، اور منشیات کے نیٹ ورک کی معاشی ریڑھ کی ہڈی کا گلا گھونٹنے کے لیے اس طرح کے اقدامات مسلسل جاری رہیں گے۔

سرینگر میں دربار

وزیر اعلیٰ نے اپنی آمد پر پریڈ کا معائنہ کیا اور ان کی قیادت میں گزشتہ برس اکتوبر میں دربار موو دوبارہ شروع ہونے کے بعد سری نگر میں اپنا پہلا گارڈ آف آنر حاصل کیا۔ ان کا استقبال ان کی کابینہ کے ساتھیوں، نائب وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری اٹل ڈولو اور دیگر سینئر سول و پولیس افسران نے کیا۔ گرمائی دارالخلافہ میں دفاتر کا کھلنا سری نگر میں انتظامیہ کے باضابطہ طور پر کام کے آغاز کی علامت ہے جو حکمرانی کے تسلسل اور ادارہ جاتی روایت کو اجاگر کرتا ہے۔ بعد میں وزیر اعلیٰ نے کام کاج اور سہولیات کا جائزہ لینے کے لئے سول سیکرٹریٹ کے مختلف فلوروں اور سیکشنوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے وزرا اور انتظامی سیکرٹریوں کے چیمبروں، کلریکل ہالوں اور مین گیٹ پر عوام کے لئے نئے تعمیر شدہ ویٹنگ ہال کا معائنہ کیا۔ دورے کے دوران ان کے ہمراہ وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، ایڈیشنل چیف سیکرٹری اسٹیٹس شالین کابرا، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری دھیرج گپتا، ڈائریکٹر اسٹیٹس کشمیر محمد اشرف حکاک، ایس پی سیکورٹی سول سیکرٹریٹ اور دیگر متعلقہ افسران بھی تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے افسران، عملے اور عوام کے ساتھ بات چیت بھی کی اور انہیں بہتر سہولیات فراہم کرنے کی یقین دہانی کی تاکہ عوامی خدمات کی فراہمی کو مزید موثر اور بہتر بنایا جا سکے۔

انجینئر رشید نے

پرتھیبا ایم سنگھ اور جسٹس مدھو جین پر مشتمل بنچ نے، جس نے پہلے عبوری ضمانت کے دوران انجینئر رشید کو صرف سرینگر تک محدود رہنے کا حکم دیا تھا، معاملے کی سماعت منگل کے لیے مقرر کرتے ہوئے ان سے دہلی میں ایک مقامی رہائشی پتہ فراہم کرنے کو کہا۔ سماعت کے دوران رشید کے وکیل نے بتایا کہ رکن پارلیمان کی حیثیت سے انہیں دہلی میں ایک سرکاری فلیٹ الاٹ ہے۔ تاہم عدالت نے واضح کیا کہ انہیں ایسے فلیٹ میں رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جہاں دیگر اراکین پارلیمان بھی مقیم ہوں، کیونکہ یہ "سکیورٹی مسئلہ" پیدا کرے گا۔ وکیل نے عدالت کو یقین دلایا کہ وہ کسی رہائش کا پتہ فراہم کریں گے۔ این آئی اے کے وکیل نے استدعا کی کہ چونکہ عدالت نے عملاً "حراستی پرول" دی ہے اور رشید کو اب دہلی سے باہر رہنے کی ضرورت نہیں، اس لیے انہیں جیل ہی سے سکیورٹی اسکواڈ کے ساتھ والد سے ملنے کی اجازت دی جائے، خصوصاً جبکہ عبوری ضمانت 6 مئی کو ختم ہو رہی ہے۔ این آئی اے نے مزید بتایا کہ رشید کے والد کی حالت "مستحکم" ہے اور انہیں اہل خانہ کی درخواست پر ایمس لایا گیا ہے۔ رشید کے وکیل نے کہا کہ عبوری ضمانت ملنے کے بعد 30 اپریل کو انہیں رہا کیا گیا اور وہ اسی دن سرینگر پہنچے، تاہم عدالت کے حکم کی وجہ سے وہ دہلی نہیں آ سکے جہاں ان کے والد کو ایمرجنسی بنیاد پر منتقل کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ دہلی ہائی کورٹ نے 28 اپریل کو انہیں یہ عبوری ضمانت اس شرط پر دی تھی کہ وہ یا تو اپنے بیمار والد کی عیادت کیلئے اسپتال جائیں یا گھر پر رہیں، اور اس دوران دو پولیس اہلکار سادہ کپڑوں میں مسلسل ان کے ساتھ رہیں۔ یہ عبوری ضمانت، 24 اپریل کو ذیلی عدالت کی جانب سے ضمانت مسترد کیے جانے کے فیصلے کے خلاف اپیل پر دی گئی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ انجینئر رشید کو 2017 کے مبینہ دہشت گردی کی فنڈنگ کیس میں این آئی اے نے گرفتار کیا تھا اور وہ تہاڑ جیل میں 2019 سے مقید ہیں۔ اکتوبر 2019 میں چارج شیٹ داخل کی گئی جبکہ مارچ 2022 میں خصوصی عدالت نے ان کے خلاف سنگین دفعات — بشمول مجرمانہ سازش، حکومت کے خلاف جنگ چھیڑنے اور بغاوت — کے تحت الزامات طے کیے۔

این سی کے ساتھ

طور پر عرض کیا ہے کہ نیشنل کانفرنس کے ساتھ اتحاد نے جموں و کشمیر میں کانگریس کے حق میں کام نہیں کیا ہے۔ ہمارے لیڈروں اور کیڈر کو وقتاً فوقتاً نظر انداز کیا گیا، اور یہ انتظام یک طرفہ رہا،" جموں و کشمیر کے کانگریس پارٹی ذرائع نے یو این ایس کو بتایا۔ لیڈر نے کہا کہ زمینی رائے سے پتہ چلتا ہے کہ این سی کے ساتھ عوامی عدم اطمینان کانگریس کو بھی متاثر کرے گا۔ لوگ این سی سے ناخوش ہیں، اور ہمیں اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا۔ اس طرح کے اتحاد میں قائم رہنے سے کانگریس کو مزید نقصان پہنچے گا بغیر ہماری کوئی غلطی۔" ذرائع نے کہا انہوں نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر بھر کے ضلعی صدور نے یہ پیغام دیا ہے کہ پارٹی کو اتحاد پر مکمل طور پر دوبارہ غور کرنا چاہیے۔ اتحاد میں توازن کا فقدان تھا۔ کانگریس کو سیاسی یا تنظیمی طور پر اس کی مناسب جگہ نہیں ملی۔ اگر یہ جاری رہا تو اس سے جموں و کشمیر میں پارٹی کا ڈھانچہ کمزور ہو جائے گا۔ کانگریس اور این سی نے 2024 کے جموں و کشمیر اسمبلی انتخابات ایک ساتھ لڑے تھے، 90 رکنی ایوان میں اکثریت حاصل کی تھی۔ اتحاد نے 48 سیٹیں جیتیں، جن میں NC42 اور 6 کانگریس نے حاصل کیں، جبکہ بی جے پی نے 29 سیٹیں حاصل کیں، زیادہ تر جموں خطے میں۔ این سی کے نائب صدر عمر عبداللہ حکومت کی قیادت کر رہے ہیں۔

لیفٹیننٹ گورنر نے

پر غور کیا اور گلمرگ وائلڈ لائف سینکچری، بارہمولہ میں آشا۔ چیمہ۔ گریلنگی۔ افراوت۔ سرس۔ امپتا روڈ کی تعمیر کو منظوری دی۔ اب وائلڈ لائف کلیئرنس دینے کیلئے نیشنل بورڈ فار وائلڈ لائف کی اسٹینڈنگ کمیٹی کو تجویز کی سفارش کی جائے گی۔ میٹنگ کے دوران لیفٹیننٹ گورنر نے ماحولیاتی استحکام کے ساتھ ترقیاتی ضروریات کو متوازن کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے جموں و کشمیر کی منفرد حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور اسے مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ بورڈ کو مرکز کے زیر انتظام علاقے میں جنگلی حیات کے وسائل کے تحفظ کیلئے محکمے کی جانب سے کئے گئے مختلف اقدامات سے بھی آگاہ کیا گیا۔

کئی پہاڑی علاقوں

موسمیاتی تغیر وتبدل سے متعلق جانکاری فراہم کرنے والے ایک نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر نے دوپہر کے وقت جاری کردہ اپنی تازہ موسم کاری میں جموں و کشمیر کے بیشتر مقامات پر اگلے آئندہ 10 سے 12 گھنٹوں کے دوران گرج چمک کیساتھ بارشوں، ژالہ باری اور تیز ہواؤں کا امکان ظاہر کیا تھا جبکہ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی جاری کردہ تازہ موسم کاری میں پیر کو کشمیر میں اکثر مقامات پر گرج چمک کیساتھ ہلکی دورمیانی بارشوں، ژالہ باری اور 40 تا 50 کلو میٹر فی گھنٹہ رفتار والی تیز ہوائیں چلنے اور جموں خطے میں لگاتار بارش ہونے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے جھیلوں اور دریا؟ میں کشتی رانی اور شکارا سواری کی سرگرمیاں معطل کرنے کیساتھ ساتھ لوگوں کو ڈھیلے ڈھانچوں، بجلی کے کھمبوں وتاروں وغیرہ سے دور رہنے اور گرج چمک و بجلی کی سرگرمی کے دوران گھروں کے اندر رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ ان کے مطابق وادی بھر میں پیر کو سہ پہر کے وقت کہیں ہلکی، کہیں تیز اور کہیں موسلا دار بارشوں کا سلسلہ ہوگیا، جو شام تک جاری تھا۔ سری نگر میں تیز بارشیں ہونے کے کچھ دیر بعد ہی سڑکیں، چوراہے، گلی کوچے زیر آب آ گئے اور لوگوں کو عبور ومرور میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ شمال وجنوب بیشتر علاقوں میں بھی بارشوں کے بعد ایسی ہی صورتحال پیدا ہوئی۔ پیر کی صبح دھوپ ہونے کی وجہ سے گھروں سے ہلکے کپڑے پہن کر گھروں سے نکلے طلبا وطالبات، ملازمین، تاجروں اور دوسرے لوگوں کو گھر لوٹتے وقت بارشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ادھر جموں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق وہاں بھی بیشتر علاقوں میں سہ پہر کے وقت بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگیا اور موسمیاتی ماہرین کی پیشگوئی کے مطابق جموں خطے کے کئی علاقوں میں نان اسٹاپ بارشوں کا سلسلہ جاری تھا۔ اسے قبل موسمیاتی تغیر وتبدل سے متعلق جانکاری فراہم کرنے والے ایک نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر نے دوپہر کے وقت جاری کردہ اپنی تازہ موسم کاری میں جموں و کشمیر کے بیشتر مقامات پر اگلے آئندہ 10 سے 12 گھنٹوں کے دوران گرج چمک کیساتھ بارشوں، ژالہ باری اور تیز ہوا؟ اس کا امکان ظاہر کیا۔ کشمیر ویدر کے بیان میں دوپہر کے وقت کہا گیا کہ موسمیاتی نظام میں تیزی آنا شروع ہوگئی ہے۔ شدید موسم کا انتباہ جاری کرتے ہوئے کشمیر ویدر نے اپنی جاری کردہ تازہ موسم کاری میں خبردار کیا کہ جموں و کشمیر کے بیشتر مقامات پر آئندہ 10 سے 12 گھنٹوں کے دوران تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ موسلا دار بارش اور ژالہ باری متوقع ہے۔ کشمیر ویدر کے مطابق کشمیر کے کچھ حصوں میں شدید موسلا دھار بارش کی توقع ہے اور جموں خطہ میں بھی نان اسٹاپ بارش کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی جاری کردہ تازہ موسم کاری میں پیر کو کشمیر میں اکثر مقامات پر گرج چمک کیساتھ ہلکی دورمیانی بارشوں، ژالہ باری اور 40 تا 50 کلو میٹر فی گھنٹہ رفتار والی تیز ہوائیں چلنے اور جموں خطے میں لگاتار بارش ہونے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے جھیلوں اور دریا؟ میں کشتی رانی اور شکارا سواری کی سرگرمیاں معطل کرنے کیساتھ ساتھ لوگوں کو ڈھیلے ڈھانچوں، بجلی کے کھمبوں وتاروں وغیرہ سے دور رہنے اور گرج چمک و بجلی کی سرگرمی کے دوران گھروں کے اندر رہنے کا مشورہ دیا۔ موسمیاتی مرکز نے مزید کہا کہ 5 مئی کو دوپہر تک بکھرے ہوئے مقامات پر گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے جبکہ 6 سے 9 مئی کے دوران عام طور پر الگ تھلگ جگہوں پر دوپہر تک ہلکی بارش کے ساتھ خشک رہنے کو مسترد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے مزید کہا کہ 10 سے 12 مئی کے دوران بکھرے ہوئے مقامات پر گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش ہونے کی توقع ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی جاری کردہ ایڈوائزری میں خبردار کیا کہ کشمیر کے چند مقامات اور جموں ڈویژن کے چند مقامات پر گرج چمک کیساتھ ہلکی دورمیانی بارشوں، ژالہ باری اور 40 تا 50 کلو میٹر فی گھنٹہ رفتار والی تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز نے مشورہ دیا کہ لوگ پیر کی سہ پہر کشتی رانی اور شکارا سواری کی سرگرمیاں معطل کریں۔ ڈھیلے ڈھانچوں، بجلی کے کھمبوں وتاروں وغیرہ سے دور رہیں اور گرج چمک و بجلی کرنے جیسی سرگرمی کے دوران گھروں کے اندر رہیں۔ ادھر محکمہ موسمیات کے مطابق بالائی مقامات پر وقفے وقفے سے برفباری کا سلسلہ دوپہر تک جاری رہا، جس سے پہاڑی ڈھلوانوں پر دو سے چار انچ تک نئی برف جمع ہو گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اگرچہ برفباری کی مقدار زیادہ نہیں ہے، مگر سردی اور ٹھنڈی ہواؤں کے باعث موسم انتہائی سرد ہو گیا ہے، خصوصاً سری نگر، گاندربل، پامپور اور دیگر قریب کی آبادیوں میں سردی کی شدت معمول سے بڑھ گئی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق مہادیو اور چھتر یامہ علاقوں میں اچانک موسم بگڑنے سے مویشی بان، مزدور اور سیاحتی مقامات کی طرف جانے والے افراد نے جلدی جلدی نشیبی علاقوں کا رخ کیا۔ دوسری جانب میدانی علاقوں میں بارش اور ٹھنڈی ہواؤں کے سبب درجہ حرارت میں مزید کمی متوقع ہے۔ سری نگر میں معمولات زندگی بھی متاثر نظر آئے۔ اسکولی بچے، دفتر جانے والے ملازمین اور دکاندار بھی نے شدید سردی کی شکایت کی۔ بازاروں میں گرم کپڑوں کی مانگ بڑھ گئی ہے اور کئی گلی محلوں میں لوگ دوبارہ ہیٹر اور کانگڑی کا استعمال کرتے نظر آئے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ برفباری بہار کے موسم میں غیر معمولی تصور کی جا رہی ہے، تاہم وادی میں گزشتہ چند برسوں سے موسم کی غیر یقینی صورتحال عام ہوتی جا رہی ہے۔ بالائی علاقوں میں برف کی یہ تازہ تہہ جہاں قدرتی حسن میں اضافہ کر رہی ہے، وہیں کسانوں کے لیے کچھ حد تک تشویش کا باعث بھی بن رہی ہے کیونکہ پھلدار درختوں پر موجود کونپلیں ٹھنڈ سے متاثر ہو سکتی ہیں۔ مجموعی طور پر وادی میں سردی کی لہر ایک مرتبہ پھر شدت اختیار کر چکی ہے اور لوگ موسم کی مزید بگڑتی صورتحال کے خدشے کے باعث فکر مند دکھائی دے رہے ہیں۔

اے سی بی نے

میں برابر کا شریک پایا گیا ہے۔ بیورو نے کہا کہ دوران تفتیش یہ بھی واضح ہوا کہ تعمیرات کے پس پشت ایک مجرمانہ سازش رچی گئی تھی جس میں سرکاری ملازمین اور ٹھیکیدار بالکان شامل تھے۔ حکام کے مطابق حکومت سے باقاعدہ اجازت استغاثہ حاصل کرنے کے بعد چارج شیٹ کو عدالت کے سپرد کر دیا گیا ہے تاکہ ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی آگے بڑھائی جا سکے۔ اس کیس کی اگلی سماعت 16 جون 2026 کو مقرر کی گئی ہے، جس میں عدالت مزید کارروائی کا تعین کرے گی۔ اے سی بی نے اس کارروائی کو سرینگر میں بڑھتی ہوئی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف ایک مضبوط قدم قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بدعنوانی کے خلاف کارروائی مستقبل میں بھی پوری شدت کے ساتھ جاری رہے گی۔

تاریخی تبدیلی

دے رہا ہے۔ ترنمول کانگریس نے صرف 67 نشستوں پر جیت حاصل کی اور 13 نشستوں پر برتری کے ساتھ اس کی جھولی میں زیادہ سے زیادہ 80 نشستیں ہی آ سکیں گی۔ کانگریس نے دو نشستیں جیتیں اور عام جنتا اُنین پارٹی (اے جے یو پی) نے بھی دو ہی نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ ممتا بنرجی کو بھاجپا امیدوار شُبھیندو ادھیکاری نے 15 ہزار ووٹوں سے بھوانی پور نشست پر ہرایا۔ اس انتخابی میدان میں ایک طرف محترمہ ممتا بنرجی نے اپنی پوری طاقت جھونک دی تھی، لیکن اقتدار مخالف لہر اور ترقی کے وعدوں کے سامنے ان کی گھیرابندی ناکام رہی۔ آخرکار، کولکاتا کے ہیڈکوارٹر سے لے کر دور دراز دیہاتوں تک بھگوا لہر دوڑ گئی ہے اور بنگال کی سرزمین پر پہلی بار کمل کھلا ہے۔ اس الیکشن میں ممتا حکومت کے بڑے بڑے نام ناکام رہے۔ ان کے کئی وزرا، کو انتخابی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ادھر کانگریس کی قیادت والے متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) نے کیرالہ اسمبلی انتخابات میں 102 نشستیں جیت کر دو تہائی سے زیادہ اکثریت کے ساتھ تاریخی کامیابی حاصل کرتے ہوئے 10 سال بعد اقتدار میں زبردست واپسی کی ہے۔ 140 رکنی اسمبلی کے پیر کو جاری ہوئے نتائج کے مطابق کانگریس کو 63 نشستیں ملی ہیں، جبکہ اس کے اتحاد یو ڈی ایف میں شامل انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کو 22، کیرالہ کانگریس کو سات اور ریوولیوشنری سوشلسٹ پارٹی کو تین نشستیں ملی ہیں۔ کیرالہ کانگریس جیکب، ریوولیوشنری مارکسسٹ پارٹی آف انڈیا اور کمیونسٹ مارکسسٹ پارٹی کیرالہ اسٹیٹ کمیٹی کو ایک ایک نشست ملی ہے۔ یو ڈی ایف سے وابستہ چار آزاد امیدواروں نے بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ دوسری طرف مارکسوادی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی ایم) کی قیادت والے بائیں بازو کے جمہوری محاذ (ایل ڈی ایف) کو بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تمل ناڈو اسمبلی انتخابات میں فلم اسٹار سے سیاست داں بنے وجے کی پارٹی 'تملگا ویٹری کزگم' (ٹی وی کے) سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ پارٹی نے کل 234 نشستوں میں سے 98 نشستیں جیت لی ہیں اور 9 نشستوں پر اس کے امیدوار آگے چل رہے ہیں۔ تملناڈو کے انتخاب میں اب تک کسی بھی پارٹی کو واضح اکثریت ملتی نظر نہیں آ رہی ہے۔ ووٹ شماری میں اب تک کے اعلانیہ نتائج اور رجحانات کے مطابق ریاست میں معلق اسمبلی کا امکان قوی نظر آ رہا ہے۔ ریاست میں ٹی وی کے پہلی بار اسمبلی انتخابات میں اتری ہے اور اس نے تملناڈو میں طویل عرصے سے چلی آ رہی دو جماعتی نظام کو اس بار توڑ دیا ہے۔ 2 اے آئی اے ڈی ایم کے 29 نشستیں جیتنے کے ساتھ 18 نشستوں پر برتری حاصل کیے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ پی ایم کے نے دو سیٹیں جیتی ہیں اور تین پر آگے ہے۔ سی پی آئی ایک نشست پر کامیاب اور ایک پر آگے ہے۔ ٹیکنیکل شدہ ڈی وی کے کے بانی اور اداکار و سیاست داں وجے کی سیاسی لہر میں پھنس کر تملناڈو کے وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے صدر ایم کے اسٹالن کو چنئی شہر کی اپنی پسندیدہ کولاتور اسمبلی نشست پر پہلی بار انتخابی شکست کا سامنا کرنا پڑا، جہاں ٹی وی کے نے مسٹر اسٹالن کے اس قلعے میں سیندھ لگائی جسے طویل عرصے سے ڈی ایم کے کا گڑھ مانا جاتا رہا ہے۔ ادھر آسام میں بھاجپا کو بھاری اکثریت ملی ہے اور اس نے 82 نشستیں حاصل کیں جبکہ کانگریس صرف 19 نشستیں حاصل کر سکی۔ پڈوچیری میں اے آئی این آر سی کو 11 اور ڈی ایم کو 5 اور بھاجپا کو چار نشستیں حاصل ہوئیں۔

چیف سیکرٹری نے

آئی ایم جموں کے علاوہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر جے کے ای ڈی آئی، ڈائریکٹر انڈسٹریز جموں، ڈائریکٹر ایمپلائمنٹ اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران چیف سیکرٹری نے متعدد اسٹریٹجک ہدایات جاری کیں جن کا مقصد ایم ایس ایم ای ہیلتھ کلینک کی تاثیر اور ادارہ جاتی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے ایک ایڈوانسڈ، لارج لینگویج ماڈل (ایل ایل ایم) پر مبنی حل کو اپنانے پر زور دیا جو کہ تناؤ والے یونٹس کے بنیادی سبب کا تجزیہ کرنے کیلئے ایک بالغ اے آئی فریم ورک کے ساتھ ہو۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ سیاق وسباق کو بڑھانے اور بھارت جینیٹ سی جیسے مقامی پلیٹ فارمز پر ترقی کی تلاش کیلئے سسٹم کو مقامی ڈیٹا سیٹس پر تربیت دی جائے۔ شواہد پر مبنی مداخلتوں کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے چیف سیکرٹری نے پالیسی اور بحالی کی حکمت عملیوں کو مطلع کرنے کیلئے نچلی سطح پر چلنے والے تجربے کی ضرورت کا حوالہ دیتے ہوئے فیلڈ لیول کی تشخیص پر مبنی تفصیلی کیس اسٹڈیز کی تیاری پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صلاحیت کی تعمیر کو ایک بار کی مشق کے بجائے ایک مسلسل عمل ہونا چاہیے اور ہدایت دی کہ ضلعی سطح پر پائیدار مہارت پیدا کرنے کیلئے ہر دو ماہ میں کم از کم ایک بار منظم تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔ ادارہ جاتی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے کیلئے چیف سیکرٹری نے ہدایت دی کہ مشن یوا کے تحت قائم کردہ سمال بزنس ڈیولپمنٹ یونٹ کے ماہرین کو باضابطہ طور پر ایم ایس ایم ای ہیلتھ کلینک کے فریم ورک میں ضم کیا جائے جس میں عمل درآمد میں معاونت کیلئے وقف اہلکاروں کو تعینات کیا جائے۔ انہوں نے اہم اداروں جیسے کہ بینکوں، نابارڈ اور زراعت سمیت متعلقہ محکموں کے نمائندوں کو شامل کرنے، ایس بی ڈی یو کو نچلی سطح پر مربوط رہنمائی اور عملدرآمد کیلئے ایک نوڈل پلیٹ فارم کے طور پر پوزیشن دینے پر بھی زور دیا۔ چیف سیکرٹری نے انڈسٹریز اینڈ کامرس ڈیپارٹمنٹ کو لیبر ڈیپارٹمنٹ اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشترکہ میٹنگیں بلانے کی بھی ہدایت دی جبکہ جے اینڈ کے بینک، ایس بی آئی اور نابارڈ سمیت صنعتی اداروں جیسے ایف آئی سی سی آئی، اے ایس ایس او سی ایچ اے ایم اور سی آئی آئی سے فعال طور پر معلومات حاصل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے ایم ایس ایم ای ہیلتھ کلینک کے کام میں سیکٹر کی مخصوص مہارت کو شامل کرنے کیلئے اسٹیک ہولڈرز کی زیادہ سے زیادہ شمولیت پر زور دیا۔ مزید برآں مسٹر ڈولو نے ہدایت دی کہ جموں اور کشمیر دونوں ڈویژنوں میں جائزوں کے ایک دور کی تکمیل کے بعد ترجیحاً جولائی میں ایک روزہ جامع ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ورکشاپ کو ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرنا چاہیے تاکہ اس پہل کو مزید نکھارنے کیلئے تمام شعبوں کے اسٹیک ہولڈرز سے منظم آرا اور تجاویز اکٹھی کی جا سکیں۔ اب تک حاصل ہونے والی پیش رفت کے بیانے پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایم ایس ایم ای ہیلتھ کلینک کے ذریعے اب تک 13357 کاروباری اداروں کا ڈیجیٹل طور پر جائزہ لیا گیا ہے، جن میں سے 86.26 فیصد کو مستحکم، 13.36 فیصد کو قابل بازیافت اور ایک چھوٹے سے حصے کو Sickness کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ اس پہل کی توجہ تناؤ کے اشاروں کی جلد شناخت اور بروقت ہینڈ ہولڈنگ پر مرکوز ہے تاکہ یونٹس کو ناقابل بازیافت مراحل میں پھسلنے سے روکا جا سکے۔

وزیر اعلیٰ کی جانب

کے جاری نتائج عوام کے مینڈیٹ کی عکاسی کرتے ہیں اور سبھی کو ان کا احترام کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ سے منسوب بعض الفاظ کا استعمال 'ناقابل قبول' ہے اور وہ جس عہدے پر فائز ہیں اس کے مطابق نہیں۔ شرما نے مزید کہا کہ اس طرح کے ریمارکس کے بجائے سیاسی لیڈروں کو عوام کو ان کے جمہوری حقوق کے استعمال پر مبارکباد دینی چاہیے۔ بی جے پی لیڈر نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ان کی پارٹی زور پکڑ رہی ہے اور جموں و کشمیر میں اپنی مستقبل کی کارکردگی کے بارے میں اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی خطے میں اپنی بنیاد کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہے۔

ترال میں سی آر پی

پیر کو پیش آیا جس میں سی آر پی ایف کی 180 بٹالین سے وابستہ اہلکار کی خودکشی سے موت واقع ہوگئی۔ متوفی کی شناخت سوالوتین کمار کے طور پر کی گئی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ اہلکار کو جوں ہی نزدیکی اسپتال پہنچایا گیا تو وہاں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق اسپتال پہنچانے سے قبل ہی اہلکار کی موت واقع ہو چکی تھی۔ دریں اثنا، ایک پولیس افسر نے بتایا کہ ابتدائی طور پر ہلاک ہوئے اہلکار کی جانب سے یہ انتہائی قدم اٹھانے کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں، تاہم اس ضمن میں ترال پولیس نے ایک کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس کا مزید کہنا ہے کہ طبی وقانونی لوازمات کی تکمیل کے بعد میت کو آخری رسومات کے لیے لواحقین کے سپرد کر دیا جائے گا۔ دریں اثنا، ایک پولیس افسر نے بتایا کہ ابتدائی طور پر ہلاک ہوئے اہلکار کی جانب سے یہ انتہائی قدم اٹھانے کی وجوہات معلوم نہیں ہو سکیں، تاہم اس ضمن میں ترال پولیس نے ایک کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس کا مزید کہنا ہے کہ طبی وقانونی لوازمات کی تکمیل کے بعد ہی میت کو آخری رسومات کے لیے لواحقین کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ادھر بونیار اوڑی میں خاتون نے ۱۲ بور رائفل سے گولی چلا کر زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق بونیار اوڑی کے علاقے میں اس وقت سنسنی پھیل گئی جب شادی شدہ خاتون نے نامعلوم وجوہات کی بناء پر اپنے گھر میں موجود لائسنس شدہ ۱۲ بور رائفل سے خود پر گولیاں چلائیں، جس سے وہ شدید طور پر زخمی ہوئی۔ مذکورہ خاتون کو قریبی اسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئی۔ پولیس نے نعش اپنی تحویل میں لیکر اُسے پوسٹ مارٹم کیلئے قریبی اسپتال منتقل کیا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد میت آخری رسومات کیلئے لواحقین کو سونپ دی گئی۔ پولیس نے اس بات کی تصدیق کی کہ بونیار اوڑی میں شادی شدہ خاتون نے بارہ بور رائفل سے خود پر گولی چلائی جس کے نتیجے میں وہ شدید طور پر زخمی ہوئی اور اسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ گئی۔ پولیس کے مطابق مذکورہ خاتون نے کن وجوہات کی بناء پر انتہائی اقدام اٹھایا، اس سلسلے میں کیس درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی گئی۔ جلد ہی اس سلسلے میں حقائق کو منظر عام پر لایا جائے گا۔

پولیس نے اننت ناگ

طریقے سے برقرار اور اپ ڈیٹ نہیں کیا گیا تھا۔ فوری کارروائی کرتے ہوئے مشترکہ ٹیم نے تینوں میڈیکل شاپس یعنی ہوپ کیمسٹ اینڈ ڈرگس، پیری میڈیکل سٹور اور ڈار اینڈ ڈار فارمیسی کو سیل کر دیا۔ یہ کارروائی قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت کی گئی ہے تاکہ غیر قانونی استعمال کے لیے طے شدہ ادویات کی ممکنہ تبدیلی کو روکا جا سکے۔ معاملے کی مزید انکوائری جاری ہے اور نتائج کی بنیاد پر مناسب قانونی کارروائی کی جائے گی۔ سوپور میں بادی پورہ، رفیع آباد میں مشترکہ معائنے کے دوران، ایک کیمسٹ شاپ کو ڈرگ لائسنس کے بغیر اور لازمی سی سی ٹی وی کی تنصیب کے بغیر کام کرتے ہوئے پایا گیا۔ یہ دکان عبدالرشید لون ولد عبدالخالق لون ساکنہ بادی پورہ چلا رہا تھا۔ فوری کارروائی کرتے ہوئے ڈرگ انسپکٹر نے مناسب قانونی طریقہ کار کی پیروی کے بعد موقع پر ہی جگہ کو سیل کر دیا اور قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مزید قانونی کارروائی شروع کر دی گئی۔ یہ اس طرح کی چوتھی انفورسمنٹ کارروائی کی نشاندہی کرتا ہے جس میں جاری مہم کے ایک حصے کے طور پر ڈرگ کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر بغیر لائسنس یا غیر تعمیل والے میڈیکل اسٹور کو سیل کیا گیا ہے۔ پولیس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ بغیر لائسنس یا غیر تعمیل شدہ کیمسٹ شاپ کو چلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور ادویات اور سائیکوٹراپک مادوں کی غیر قانونی فروخت یا ذخیرہ کرنے والی کسی بھی خلاف ورزی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ عوام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ صرف مجاز اور لائسنس یافتہ کیمسٹ سے ادویات خریدیں۔

بینک آف بڑودہ

ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی جو بنیادی طور پر زراعت اور اس سے منسلک شعبوں کے ساتھ ساتھ ہینڈی کرافٹس، ہینڈلوم اور سیاحت پر انحصار کرتی ہے اور مقامی نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے بینک کو یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ ان اہم شعبوں کے لئے خصوصی مالیاتی مصنوعات تیار اور فروغ دے تاکہ قرض تک وسیع رسائی ممکن ہو اور لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکے۔

نائب وزیر اعلیٰ نے

نائب وزیر اعلیٰ نے چتر گام میں زیر تعمیر ہیلتھ کیئر سنٹر کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔ صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے زمینی سطح کے کام کو تیزی سے مکمل کرنے کی ہدایت دی اور تعمیراتی سرگرمیوں کو فوری طور پر شروع کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے عوام کو صحت کی بنیادی خدمات کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانے کے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ سڑک اور پلوں کے دیگر منصوبوں پر کام کی رفتار اور معیار کا جائزہ لیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی توقعات پر پورا اتریں اور ضلع بھر میں مجموعی ترقی کو یقینی بنانے کیلئے تمام پروجیکٹوں کی تکمیل میں کارکردگی، شفافیت اور معیار کو برقرار رکھیں۔ ضلع میں کان کنی کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ کان کنی کے ضوابط پر سختی سے عمل کرتے ہوئے تعمیراتی سامان کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ قبل ازیں نائب وزیر اعلیٰ نے چتر گام میں ایم ایل اے زینہ پورہ شوکت حسین گنائی کی رہائش گاہ پر جا کر ان کی والدہ محترمہ کے انتقال پر دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے غم کی اس گھڑی میں مرحوم کی روح کیلئے ابدی سکون اور سوگوار خاندان کیلئے اس صدمے کو برداشت کرنے کی ہمت کیلئے دعا کی۔

جموں سکریٹریٹ

مقرر رہیں گے۔ ماہ کے آخری مرحلے میں 25 مئی سے 29 مئی تک شیلندر کمار، فنانشل کمشنر (ایڈیشنل چیف سیکرٹری) محکمہ خزانہ، کے ساتھ کمار راجیو رنجن، انتظامی سیکرٹری لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ، اپنی سرکاری ذمہ داریاں انجام دیں گے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق یہ اقدام اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اٹھایا گیا ہے کہ موسم گرما کے سیشن کے دوران اعلیٰ افسران کی بروقت موجودگی برقرار رہے، انتظامی تسلسل متاثر نہ ہو اور عوام کو درکار سرکاری خدمات مؤثر طریقے سے دستیاب رہیں۔

ہمارے نو جوانوں

نوجوانوں میں اخلاقی اور اخلاقی اقدار، سماجی ذمہ داری اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینا ہے۔ ایسے پروگرام وقت کی ضرورت ہیں کیونکہ ہمیں اپنے شاندار نوجوانوں کے ذریعے ایک صحت مند مستقبل کی تشکیل کے لیے اپنے معاشرے کے نچلی سطح تک پہنچنا ہے"۔ ڈاکٹر اندرابی نے کہا۔ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ایل جی منوج سنہا جی کے منشیات کے خلاف میگا اقدام کی تعریف کرتے ہوئے، ڈاکٹر اندرابی نے کہا کہ ہمیں اجتماعی طور پر اپنے معاشرے سے منشیاتی دہشت گردی کو ختم کرنا ہوگا۔ بی جے پی جموں و کشمیر کے جنرل سکریٹری اشوک کول، سابق ڈی جی سی آر پی ایف ایس ایس سندھو، وائس چیئرمین منورٹی کمیشن الطاف حسین، مذہبی مبلغ مولوی اویس قادری، سی ایم او سری نگر ڈاکٹر طاہر، بی جے پی لیڈران عارف راجہ، بلال پارے، ارشد بھٹ اور نذیر گللکر نے بھی اس عظیم الشان تقریب میں شرکت کی جن میں سول سوسائٹی کے اراکین، والدین اور طلباء شامل تھے۔ ڈاکٹر اندرابی نے اسکول انتظامیہ اور الرحیم ٹرسٹ کا اس طرح کے بامعنی اور اہم پروگرام کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔

جموں فلم فیسٹول

ظاہر کرتی ہے۔ شریک پیش کنندہ کی جانب سے سنجیو کاک نے کہا کہ "ہمیں خوشی ہے کہ ہم وومیدھ کے ذریعے جموں و کشمیر میں جے ایف ایف اور آئی ایف ایف ایس جیسے بین الاقوامی فلمی میلوں سے وابستہ ہیں۔ یہ پلیٹ فارم عالمی سنیما کو یہاں کے ناظرین تک پہنچانے اور مقامی ٹیلنٹ کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔" وومیدھ کی مشیر بھاونا پنڈتا نے کہا کہ "تنظیم فن و ثقافت کے فروغ کے لیے پرعزم ہے اور جے ایف ایف جیسے اقدامات کے ذریعے فنکاروں اور فلم سازوں کے لیے نئے مواقع پیدا کیے جا رہے ہیں۔" سینئر اداکارہ کسم ٹیکو نے کہا کہ ابتدا سے اس سفر کا حصہ ہونا خوش آئند ہے اور یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا ہے کہ یہ پلیٹ فارم وقت کے ساتھ ایک اہم ثقافتی سنگ میل بن چکا ہے۔

ڈی آئی جی شمالی

ایس پی سوپور، ایس ڈی پی اوز، ڈپٹی ایس پیز اور ضلع کے تمام ایس ایچ اوز نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران ضلع کی مجموعی سیکیورٹی پوزیشن، حساس علاقوں کی نگرانی، انٹیلی جنس نیٹ ورک کی مضبوطی اور کسی بھی ممکنہ چیلنج کا فوری و مؤثر جواب دینے پر خصوصی زور دیا گیا۔ ڈاکٹر ونود کمار نے ضلع میں زیر تفتیش اہم معاملات، خاص طور پر این ڈی پی ایس ایکٹ اور دیگر سنگین جرائم سے متعلق کیسوں کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ تفتیش کے عمل کو معیاری بنایا جائے، کیسوں کو مقررہ وقت پر مکمل کیا جائے اور عدالتوں میں مضبوط پیروی کو یقینی بنایا جائے تاکہ جرائم پیشہ عناصر کو سخت سزا مل سکے۔ ڈی آئی جی نے کہا کہ تمام پولیس یونٹس کے درمیان بہتر تال میل، نگرانی میں اضافہ اور زمینی سطح پر متحرک حکمت عملی نہایت ضروری ہے تاکہ امن وقانون کی صورتحال برقرار رہے۔ انہوں نے عوامی روابط اور کمیونٹی پولیسنگ کو مزید مؤثر بنانے پر بھی زور دیا۔ میٹنگ میں نشہ مکت جموں و کشمیر ابھیان کے تحت جاری کارروائیوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ڈاکٹر ونود کمار نے افسران کو ہدایت دی کہ منشیات کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی پر سختی سے عمل کیا جائے، اسمگلروں کے خلاف کارروائیاں تیز کی جائیں اور نوجوانوں کو اس لت سے بچانے کیلئے مسلسل آگاہی مہم چلائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ سوپور سمیت پورے شمالی کشمیر میں امن و استحکام برقرار رکھنا پولیس کی اولین ترجیح ہے اور اس مقصد کیلئے تمام ضروری اقدامات جاری رہیں گے۔

یوپی اور

یہ برسوں کی خواہش تھی اور ہم گزشتہ نو ماہ سے اس سفر میں مصروف ہیں۔" روہت رائے نے بتایا کہ تقریباً ایک سال سے ان کا روزمرہ یہی ہے کہ زمین پر لیٹ کر ہاتھیں اور چند انچ آگے بڑھیں۔ ان کے پاس صرف ایک سائیکل ہے جس پر کم از کم ضروری سامان — کمبل، پانی اور محدود خوراک — لدی ہوتی ہے۔ دو نوجوانوں نے جھلستی گرمی سے لے کر سنگلاخ پہاڑی سرد ہواؤں تک ہر موسم کو جھیلتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھا ہے۔ جسمانی تھکن کے باوجود "بابا برفانی" کے نعروں نے ان کے حوصلے کو برقرار رکھا۔ اس سال سالانہ امرناتھ یاترا 3 جولائی سے شروع ہونے والی ہے، جو پہلگام کے 48 کلومیٹر طویل نونوان روٹ اور گاندربل کے 14 کلومیٹر مختصر لیکن دشوار بالتل روٹ کے ذریعے 28 اگست کو رکشا بندھن کے موقع پر اختتام پذیر ہوگی۔ نوجوان یاتریوں کا کہنا ہے کہ ان کا سفر صرف عبادت نہیں بلکہ ایک وسیع مقصد کے تحت ہے، جس میں سناتن دھرم کی اقدار کو اجاگر کرنا اور گائے کو بھارت کا قومی جانور قرار دینے کی وکالت شامل ہے۔ ساتھ ہی وہ مذہبی ہم آہنگی کا پیغام دیتے ہوئے کہتے ہیں: "مذہب امن اور بقائے باہمی کی تعلیم دیتا ہے۔ جو لوگ ہندو مسلم نفرت پھیلاتے ہیں، وہ اپنے دھرم کو نہیں سمجھتے۔" رام بن کے علاقے سے گزرتے ہوئے ان کی حالت ان کے طویل اور سخت سفر کی گواہی دے رہی ہے، لیکن ان کا عزم، بھروسہ اور اتحاد کا پیغام اس یاترا کو عقیدت اور سماجی ہم آہنگی کی زندہ مثال بنا رہا ہے۔

ایم ایل اے اوڑی

کے قیام، مناسب اسپتال کی عمارت کی تعمیر، ایمبولینس کی دستیابی، نامبلہ نالہ پر کچیدار موڑ کے قریب فٹ برج اور کھیل کے میدان کی تعمیر جیسے مسائل اٹھائے۔ لوگوں نے غیر برق یافتہ علاقوں میں بجلی کی فراہمی اور مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر بھی زور دیا۔ متعدد وفود نے متعلقہ محکموں کی فوری توجہ کے لیے تحریری یادداشتیں بھی پیش کیں۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر سجاد شفیع اوڑی نے عوام کو یقین دلایا کہ ان کے جائز مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر متعلقہ حکام کے سامنے اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے اوڑی حلقے کی ہمہ جہت ترقی کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا اور کہا کہ اس طرح کے عوامی پروگرام انتظامیہ اور عوام کے درمیان فاصلے کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ گورنمنٹ آن ڈور سٹیپ اقدام کا ذکر کرتے ہوئے ایم ایل اے نے کہا کہ انہوں نے انتخابات کے دوران عوام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ خود ان کے پاس آئیں گے، اور آج وہ اسی وعدے کو پورا کرتے ہوئے حکومت کو عوام کی دہلیز تک لے آئے ہیں تاکہ مسائل کا حل مقامی سطح پر ہی ممکن بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 2024 کے انتخابات کے دوران کیے گئے وعدے ضرور پورے کیے جائیں گے۔ ان کے مطابق کئی کام پہلے ہی مکمل کیے جا چکے ہیں جبکہ باقی ماندہ منصوبے بھی آئندہ انتخابات سے قبل مکمل کیے جائیں گے۔ عوامی دربار اس یقین دہانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا کہ نامبلہ اے، بی اور سی کے رہائشیوں کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مسلسل کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

شوپیان اور کولگام

ایف آئی آر نمبر 46/2026 تھانہ کیلر میں درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ مزید برآں پولیس اسٹیشن کولگام کو معتبر ذرائع سے مصدقہ اطلاع ملی کہ سراج احمد بٹ ولد عبدالخالق بٹ ساکنہ شورتھ کولگام اور گلزار احمد نائیک ولد عبدالکبیر نائیک ساکن نیلو کولگام نامی افراد نے شورتھ اور گاؤں نیلو میں واقع اپنے کھیتوں میں مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر افیون پوست کی کاشت کی ہے۔ اس کے مطابق، NDPS ایکٹ کی دفعہ 18/8 کے تحت ایف آئی آر نمبر 74 اور 75/2026 درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ تفتیش کے دوران، ایک پولیس ٹیم، متعلقہ ایگزیکٹو مجسٹریٹس اور کولگام پولیس کے ساتھ مل کر بڑے پیمانے پر زمین پر پھیلی ہوئی افیون پوست کی غیر قانونی کاشت کو تباہ کر دی ہے۔

سوپور اور بارہمولہ

جی ای پی (گلمرگ انٹری پوائنٹ) پر ناکہ چیکنگ کے دوران پولیس نے اسکارپیو JK05M-6306 کو روک کر تلاشی لی۔ اس دوران ملزم کے قبضے سے 3 گرام میٹھا کوالون (مانڈریکس/کوائوڈ) برآمد ہوا، جو ایک طاقتور نفسیاتی مادہ ہے۔ گاڑی کی مزید تلاشی کے دوران منشیات سے متعلق دیگر سامان بھی ضبط کیا گیا۔ گرفتار ملزم کی شناخت منیر احمد شیخ ولد عبدالرشید شیخ ساکن لوپے پورہ سری نگر کے طور پر ہوئی ہے، جبکہ جرم میں استعمال ہونے والی گاڑی کو بھی قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ تمام معاملات میں متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کر کے مزید تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ پولیس نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائیاں جاری رہیں گی اور منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث تمام عناصر کو قانون کے مطابق سخت سزا دلائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نشہ مکت جموں و کشمیر ابھیان کا مقصد معاشرے کو منشیات کے ناسور سے پاک کرنا اور نوجوان نسل کو محفوظ مستقبل فراہم کرنا ہے۔

گھریومیں رہاشی

نیو بائی پاس لچھن میں سڑک پر الٹ گیا جس کے دوران اس کے اوپر بیٹھے ہوئے ایک شخص کو زخمی حالت میں شناخت کرایا گیا ہے۔ جیسا کہ محمد اقبال کوکڈا ولد غلام محمد ساکن حزمو قاضی گنڈ جس کی عمر تقریباً 50 سال ہے۔ اسے ابتدائی طور پر ایس ایم ایچ ایس ہسپتال سری نگر منتقل کیا گیا جہاں اس کا علاج جاری تھا۔ تاہم وہ پیر کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، حکام نے بتایا۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لے لیا ہے، اور مزید تفتیش جاری ہے۔ ادھر اننت ناگ حادثہ میں زخمی ہونے والا نوجوان زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ حکام نے بتایا کہ جنوبی کشمیر کے اننت ناگ ضلع کے مٹن علاقے میں 30 اپریل کو پیش آئے سڑک حادثے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر دو ہوگئی ہے جب ایک اور زخمی نوجوان پیر کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ حکام نے بتایا کہ حادثہ کے پی روڈ پر بمزو کے قریب اس وقت پیش آیا جب ایک گاڑی الٹ گئی، جس سے 2 نوجوان شدید زخمی ہوئے۔ دونوں زخمیوں کو فوری طور پر علاج کے لیے قریبی اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ ان میں سے ایک عمر بشیر بٹ ساکنہ پازل پورہ بجبہاڑہ واقعے کے فوراً بعد ہی دم توڑ گیا تھا۔ دوسرا زخمی یاور منظور لون ساکنہ پازل پورہ بجبہاڑہ زیر علاج تھا لیکن پیر کی صبح زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، حکام نے بتایا کہ واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔

جے ڈی اے کی

کے بغیر کھڑی کی گئی تھیں۔ ترجمان نے کہا کہ یہ عمارتیں منظور شدہ لینڈ یوز پالیسی اور بلڈنگ قوانین کی صریح خلاف ورزی تھیں۔ "ابتدائی جائزوں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ غیر مجاز تعمیرات عوامی تحفظ کے لیے سنگین خطرہ تھیں۔ ان میں سے کئی ڈھانچے یا تو تعمیراتی طور پر کمزور تھے یا انہوں نے حساس علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا، جس سے جان ومال کے نقصان کا خطرہ بڑھ گیا تھا، خاص طور پر قریبی رہائشی اور تجارتی مراکز کے لیے۔ مسماری کی یہ کارروائی جے ڈی اے کے انفورسمنٹ ونگ نے مقامی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے انجام دی، تاکہ مہم کسی بھی ناخوشگوار واقعے کے بغیر خوش اسلوبی سے مکمل ہو سکے۔ ترجمان نے بتایا کہ قانونی طریقہ کار کے مطابق خلاف ورزی کرنے والوں کو پہلے ہی نوٹس جاری کیے گئے تھے تاکہ انہیں ضوابط کی تعمیل کا مناسب موقع مل سکے۔ اتھارٹی نے جموں میں منظم ترقی کو برقرار رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا اور عوام پر زور دیا کہ وہ تعمیراتی اصولوں کی سختی سے پابندی کریں اور کسی بھی قسم کی تعمیر شروع کرنے سے پہلے ضروری اجازت نامے حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ "غیر مجاز تعمیرات نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہیں بلکہ عوامی تحفظ کو بھی خطرے میں ڈالتی ہیں اور شہر کی منظم ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں۔" ترجمان نے مزید واضح کیا کہ جے ڈی اے مستقبل میں بھی ایسی تمام خلاف ورزیوں کے خلاف بلاتفریق کارروائی جاری رکھے گی۔

مختلف اضلاع میں

دینے کے نعرے بلند کیے گئے تھے۔ شوپیاں میں، گورنمنٹ مڈل اسکول پڈپورہ ہرمین اور آکسفورڈ پبلک اسکول امام صاحب میں بیداری کے سیشن منعقد کیے گئے، جس میں طلباء اور تدریسی عملے کی پرجوش شرکت دیکھی گئی۔ آگاہی سیشن نے نوجوان ذہنوں کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں آگاہ کیا، اس کے جسمانی، نفسیاتی، سماجی اور قانونی نتائج کو اجاگر کیا۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ صحت مند، منشیات سے پاک طرز زندگی اپنائیں اور اپنی کمیونٹیز میں تبدیلی کے سفیر کے طور پر کام کریں۔ پولیس کے افسران اور اہلکاروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جموں و کشمیر پولیس اس طرح کے اقدامات کو جاری رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے اور عوام بالخصوص نوجوانوں پر زور دیتی ہے کہ وہ منشیات کے استعمال کے خلاف جنگ میں فعال طور پر تعاون کریں۔ ادھر بانڈی پورہ میں گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول احمد شریف بانڈی پورہ اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول نادی ہل میں آگاہی پروگرام منعقد کیے گئے۔ دونوں واقعات میں طلباء اور تدریسی برادری کے اراکین کی بڑی شرکت دیکھنے میں آئی، جو منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے لیے مضبوط اجتماعی عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ گریز کے پنچایت گھر حلقہ بگو اور پنچایت گھر کھنڈیال میں بھی اسی طرح کے بیداری پروگرام منعقد کیے گئے۔ ان پروگراموں کا انعقاد محکمہ صحت، یوتھ سروسز اینڈ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے اشتراک سے کیا گیا۔ پروگراموں میں ضلع بھر کے نوجوانوں اور تعلیمی اداروں پر خصوصی زور دینے کے ساتھ بیداری، صلاحیت کی تعمیر، اور علاج کے فروغ کے ذریعے منشیات کے استعمال کو روکنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

آئی پی ایل: دہلی کیپٹلز اور چنئی سپر کنگز کے درمیان 'بقا کی جنگ' پلے آف کی دوڑ فیصلہ کن موڑ پر

نئی دہلی، 4 مئی (ایجنسیز) آئی پی ایل کے پلے آف مرحلے تک رسائی کے لیے دہلی کیپٹلز اور چنئی سپر کنگز کے درمیان منگل کو ہونے والا مقابلہ ایک 'نائیٹ میئر' ثابت ہوسکتا ہے۔ دونوں ٹیموں کے لیے یہ میچ محض ایک کھیل نہیں بلکہ ٹورنامنٹ میں بقا کا سوال بن چکا ہے، جہاں ہارنے والی ٹیم کے لیے واپسی کے راستے مسدود ہوسکتے ہیں۔ ٹورنامنٹ کے اس اہم موڑ پر دونوں ٹیمیں برابری کی سطح پر کھڑی ہیں۔ دونوں ٹیمیں جانتی ہیں کہ اب کسی بھی غلطی کی گنجائش ختم ہوچکی ہے، تاہم یہاں تک پہنچنے کے لیے دونوں نے بالکل متضاد حکمتِ عملی اپنائی ہے۔ دہلی کی ٹیم اس سیزن میں انتہائی غیر متوقع رہی ہے۔ ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے دہلی کے بلے باز تذبذب کا شکار نظر آتے ہیں۔ کے ایل راہل ٹیم کے مستقل مزاج کھلاڑی ثابت ہوئے ہیں، جبکہ پتھم نسانکا کی حالیہ نصف سنچری اور ٹرسٹن اسٹبس کی جارحانہ بیٹنگ ٹیم کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ٹیم دباؤ کا شکار ہوجاتی ہے، جس کا ثبوت ان کا 'نیگیٹو رن ریٹ' ہے۔ ڈیتھ اوورز میں رنز لٹانا دہلی کی سب سے بڑی کمزوری بنی ہوئی ہے۔ چنئی نے ہمیشہ کی طرح ایک مضبوط ڈھانچے کے تحت کرکٹ کھیلی ہے۔ کپتان رتوراج گائیکواڑ فارم میں واپس آچکے ہیں اور نجو سیمسن خاموشی سے ٹیم کے سب سے معتبر اسکورر بن کر ابھرے ہیں۔ چنئی کے لیے سب سے بڑا مسئلہ 180 سے زائد رنز کے ہدف کا تعاقب کرنا ہے۔ نفسیاتی طور پر ٹیم بڑے ہدف کے سامنے لڑکھڑا جاتی ہے، جو ان کے لیے ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ ارون جیٹلی اسٹیڈیم کی پچ روایتی طور پر بلے بازوں کے لیے سازگار سمجھی جاتی ہے۔ چھوٹی باؤنڈریز اور سپاٹ پچ کے باعث 200 رنز کا اسکور بننا اب یہاں ایک معمول بن چکا ہے۔ دوسری اننگز میں اوس کے ممکنہ اثرات کے باعث ٹاس جیتنے والی ٹیم ممکنہ طور پر پہلے باؤلنگ کو ترجیح دے گی تاکہ ہدف کا تعاقب آسان ہو سکے۔ یہ میچ صرف تکنیک کا نہیں بلکہ اعصاب کی جنگ ہے۔ ٹورنامنٹ کے آخری مراحل میں یہ مقابلہ طے کرے گا کہ کون سی ٹیم پلے آف کی دوڑ میں برقرار رہے گی اور کس کا سفر اختتام پذیر ہوگا۔

ٹیکنالوجی کی دنیا میں انقلاب: میٹا کے اے آئی چشمہ (گلاسیز) پر کرکٹ کے لائیو اپ ڈیٹس دستیاب

نئی دہلی، 4 مئی (ایجنسیز) انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2026 کے سیزن کے دوران کرکٹ شائقین کے لیے میٹا نے ایک جدید ترین فیچر متعارف کروا دیا ہے۔ اب 'میٹا'، 'رے بین میٹا' اور 'اوکلے میٹا' چشموں (گلاسیز) کے صارفین براہِ راست اپنے سمارٹ گلاسز پر کرکٹ میچز کی پل پل کی خبر رکھ سکیں گے۔ اس نئے فیچر کی مدد سے ہندوستان میں کرکٹ کے دیوانے اب موبائل فون کو ہاتھ لگائے بغیر میچ کی مکمل صورتحال جان سکیں گے۔ میٹا اے آئی کے ذریعے صارفین لائیو اسکور اپ ڈیٹس، وکٹ الرٹس، میچ کی اہم جھلکیاں اور سنگِ میل اور بغیر کسی اشتہاری وقفے کے فوری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ صارفین کو صرف " ہے میٹا فالو " کہہ کر اپنی پسندیدہ ٹیم یا آنے والے میچ کا نام بتانا ہوگا۔ چاہے آپ کسی میٹنگ میں ہوں، سفر کر رہے ہوں یا کھانا کھا رہے ہوں، یہ اسمارٹ چشمے آپ کو ایسا تجربہ فراہم کریں گے جیسے آپ خود میدان میں موجود ہوں۔ کمپنی کے مطابق یہ فیچر فی الحال ہندوستان میں ہونے والے کرکٹ میچز کے لیے دستیاب ہے اور ابتدائی طور پر اسے انگریزی زبان میں لانچ کیا گیا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی شائقین کرکٹ کے لیے میچ دیکھنے اور اس سے جڑے رہنے کے انداز کو مکمل طور پر بدل دے گی۔

جرمنی میں ہندوستانی طاقت کا طوفان: سریندر اور گردت سنگھ نے 7 طلائی تمغے جیت کر تاریخ بدل دی

نئی دہلی، 4 مئی (یواین آئی) جرمنی کے شہر بٹبرگ میں منعقدہ 'جرمن پاور لفٹنگ چیمپئن شپ 2026' میں ہندوستانی پاور لفٹرز نے تاریخ رقم کر دی۔ معروف کوچ ورونا چاریہ بھوپیندر دھون کے شاگردوں، سریندر سنگھ اور گردت سنگھ نے مجموعی طور پر 7 طلائی تمغے جیت کر ملک کا نام روشن کردیا۔ یکم مئی سے 3 مئی تک جاری رہنے والے اس مقابلے میں دونوں کھلاڑیوں نے مختلف کیٹیگریز میں اپنی دھاک بٹھائی۔ تجربہ کار کھلاڑی سریندر سنگھ نے ماسٹرز بینچ پریس، اوپن بینچ پریس، ماسٹرز ڈیڈ لفٹ اور اوپن ڈیڈ لفٹ کے مقابلوں میں چاروں طلائی تمغے اپنے نام کیے۔ نوجوان ایتھلیٹ گردت سنگھ نے جونیئر فل پاور لفٹنگ میں مجموعی طور پر 700 کلوگرام (ڈیڈ لفٹ 290 کلو، بینچ پریس 160 کلو اور اسکواٹس 250 کلو) وزن اٹھا کر سونے کا تمغہ جیتا۔ اس کے علاوہ انہوں نے سنگل بینچ پریس اور سنگل ڈیڈ لفٹ میں بھی مزید دو طلائی تمغے حاصل کیے۔

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ میں انتخابی بگل بج گیا: نئے بورڈ کے لیے تیاریاں شروع

ڈھاکہ، 4 مئی (یواین آئی) بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے پیر کے روز تمام کیٹیگریز کے کونسلرز کو نامزد کرنے کے عمل کا آغاز کر کے نئے بورڈ کے انتخابات کی باقاعدہ تیاریوں کا اعلان کر دیا ہے۔ شیرِ بنگلہ نیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں بی سی بی کی ایڈہاک کمیٹی کے تیسرے اجلاس کے بعد بورڈ نے اہم فیصلے جاری کیے۔ بورڈ نے شفاف انتخابات کے انعقاد کے لیے تین رکنی الیکشن کمیشن کی تشکیل کی منظوری دے دی ہے۔ بی سی بی کے جاری کردہ بیان کے مطابق، بورڈ کے آئین کے آرٹیکل 12.7 کے تحت تمام کیٹیگریز کے کونسلرز کو نامزد کرنے کے لیے جلد ہی باضابطہ نوٹس جاری کیا جائے گا، جو انتخابی عمل کا پہلا قدم ہے۔ یاد رہے کہ نیشنل اسپورٹس کونسل نے اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات کے تحت امین الاسلام کی قیادت والی باڈی کو تحلیل کر دیا تھا۔ موجودہ صورتحال میں بنگلہ دیش کے سابق قومی کپتان تمیم اقبال بورڈ کے عبوری سربراہ کے طور پر ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ انہیں یہ اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ 30 دنوں کے اندر بی سی بی کے اگلے انتخابات مکمل کروا کر اقتدار منتخب باڈی کے حوالے کریں۔ تمیم اقبال کی نگرانی میں ہونے والے یہ انتخابات بنگلہ دیشی کرکٹ کے مستقبل کے لیے انتہائی اہمیت کے حامل سمجھے جا رہے ہیں، تاکہ بورڈ میں انتظامی استحکام واپس آ سکے۔

دہلی کے شائقین کی آس ٹوٹی، دھونی دہلی نہیں جائیں گے، چنئی میں انجری سے نجات کے لیے 'ری ہیب' جاری

نئی دہلی، 4 مئی (یواین آئی) چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے مداحوں کے لیے افسوسناک خبر ہے کہ اسٹار وکٹ کیپر بلے باز مہندر سنگھ دھونی منگل کو دہلی کیپٹلز کے خلاف ہونے والے میچ کے لیے ٹیم کے ہمراہ نئی دہلی نہیں آئے ہیں۔ سابق کپتان نے چنئی میں ہی قیام کا فیصلہ کیا ہے جہاں وہ اپنی پنڈلی کی انجری سے نجات کے لیے ری ہیبلیٹیشن (علاج) کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ اگرچہ دھونی دہلی کے خلاف میچ کے لیے دستیاب نہیں ہیں، تاہم فرنچائز حکام نے رواں سیزن میں ان کی شرکت کے امکانات کو مسترد نہیں کیا ہے۔ ٹیم کے ایک سینئر عہدیدار نے 'کرک بز' کو بتایا کہ "دھونی کو ٹورنامنٹ کے کسی نہ کسی مرحلے پر دستیاب ہونا چاہیے۔ چنئی سپر کنگز کو رواں سیزن میں ابھی مزید پانچ لیگ میچز کھیلنے ہیں۔ دہلی کے خلاف میچ کے بعد چنئی کا 10 مئی: لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف ہوم میچ۔ 15 مئی: لکھنؤ میں رشبھ پنت کی ٹیم کے خلاف جوابی مقابلہ۔ 18 مئی: سن رائزرز حیدرآباد کی میزبانی۔ 21 مئی: گجرات ٹائٹنز کے خلاف سیزن کا آخری لیگ میچ (احمد آباد)۔ واضح رہے کہ ایم ایس دھونی نے اس سیزن میں اب تک ایک بھی میچ نہیں کھیلا ہے۔ انہوں نے اپنا آخری آئی پی ایل میچ تقریباً ایک سال قبل 25 مئی 2025 کو گجرات ٹائٹنز کے خلاف کھیلا تھا۔ شائقین بے تابی سے اپنے پسندیدہ کھلاڑی کی میدان میں واپسی کا انتظار کر رہے ہیں۔

آئی پی ایل 2026: فل سالٹ انگلی کی انجری کے باعث وطن واپس روانہ

بنگلورو، 04 مئی (ایجنسیز) رائل چیلنجرز بنگلورو (آر سی بی) کے سلامی بلے باز فل سالٹ اپنی انگلی کی انجری کے اسکین کے لیے برطانیہ واپس چلے گئے ہیں۔ اس انجری کی وجہ سے وہ گزشتہ تین میچوں سے ٹیم سے باہر تھے، جس کے بعد اب جیکب بیتھل کو اوپننگ آرڈر میں مزید مواقع ملنے کی توقع ہے۔ اگرچہ آر سی بی نے باضابطہ طور پر انجری کی تفصیلات ظاہر نہیں کی ہیں، تاہم معلوم ہوا ہے کہ 18 اپریل کو دہلی کیپٹلز کے خلاف میچ کے دوران باؤنڈری بچاتے ہوئے فل سالٹ کے بائیں ہاتھ کی انگلی زخمی ہوگئی تھی۔ سالٹ نے سیزن کا آغاز شاندار انداز میں کیا تھا اور 6 اننگز میں 168.33 کے اسٹرائیک ریٹ سے 202 رنز بنائے تھے۔ انگلینڈ کرکٹ بورڈ (ای سی بی) کے ساتھ مرکزی معاہدے میں شامل ہونے کی وجہ سے سالٹ کو انگلش مینجمنٹ کی درخواست پر واپس بلایا گیا ہے تاکہ وہاں ان کے مکمل اسکینز کیے جا سکیں۔ کھلاڑی اور فرنچائز دونوں اس بات کے لیے پرامید ہیں کہ انجری جلد ٹھیک ہو جائے گی اور وہ اسی ماہ ہندوستان واپس آ سکیں گے تاکہ آر سی بی کو اپنے ٹائٹل کے دفاع میں مدد فراہم کر سکیں۔ فل سالٹ کی غیر موجودگی میں ان کے ہم وطن جیکب بیتھل کو ورات کوہلی کے ساتھ اوپننگ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگرچہ بیتھل اب تک تین اننگز میں صرف 39 رنز بنا سکے ہیں، لیکن سالٹ کی عدم موجودگی میں انہیں مزید مواقع ملنا طے ہے۔ ٹیم کے پاس ایک اور انگلش بلے باز جارڈن کاکس بھی متبادل کے طور پر موجود ہیں۔ آر سی بی کی ٹیم فی الحال چھ دنوں کے وقفے پر ہے اور گجرات ٹائٹنز کے خلاف آخری میچ میں شکست کے بعد کئی کھلاڑی وسطِ سیزن کی چھٹیاں گزارنے مالدیپ چلے گئے ہیں۔ دفاعی چیمپئن کا اگلا مقابلہ جمعرات کی رات لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) سے ہوگا۔ ٹیم انتظامیہ فل سالٹ کی واپسی کے لیے پرامید ہے، یہی وجہ ہے کہ اب تک ان کے متبادل کھلاڑی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

ورون چکرورتی کی نپی تلی اسپن: کولکتہ نائٹ رائیڈرز کی واپسی کی راہ ہموار

حیدرآباد، 04 مئی (ایجنسیز) آئی پی ایل 2026 میں کولکتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کی واپسی کا سہرا ان کے اسپن جادوگروں سنیل نارائن اور ورون چکرورتی کے سر بندھ گیا ہے۔ اتوار کو سن رائزرز حیدرآباد کے خلاف میچ میں ان دونوں نے مجموعی طور پر 8 اوورز میں 67 رنز دے کر 5 اہم وکٹیں حاصل کیں، جو حیدرآباد کی شکست کی سب سے بڑی وجہ بنی۔ کولکتہ نائٹ رائیڈرز نے مسلسل پانچ ہار (اور ایک میچ بارش کی نذر ہونے) کے بعد اب لگاتار تین میچ جیت کر ٹورنامنٹ میں زبردست واپسی کی ہے۔ اس واپسی میں ورون چکرورتی کی فارم میں واپسی نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ سنیل نارائن :(2/31) نارائن نے پاور پلے کے دو اوورز میں 20 رنز دیے، لیکن اپنے آخری دو اوورز (10 ویں اور 16 ویں اوور) میں صرف 11 رنز دے کر حیدرآباد کے بلے بازوں کو بے بس کر دیا۔ ورون چکرورتی :(3/36) ورون کے پہلے دو اوورز میں ٹریوس ہیڈ نے 29 رنز بنائے، لیکن ورون نے شاندار واپسی کرتے ہوئے ہیڈ کو آؤٹ کیا اور اپنے آخری دو اوورز میں صرف 8 رنز دے کر مزید دو وکٹیں حاصل کیں۔ تجزیہ کار امباتی رائیڈو نے ورون کی کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ شروع میں وہ بہت تیز گیند بازی کر رہے تھے، لیکن مار پڑنے کے بعد انہوں نے اپنی رفتار کم کی اور کریز کا بہتر استعمال کیا، جس کی وجہ سے وہ ناقابلِ تسخیر بن گئے۔ ٹورنامنٹ کے آغاز میں ورون جدوجہد کر رہے تھے اور پہلے دو میچوں میں کوئی وکٹ حاصل نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد ہاتھ کی انجری کی وجہ سے وہ کچھ میچز سے باہر رہے، لیکن واپسی کے بعد گزشتہ چار میچوں میں انہوں نے 117 رنز دے کر 10 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ سابق کرکٹرز پیوش چاولہ اور رائیڈو کے مطابق، ورون پہلے وکٹ لینے کی "بے چینی" میں تیز گیند بازی کر رہے تھے، لیکن اب وہ اپنی اصل مہارت یعنی گیند کو گھمانے اور رفتار کے فرق پر توجہ دے رہے ہیں۔ سن رائزرز حیدرآباد کے ہیڈ کوچ ڈینیل ویٹوری نے میچ کے بعد پریس کانفرنس میں تسلیم کیا کہ کولکتہ کے اسپنرز نے دباؤ کے باوجود وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے کہا: "ٹی ٹوئنٹی اور آئی پی ایل میں وکٹیں سب سے بڑی طاقت ہیں اور کولکتہ کے ان دو عالمی معیار کے اسپنرز نے وہی کیا۔ اگرچہ ہم نے شروع میں ان پر دباؤ ڈالا تھا، لیکن اہم لمحات میں وکٹیں گنوانے کی وجہ سے ہم ہدف تک نہ پہنچ سکے"۔ اگرچہ کولکتہ کے لیے پلے آف کی راہ اب بھی مشکل ہے، لیکن اگر ورون اور نارائن کی یہ جوڑی اسی طرح کی کارکردگی برقرار رکھتی ہے، تو کے کے آر ٹورنامنٹ میں کسی بھی وقت بڑا الٹ پھیر کر سکتی ہے۔

حیدرآباد کو شکست دے کر پشاور زلمی پی ایس ایل 11 کی چیمپئن بن گئی

لاہور، 4 مئی (یواین آئی) پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) الیون کے فائنل میں پشاور زلمی نے حیدرآباد کنگز مین کو 5 وکٹوں سے ہرا کر دوسری مرتبہ چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ زلمی نے 9 سال بعد خطاب جیتا ہے۔ پشاور زلمی نے حیدرآباد کنگز مین کا 130 رنز کا ہدف 16 ویں اوور کی دوسری گیند پر 5 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ حیدرآباد کنگز مین کی جانب سے دیے گئے 130 رنز ہدف کے تعاقب میں پشاور زلمی کی پہلی وکٹ 6 رنز پر گری، محمد حارث 6 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے، ٹیم کی دوسری وکٹ 7 کے اسکور پر اس وقت گری جب کپتان بابر اعظم شارٹ مارنے کے چکر میں وکٹ کیپر کے ہاتھوں بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوگئے۔ پشاور زلمی کی تیسری وکٹ 33 اور چوتھی وکٹ 40 رنز پر گری، کوشال مینڈس 9 اور مائیکل 4 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ تاہم پانچویں وکٹ پر ایرون ہارڈی اور عبدالصمد نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 85 رنز کی پارٹنرشپ بنائی اور ٹیم کو فتح کی لکیر عبور کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ایرون ہارڈی نے دباؤ کی صورتحال میں 36 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی، وہ 56 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ عبدالصمد 48 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پشاور زلمی کی جانب سے وننگ شاٹ فرحان یوسف نے لگایا اور ٹیم کو 9 سال بعد پی ایس ایل ٹائٹل جتوادیا۔ حیدرآباد کنگز مین کی جانب سے محمد علی نے 3 جبکہ عاکف جاوید اور حنین شاہ نے ایک ایک وکٹ لی۔ لاہور کے قذافی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل میں پشاور زلمی نے ٹاس جیت کر حیدرآباد کنگز مین کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ پشاور زلمی کے خلاف حیدرآباد کنگز مین مشکلات کا شکار رہوئی، اور پوری ٹیم 18 اوورز میں 129 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی، صائم ایوب 54 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ پشاور زلمی کے خلاف حیدرآباد کنگز مین کی پہلی وکٹ 16 رنز پر گری، معاذ صداقت 11 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، دوسرے نمبر پر کپتان مارنوس لبوشین 20 رنز بنا کر 51 کے مجموعے پر آؤٹ ہوئے، جس کے بعد عثمان خان بھی 8 رنز بنا کر پویلین کی جانب روانہ ہوگئے۔ حیدرآباد کنگز مین کی چوتھی وکٹ 72 رنز پر گری چوتھے کھلاڑی عرفان نیازی تھے جو صرف ایک رن بنا کر آؤٹ ہوئے، گلین میکسویل بھی بغیر کوئی رن بنائے 72 کے اسکور پر آؤٹ ہوگئے اور کوشال پریرا بھی ان کے فوراً بعد ڈریسنگ روم کی جانب 1 رن بنا کر چلے گئے یوں کنگز مین کے 73 پر 6 کھلاڑی آؤٹ ہوگئے۔ زلمی کے خلاف حیدرآباد کنگز مین کی ساتویں وکٹ 90 رنز پر گری، کنگز مین کے حسان خان 12 رنز بنا کر واپس لوٹ گئے۔ 108 پر 9 رنز بنانے والے حنین شاہ اور 123 کے مجموعے پر صائم ایوب جبکہ 129 پر 5 رنز بنانے والے عاکف جاوید آؤٹ ہوئے۔ ون ڈاؤن پوزیشن پر بیٹنگ کیلیے آنے والے صائم ایوب نے شاندار نصف سنچری بنائی اور 54 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ پشاور زلمی کی جانب سے ایرون ہارڈی 4 وکٹیں لے کر نمایاں رہے، ناہید رانا نے 2 جبکہ سفیان مقیم اور محمد باسط نے ایک ایک وکٹ لی۔ پشاور زلمی کے آل راؤنڈر ایرون ہارڈی کو پلیئر آف دی فائنل قرار دیا گیا جبکہ صفیان مقیم کو ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ دیگر ایوارڈز کی بات کی جائے تو لیگ کے بہترین بولر سفیان مقیم کو فضل محمود کیپ دی گئی جنہوں نے ٹورنامنٹ میں 22 وکٹیں حاصل کیں۔ بابر اعظم 588 رنز کے ساتھ بہترین بیٹر قرار دیے گئے اور انہیں گولڈن بیٹ کے ساتھ ساتھ حنیف محمد کیپ بھی دی گئی۔

عرب اور افریقی فخر: مراکش کا معجزہ؛ افریقہ اور عرب دنیا کی پہلی ٹیم جو سیمی فائنل کے اسٹیج تک پہنچی

نئی دہلی، 4 مئی (یواین آئی) فیفا ورلڈ کپ اسپیشل/کیمرون 1990، سینیگال 2002، اور گھانا - 2010 طویل عرصے تک افریقی ممالک کا ورلڈ کپ سفر کوارٹر فائنل کی دیوار سے ٹکرا کر ختم ہوتا رہا۔ لیکن قطر 2022 کے ورلڈ کپ میں مراکش نے اس 92 سالہ جمود کو توڑ کر تاریخ رقم کردی۔ ٹورنامنٹ کے آغاز سے ہی مراکش 'جائنٹ کلر' بن کر ابھرا۔ گروپ اسٹیج میں بیلجیئم جیسی بڑی ٹیم کو شکست دی اور کروشیا کو ڈرا پر روکا۔ راؤنڈ آف 16 میں سابق عالمی چیمپئن اسپین کو پنالٹی شوٹ آؤٹ پر شکست دے کر دنیا کو حیران کردیا۔ کوارٹر فائنل میں کرسٹیانو رونالڈو کی مضبوط پرتگال کے خلاف یوسف النصیری کے یادگار ہیڈر نے مراکش کو 1-0 سے فتح دلائی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب کوئی افریقی اور عرب ملک پہلی بار ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں پہنچا۔ مراکش کی فتح کا جشن صرف رباط یا مراکش شہر تک محدود نہیں رہا، بلکہ آئیوری کوسٹ سے سعودی عرب اور پیرس سے لندن تک مراکشی جھنڈے لہرائے گئے۔ میدان میں کھلاڑیوں کا اپنی ماؤں کو گلے لگانا اور بوسہ دینا وہ مناظر تھے جنہوں نے فٹ بال شائقین کے دل جیت لیے۔ پرتگال کی شکست کے بعد رونالڈو کا روتے ہوئے ٹنل سے گزرنا فٹ بال کی تاریخ کی غمگین ترین تصاویر میں سے ایک بن گیا۔ سیمی فائنل میں مراکش کا مقابلہ دفاعی چیمپئن فرانس سے ہوا۔ انجری کے مسائل اور تھکاوٹ کے باوجود مراکش نے بھرپور مقابلہ کیا لیکن اسے 2-0 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ تیسری پوزیشن کے میچ میں بھی انہیں کروشیا کے ہاتھوں 2-1 سے ہار ملی۔ مراکش نے ٹورنامنٹ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی، لیکن ان کا سفر ٹرافی سے کہیں بڑھ کر تھا۔ کوچ ولید الرکراکی کی قیادت میں اٹلس لائنز نے ثابت کیا کہ عزم اور حوصلے سے فٹ بال کی دنیا میں روایتی طاقتوں کا غرور توڑا جاسکتا ہے۔ مراکش نے شاید ورلڈ کپ نہیں جیتا، لیکن دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں کے دل ضرور جیت لیے۔

اے ایف سی انڈر 17-ویمنز ایشین کپ 'ینگ ٹائیگریسز' کا جاپان کے خلاف کڑا امتحان آج

سوزو، چین (یواین آئی) اے ایف سی انڈر 17-ویمنز ایشین کپ 2026 میں ہندوستان کا سفر ایک مشکل مرحلے میں داخل ہوگیا ہے۔ منگل کو گروپ بی کے اپنے دوسرے میچ میں ہندوستانی ٹیم کا سامنا عالمی فٹ بال کی سپر پاور جاپان سے ہوگا۔ یہ میچ ہندوستانی وقت کے مطابق شام 5:00 بجے سوزو تائیہو فٹ بال اسپورٹس سینٹر میں کھیلا جائے گا، جسے اے ایف سی ایشین کپ کے یوٹیوب چینل پر براہ راست دیکھا جاسکے گا۔ اپنے پہلے میچ میں آسٹریلیا کے خلاف 2-0 سے شکست کے بعد، ہندوستان کے لیے اب ہر گول اہمیت کا حامل ہے۔ اس گروپ میں جاپان نے لبنان کو 13-0 سے ہرا کر اپنی طاقت کا لوہا منوا لیا ہے، جس کی وجہ سے ہندوستان کو نہ صرف بہتر کھیل پیش کرنا ہوگا بلکہ گول کے بڑے فرق سے بھی بچنا ہوگا۔ جاپان اس سطح پر دنیا کی سب سے زیادہ تکنیکی اور مضبوط ٹیموں میں سے ایک ہے۔ اب تک ہونے والے 9 ایشین کپ ٹورنامنٹس میں سے جاپان 7 بار فائنل میں پہنچا اور 4 بار ٹائٹل جیتا۔ جاپان 2014 میں فیفا انڈر 17-ویمنز ورلڈ کپ کا چیمپئن بھی رہ چکا ہے۔ ہندوستانی ٹیم کی ہیڈ کوچ پامیلا کونٹی نے میچ سے قبل گفتگو کرتے ہوئے کہا "ہم دنیا کی مضبوط ترین ٹیموں میں سے ایک کے خلاف کھیلنے کے لیے پرجوش ہیں۔ اگر ہمیں جیتنا ہے تو ایک 'پرفیکٹ میچ' کھیلنا ہوگا۔

فرنچ اوپن کے انعامی فنڈ پر تنازع: جینک سنر، کوکو گاف اور سبلینکا کا منتظمین پر شدید تنقید

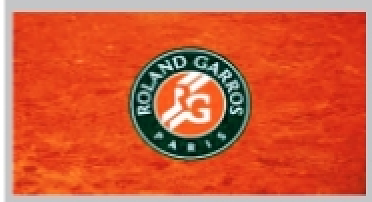

پیرس، 4 مئی (یواین آئی) دنیا کے نامور ٹینس کھلاڑیوں، بشمول جینک سنر، آرینا سبلینکا اور کوکو گاف نے آئندہ 'رولینڈ گیروس' (فرنچ اوپن) کے لیے اعلان کردہ انعامی رقم پر "شدید مایوسی" کا اظہار کیا ہے۔ کھلاڑیوں کا موقف ہے کہ گرینڈ سلیم منتظمین ٹورنامنٹ سے ہونے والی آمدنی کا منصفانہ حصہ کھلاڑیوں کو منتقل نہیں کر رہے ہیں۔ رولینڈ گیروس انتظامیہ نے گزشتہ ماہ انعامی رقم میں 10 فیصد اضافے کا اعلان کیا تھا، جس سے مجموعی فنڈ 61.7 ملین یورو (تقریباً 72 ملین ڈالر) تک پہنچ گیا ہے۔ تاہم، کھلاڑیوں کے گروپ نے پیر کے روز ایک بیان جاری کرتے ہوئے ان اعداد و شمار کو گمراہ کن قرار دیا۔ کھلاڑیوں کے مطابق 2025 میں ٹورنامنٹ کی آمدنی میں 14 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ انعامی رقم صرف 5.4 فیصد بڑھی۔ کھلاڑیوں کا دعویٰ ہے کہ ٹورنامنٹ کی کل آمدنی میں ان کا حصہ 2024 میں 15.5 فیصد تھا جو 2026 میں کم ہوکر 14.9 فیصد رہ جانے کا خدشہ ہے۔ ٹینس اسٹارز نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کا حصہ 22 فیصد کیا جائے تاکہ یہ اے ٹی پی اور ڈبلیو ٹی اے کے دیگر بڑے ٹورنامنٹس کے برابر ہو سکے۔ موجودہ ڈھانچے کے مطابق فاتح (سنگلز: 2.8 ملین یورو رنرز اپ: 1.4 ملین یورو پہلے راؤنڈ میں باہر ہونے والے: 87 ہزار یورو کھلاڑیوں نے واضح کیا کہ ان کا احتجاج صرف رقم تک محدود نہیں بلکہ وہ نظام میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ جب دیگر بڑے عالمی کھیل اپنے گورننس کے نظام کو جدید بنا رہے ہیں، گرینڈ سلیم انتظامیہ تبدیلی کے خلاف مزاحمت کر رہی ہے۔ کھلاڑیوں کا کہنا ہے کہ ان کے مطالبات پر تاحال کوئی مثبت جواب نہیں دیا گیا، جو کہ ان کھلاڑیوں کے مفادات کے خلاف ہے جو اس کھیل کی کامیابی کی بنیاد ہیں۔

آفاق
DailyAfaaqKashmir
Tuesday 05 May 2026

بین الاقوامی خبریں

منگلوار ۵ مئی ۲۰۲۶ء
بمطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۴۴۷ھ

ایران کا آبنائے ہرمز پر امریکی جہاز پر میزائل حملہ

امریکی بحریہ کے کسی جہاز کو نشانہ نہیں بنایا گیا، امریکہ

تہران/۴مئی/(آفاق نیوز ڈیسک) ایران کی پاسداران انقلاب نے آبنائے ہرمز میں اصول وضوابط کی خلاف ورزی اور انتباہ کے باوجود اپنی سمت تبدیل نہ کرنے والے امریکی جہاز پر میزائل حملہ کر دیا۔ ایرانی فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے مطابق بحیرہ عمان اور آبنائے ہرمز کے قریب امریکی نیوی کے ڈسٹرائرز کی نقل وحرکت پر مسلسل نظر رکھی جا رہی تھی۔ ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ امریکی جنگی جہازوں نے مبینہ طور پر اپنی ریڈار سسٹمز بند کر کے خفیہ انداز میں آبنائے ہرمز کے قریب آنے کی کوشش کی جو خطے کی سیکیورٹی کے لیے خطرناک اقدام سمجھا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ جیسے ہی امریکی جہازوں نے دوبارہ اپنے ریڈار فعال کیے، ایرانی بحریہ نے فوری طور پر انہیں شناخت کر لیا اور ریڈیو کے ذریعے خبردار کیا کہ وہ جنگ بندی کی خلاف ورزی سے گریز کریں۔ ایرانی فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ امریکی جہازوں نے ریڈیو پر دی گئی اس وارننگ کو نظر انداز کیا۔ صورتحال کشیدہ ہونے پر ایرانی بحریہ نے مزید سخت پیغام دیتے ہوئے امریکی جہازوں کے قریب کروز میزائل، راکٹ اور جنگی ڈرونز کے ذریعے وارننگ شاٹس فائر کیے تاکہ انہیں علاقے سے دور رہنے پر مجبور کیا جا سکے۔ ایرانی حکام نے اس کارروائی کو

دفاعی اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ خطے میں کسی بھی اشتعال انگیز یا خطرناک حرکت کے نتائج کی ذمہ داری امریکی اور صیہونی اتحادیوں پر عائد ہوگی۔ قبل ازیں ایرانی خبر رساں ادارے نے دعویٰ کیا تھا کہ ایرانی پاسداران انقلاب کے میزائل حملے کے بعد امریکی جہاز نے سفر روک دیا اور پسپائی اختیار کرتے ہوئے واپس لوٹ گیا۔ یاد رہے کہ ایران نے پہلے ہی اعلان کیا تھا کہ آبنائے ہرمز سے کسی بھی ملک کا جہاز پیشگی اجازت اور سیکیورٹی کلیئرنس کے بغیر نہیں گزر سکتا۔ خلاف ورزی پر سخت اقدام اٹھایا جائے گا۔ ادھر امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے ایرانی میڈیا کے آبنائے ہرمز میں امریکی جہاز کو نشانہ بنائے جانے کے دعوے کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی بحریہ کے کسی جہاز کو نشانہ نہیں بنایا گیا۔

غزہ میں تباہی کی ہولناک صورت حال

عمارتوں کے ملبے تلے 8 ہزار لاشیں دبے ہونے کا خدشہ

نیو یارک، 4 مئی (یو این آئی) اقوام متحدہ نے غزہ میں اسرائیلی بمباری سے تباہ عمارتوں کے ملبے میں 8 ہزار لاشیں دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ نے غزہ میں جاری اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں ہونے والی تباہی کے حوالے سے ایک انتہائی تشویشناک رپورٹ جاری کی، جس میں بتایا گیا ہے کہ انسانی المیہ اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اقوام متحدہ نے انکشاف کیا غزہ میں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے کم ازکم 8 ہزار لاشیں دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ غزہ میں دو سالہ جنگ کے بعد ملبہ ہٹانے کا عمل انتہائی سست روی کا شکار ہے اور اب تک صرف ایک فیصد کام ہی مکمل ہو سکا ہے، موجودہ حالات اور وسائل کے مطابق اس تمام ملبے کو ہٹانے میں 7 سال تک کا عرصہ لگ سکتا ہے۔ فلسطینی سول ڈیفنس حکام کو ملبہ ہٹانے اور لاشیں نکالنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے، امدادی ٹیموں کے پاس بھاری مشینری اور ضروری آلات کی شدید کمی ہے، جس کی وجہ سے ملبے تلے دبے افراد تک پہنچنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی تعاون اور مشینری کی عدم دستیابی کے باعث امدادی کارروائیاں مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ اقوام متحدہ کے تخمینے کے مطابق غزہ کا 90 فیصد شہری انفراسٹرکچر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے، جس میں رہائشی مکانات، اسکول، ہسپتال اور سڑکیں شامل ہیں، غزہ کو دوبارہ بسانے اور تباہ شدہ ڈھانچے کی تعمیر نو کے لیے کم از کم 70 ارب ڈالر کے خطیر فنڈز کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ غزہ میں

انسانی بحران کو مزید سنگین ہونے سے بچانے کے لیے فوری طور پر امدادی مشینری فراہم کی جائے اور تعمیر نو کے عمل کو شروع کرنے کے لیے فنڈز کا انتظام کیا جائے۔

ایران کے ساتھ مثبت بات چیت جاری ہے، یہ عمل سب کیلئے انتہائی مثبت ثابت ہوسکتا ہے: ٹرمپ

ہرمز سے جہازوں کی محفوظ نقل وحرکت کے عمل 'پراجیکٹ فریڈم' کا آغاز

واشنگٹن، 4 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ بہت مثبت بات چیت جاری ہے۔ صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر جاری پیغام میں لکھا میرے

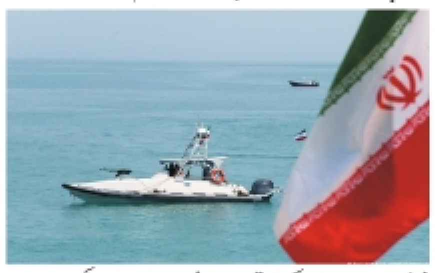

نمائندے ایران کے ساتھ بہت مثبت بات چیت کر رہے ہیں اور ایران سے بات چیت کا یہ عمل سب کیلئے انتہائی مثبت ثابت ہوسکتا ہے۔ امریکی صدر نے پیر سے آبنائے ہرمز میں جہازوں کی نقل وحرکت بحال کرنیکا بھی اعلان کر دیا۔ صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر جاری پیغام میں کہا کہ دنیا کے کچھ ممالک نے ہم سے اپنے جہاز نکالنےکیلئے مدد مانگی، امریکہ پیر کی صبح آبنائے ہرمز میں پھنسے جہازوں کو آزاد کرانے کی کوشش شروع کرے گا، ان ممالک کا کہنا ہے کہ جب تک ہرمز نکلنے کیلئے محفوظ نہیں ہو جاتا وہاں سے جہاز واپس نہیں جائیں گے، آبنائے ہرمز سے جہازوں کی محفوظ نقل وحرکت کے عمل 'پراجیکٹ فریڈم' کا آغاز پیر کی صبح سے ہوگا۔ امریکی صدر نے کہا یہ ان ممالک کے جہاز ہیں جو مشرق وسطیٰ میں حالیہ تنازع میں شامل نہیں، اپنے نمائندوں سے کہا کہ ان ممالک کو بتادیں کہ ان کے پھنسے جہاز اور عملے کو آبنائے ہرمز سے نکالنے کی بہترین کوشش کریں گے، ہرمز سے جہاز کی آزادانہ نقل وحرکت کا مقصد ان کمپنیوں اور ممالک کو ریلیف دینا ہے جنہوں نےغلط کام نہیں کیا۔ صدر ٹرمپ نے کہا ہرمز میں پھنسے بہت سے جہازوں میں کھانے پینےکے سامان سمیت انسانی ضرورت کی بہت سی چیزوں کی کمی ہے، یہ اقدام فریقین کے درمیان خیرسگالی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے، انہوں نے ساتھ ہی خبردار کیا کہ اس انسانی ہمدردی کے عمل میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ ڈالی گئی تو سخت جواب دیں گے۔

پاک-ایران وزرائے خارجہ کا رابطہ، مذاکراتی بحالی پر غور

ایران ترمیم شدہ 14 نکاتی تجویز پر امریکی جواب کا جائزہ لے رہا ہے

اسلام آباد، 4 مئی (یو این آئی) پاکستان کے اعلیٰ سفارت کار اسحاق ڈار نے اپنے ایرانی ہم منصب عباس عراقچی سے ٹیلی فون پر بات

چیت کی ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق یہ گفتگو اسلام آباد کی ان جاری کوششوں کا حصہ ہے جس کا مقصد امریکہ اور ایران کے درمیان براہ راست مذاکرات کو بحال کرنا ہے تاکہ مشرق وسطیٰ کے طویل مدتی تنازع کا بات چیت کے ذریعے حل نکالا جا سکے۔ اسلام آباد میں وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی اس گفتگو کا محور علاقائی صورتحال اور خطے میں امن واستحکام کے لیے پاکستان کی جاری سفارتی کوششیں" تھیں۔ جواب میں عباس عراقچی نے پاکستان کے "تعمیری" کردار اور دونوں فریقین کے درمیان ثالثی کی "مخلصانہ" کوششوں کی تعریف کی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اسحاق ڈار نے تعمیری روابط کو فروغ دینے کے لیے پاکستان کے مستقل عزم کا اعادہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات اور سفارت کاری ہی مسائل کے پرامن حل اور خطے اور اس سے باہر پائیدار امن واستحکام کے حصول کا واحد قابل عمل راستہ ہے۔ یہ تازہ ترین رابطہ اس وقت ہوا ہے جب چند گھنٹے قبل ایرانی وزارت خارجہ نے بتایا کہ تہران جنگ کے خاتمے کے لیے اپنی ترمیم شدہ 14 نکاتی تجویز پر امریکی جواب کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ ایٹمی مسئلہ اس کی حالیہ تجویز کا حصہ نہیں تھا، بلکہ اس نے مشورہ دیا تھا کہ اس پیچیدہ مسئلے پر دونوں فریقین کے درمیان مستقل جنگ بندی کے بعد مذاکرات کے دوسرے مرحلے میں بحث کی جائے۔

یورپیوں کو ٹرمپ کا پیغام 'مل گیا ہے: سیکریٹری جنرل نیٹو

ٹرمپ نے یورپ کی ناکافی حمایت کی شکایت کی ہے

برسلز/۴ اپریل/(آفاق نیوز ڈیسک) سیکریٹری جنرل نیٹو مارک روٹے نے پیر کو کہا کہ یورپی ممالک کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا پیغام "مل گیا ہے اور اب وہ یہ یقینی بنا رہے ہیں کہ فوجی مراکز کا استعمال کرنے کے معاہدوں پر عمل درآمد کیا جائے۔ ٹرمپ نے نیٹو کے بعض ممالک پر الزام لگایا ہے کہ وہ ایران جنگ میں امریکہ کی حمایت کے لیے کافی اقدام نہیں کر رہے ہے۔ امریکہ نے جمعہ کو جرمنی سے اپنے 5000 فوجیوں کو واپس بلانے کے منصوبے کا اعلان کیا جو یورپی اتحادیوں کی طرف سے اس کے عدم اطمینان کا ایک اور اظہار ہے۔ ہاں، امریکہ کی طرف سے کچھ مایوسی ہوئی ہے لیکن یورپیوں کو پتا چل گیا ہے، "روٹے نے آرمینیا میں یورپی پولیٹیکل کمیونٹی کے سربراہی اجلاس میں صحافیوں کو بتایا۔ وہ اب اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ تمام دو طرفہ بنیادوں کے معاہدوں پر عمل درآمد کیا جائے،" انہوں

نے کہا۔ نیٹو کے رکن اسپین نے کہا ہے کہ اس کی سرزمین پر موجود فوجی مراکز ایران سے جنگ کے لیے استعمال نہیں کیے جا سکتے۔ لیکن روٹے نے کہا ہے کہ نیٹو کے دیگر ممالک مثلاً مونٹی نیگرو، کروشیا، رومانیہ، پرتگال، یونان، اٹلی، برطانیہ، فرانس اور جرمنی فوجی مراکز کے استعمال اور دیگر حوالے سے عملی معاونت کی۔

جمائما گولڈ اسمتھ کی ارب پتی بزنس مین سے منگنی، جلد شادی کا امکان

لندن، 4 مئی (ایجنسیز) تحریک انصاف کے بانی کی سابقہ اہلیہ جمائما گولڈ اسمتھ نے آئرش نژاد ارب پتی بزنس مین سے شادی کا فیصلہ کر لیا، تاہم ابھی تک شادی کی حتمی تاریخ کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور تحریک انصاف کے بانی کی سابقہ اہلیہ جمائما گولڈ اسمتھ نے آئرش نژاد ملٹی ملینیئر فنانسر کیمرون او ریلی سے منگنی کر لی ہے۔ برطانوی میڈیا کا کہنا ہے کہ دونوں جلد ہی شادی کے بندھن میں بندھنے والے ہیں، 52 سالہ جمائما اور 62 سالہ کیمرون او ریلی کے درمیان گزشتہ ایک برس سے قریبی تعلق قائم تھا۔ دونوں کی پہلی ملاقات پیشہ ورانہ مصروفیات کے دوران ہوئی جب کیمرون نے جمائما کے بعض دستاویزی فلموں اور پروجیکٹس میں بطور پروڈیوسر تعاون کیا، یہ پیشہ ورانہ تعلق پہلے دوستی اور پھر محبت میں تبدیل ہو گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ جمائما کے خاندان، بشمول ان کے بھائی زاہن برلی نے اس رشتے کی حمایت کی ہے اور وہ کیمرون سے

ملاقات بھی کر چکے ہیں۔ اگرچہ دونوں کی منگنی کی خبریں منظر عام پر آ چکی ہیں، تاہم ابھی تک شادی کی حتمی تاریخ کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا۔ یاد رہے کہ جمائما گولڈ اسمتھ 1995 سے 2004 تک بانی پی ٹی آئی کی اہلیہ رہی ہیں اور ان کے دو بیٹے سلیمان اور قاسم خان ہیں، طلاق کے برسوں بعد جمائما کی زندگی میں یہ ایک نیا اور خوشگوار موڑ قرار دیا جا رہا ہے۔

کینیا میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ سے تباہی، 18 ہلاک

نیروبی، 4 مئی (یو این آئی) کینیا میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ نے تباہی مچا دی، جس کے نتیجے میں 18 افراد ہلاک ہوگئے۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق کینیا میں شدید بارشوں کے سبب مختلف علاقوں میں سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی ہے، سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث ہلاکتیں رپورٹ ہوئیں۔ رپورٹس کے مطابق متعدد علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ، گھروں اور انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا ہے، دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہوگئی ہے جبکہ نشیبی علاقوں کے مکینوں کو نقل مکانی کی ہدایت کی گئی ہے۔ رفٹ ویلی سمیت کئی علاقوں میں مٹی کے تودے گرنے کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جبکہ کینیا میں مارچ سے جاری بارشوں نے پہلے ہی 100 سے زائد جانیں لے لی ہیں۔ کینیا میں سیلاب کی تباہ کاریاں، ہلاکتوں کی تعداد 108 ہوگئی ماہرین کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی کے باعث بارشوں کی شدت میں اضافہ ہوا ہے۔

دشمن کی دھمکی یا خطرے پر ایران سخت جواب دیگا، کمانڈر خاتم الانبیا ہیڈکوارٹر

ایرانی فوج کی آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کو وارننگ

تہران، 4 مئی (ایجنسیز) کمانڈر خاتم الانبیا ہیڈکوارٹر جنرل علی عبداللہی نے کہا ہے کہ دشمن کی دھمکی یا خطرے پر ایران سخت جواب دے گا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق کمانڈر خاتم الانبیا ہیڈ کوارٹر جنرل علی عبداللہی کا کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز مکمل کنٹرول میں رکھیں گے، آبنائے ہرمز سے گزرنے کے لیے ایرانی افواج سے کوآرڈی نیشن لازم ہوگی۔ جنرل علی عبداللہی کا کہنا تھا کہ امریکی حکمران اور فوج نے عالمی آبی گزرگاہوں پر ڈکیتی شروع کی ہے، امریکہ نے دنیا کی معیشت اور تجارتی امن کو خطرے میں ڈالا۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کی دھمکی یا خطرے پر ایران ہر جگہ سخت جواب دیگا، امریکی یا کسی بھی اجنبی فوج کا آبنائے ہرمز میں داخلہ حملوں کی زد میں ہوگا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ امریکہ کے حامی ایسے اقدامات سے گریز کریں ورنہ ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ ادھر ایرانی فوج نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تمام بحری جہازوں کے لیے سخت وارننگ جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس اہم بحری گزرگاہ کی سیکیورٹی اب مکمل طور پر مسلح افواج کے کنٹرول میں ہے۔ ایرانی فوج کے ترجمان نے ہدایت جاری کی ہے کہ تمام بحری جہاز گزرنے سے قبل ایرانی افواج کے ساتھ رابطہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ ترجمان نے خبردار کیا کہ جو

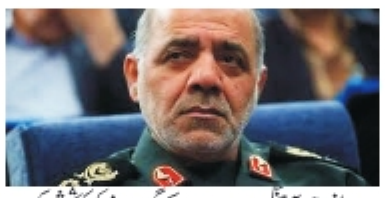

جہاز بغیر ہم آہنگی اور اجازت کے گزرنے کی کوشش کریں گے، ان کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ الجزیرہ ٹی وی کے مطابق ایرانی فوج کا یہ بیان ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے بحری مشن کے اعلان کے رد عمل میں سامنے آیا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ نے گزشتہ دنوں آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے بحری جہازوں کو نکالنے کے لیے ایک خصوصی مشن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔

ایران کا 14 نکاتی امن منصوبہ کیا ہے؟

جنگ بندی کو طول دینے کی بجائے جنگ کے مکمل خاتمے پر توجہ

تہران، 4 مئی (یو این آئی) ایرانی میڈیا رپورٹس کے مطابق تہران نے نئی امن تجویز واشنگٹن کے 9 نکاتی منصوبے کے جواب میں پیش کی ہے، جس میں بنیادی طور پر 2 ماہ کی جنگ بندی کی تجویز شامل تھی۔ تاہم ایران نے اپنی تازہ تجویز میں موقف اپنایا ہے کہ وہ صرف جنگ بندی کو طول دینے کی بجائے جنگ کے مکمل خاتمے پر توجہ دینا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمام مسائل 30 دن کے اندر حل کر لیے جائیں۔ اس نئے منصوبے میں درج ذیل نکات شامل ہیں: عارضی جنگ بندی نہیں بلکہ 30 دن میں جنگ کا مکمل خاتمہ، مستقبل میں کسی بھی حملے کے خلاف ضمانتیں، ایران کے گرد تعینات امریکی افواج کا انخلا، منجمد کیے گئے اربوں ڈالر کے ایرانی اثاثوں کی واپسی، ایران پر عائد پابندیوں کا خاتمہ، جنگی نقصانات کی ادائیگی، تمام دشمنی کا خاتمہ، بشمول لبنان میں تنازعات سمندری حدود کی ناکہ بندی کا خاتمہ، آبنائے ہرمز کے لیے ایک نیا کنٹرول نظام "یورینیم افزودگی کو بعد میں زیر بحث لایا جائے۔ ایران، جس پر گزشتہ جون میں امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے حملے بھی ہوئے تھے، مستقبل میں کسی بھی جارحیت کے خلاف باضابطہ ضمانت چاہتا ہے۔ اسرائیل پہلے بھی ایرانی جوہری سائنس دانوں کو نشانہ بنا چکا ہے اور ایرانی جوہری تنصیبات کو سبوتاژ کرنے کی مہمات چلاتا رہا ہے۔ امریکہ نے ضبط شدہ ایرانی بحری جہاز کے ارکان پاکستان منتقل کر دیے، پاکستانی دفتر خارجہ کی تصدیق تہران کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ بطور نیوکلیئر عدم پھیلاؤ معاہدے (این پی ٹی) کے دستخط کنندہ ملک اسے یورینیم افزودگی کا حق حاصل رہے، تاہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جوہری معاملے کو ریڈ لائن قرار دیا ہے۔ ایران چاہتا ہے کہ دہائیوں پرانی پابندیاں، جنھوں نے اس کی معیشت کو شدید نقصان پہنچایا ہے، ایک معاہدے کے تحت ختم کی جائیں۔ آبنائے ہرمز میں آمد ورفت اور جنگی نقصانات کا مطالبہ بھی مذاکرات میں اہم اختلافی نکات ہیں۔ ایرانی سرکاری نشریاتی ادارے کے مطابق نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے تجویز پیش کرنے کے بعد کہا ××اب گیند امریکہ کے کورٹ میں ہے کہ وہ سفارت کاری کا راستہ اختیار کرتا ہے یا تصادم کے راستے کو جاری رکھتا ہے۔' جارج ٹاؤن یونیورسٹی قطر میں حکومت کے ایسوسی ایٹ پروفیسر پال مسکر یو کے مطابق ایران نے اپنی تجویز میں ×× کچھ نرمی ×× دکھائی ہے۔

امریکہ کیلئے زیادہ سے زیادہ مطالبات سے دستبردار ہونا مشکل ہو رہا ہے: ترجمان ایرانی وزارت خارجہ

تہران، 4 مئی (ایجنسیز) ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کا کہنا ہے امریکہ کے لیے زیادہ سے زیادہ مطالبات سے دستبردار ہونا مشکل ہو رہا ہے، آبنائے ہرمز کی حالیہ صورتحال امریکہ کی ایران کے

خلاف جارحیت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کے خاتمے کے لیے سست سفارتی کوششوں کا ذمہ دار امریکہ ہے، امریکی جارحیت سے پہلے آبنائے ہرمز عالمی میری ٹائم نیوی گیشن کے لیے محفوظ گزرگاہ تھی، ریاستیں، شپنگ کمپنیاں آبنائے ہرمز سے گزرنے کے لیے ایران سے رابطے کی ضرورت سے آگاہ ہیں، آبنائے ہرمز میں اقدامات بین الاقوامی قوانین کے تحت لیے گئے ہیں۔ اسماعیل بقائی کا کہنا تھا امریکہ نے آبنائے ہرمز اور بین الاقوامی پانیوں میں بھی سیکیورٹی کے فقدان کو جنم دیا ہے، ایران آبنائے ہرمز میں سلامتی اور سکون کا محافظ ہے، عمان اور ایران آبنائے ہرمز کے ساحلی ممالک ہیں، آبنائے ہرمز سے محفوظ جہاز رانی کے لیے ہمیں پروٹوکول، میکنزم بنانا چاہیے۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ کا آبنائے ہرمز سے امریکی جنگی جہازوں کے داخلے کے امکان پر گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا ایران کی مسلح افواج امریکی خطروں کا جواب دینا جانتی ہیں، ہم جنگ کے خاتمے کے علاوہ کسی معاملے پر بات نہیں کر رہے ہے۔ اسماعیل بقائی نے کہا کہ امریکہ ایران کے خلاف جھوٹے دعوے دہراتا جاری رکھے ہوئے ہے، آبنائے ہرمز سے محفوظ جہاز رانی کے پروٹوکول پر عمان سے مذاکرات جاری ہیں۔

امریکہ فوجی مداخلت کے لیے بہانے تلاش کر رہا ہے: کیوبا

ایرانی عوام نے امریکی جارحیت کا مقابلہ کیا ہے

ہوانا، 4 مئی (ایجنسیز) کیوبن صدر میگوئل ڈیاز-کینیل نے ہوانا میں ایک بین الاقوامی یکجہتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنے ملک کے خلاف فوجی مداخلت کے لیے بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ فیدل کاسترو کی پیدائش کی یک صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈیاز-کینیل نے امریکی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کیوبا کو خطرہ قرار دینے والی واشنگٹن کے پلان کو مسترد کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمیں اپنے لیے غیر معمولی اور غیر روایتی خطرہ قرار نہیں دیتا، ہم پر اعتماد ہیں کہ یہ امریکی عوام کا جذبہ نہیں بلکہ ایک بہانہ ہے جسے امریکی حکومت نے ہم پر حملہ کرنے کے لیے استعمال کیا ہے، ایک سوال اٹھتا ہے: خطرہ کیا ہے؟ اس خطرے میں کیا غیر معمولی بات ہے؟ میں یہ سوال روزانہ اپنے آپ سے پوچھتا ہوں۔

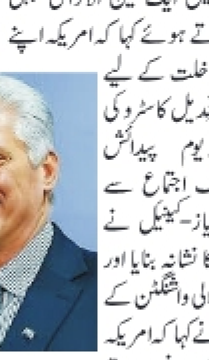

کوئی بہانہ نہیں، کوئی وجہ نہیں جو کیوبا کے خلاف فوجی حملے کو جائز ثابت کرے۔" انہوں نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں نسل کشی جیسے واقعات رونما ہوتے ہیں، جیسے فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی، جیسے لبنان کے عوام کے خلاف نسل کشی، اسی لیے جارحیت اور جنگ کی زبان بین الاقوامی تنازعات حل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے 3 جنوری کو وینزویلا کے خلاف ایک امریکی فوجی مداخلت کے طور پر جو انہوں نے بیان کیا، اس کا حوالہ دیتے ہوئے ڈیاز-کینیل نے واشنگٹن پر عالمی غلبہ چاہنے اور وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کو نارکو-ریاست' کے بیانیے کے ذریعے نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ صدر نے کہا کہ امریکہ نے بولیواری انقلاب کے جائز صدر نکولس مادورو کو سیاسی حربوں اور میڈیا کے ذریعے بدنام کرنے کی کوشش کی پھر اس نے وینزویلا پر بحری محاصرہ عائد کیا۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com